



اعلانِ جنگ، دورِ حاضر کے خلاف

اقبال

نہیں مقام کی خوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

فہرست

14	☆	علی گھر سے نواب سرجمید اللہ خاں فرماں روئے بھوپال کی خدمت میں
16	☆	ناظرین سے
17	☆	تمہید

اسلام اور مسلمان

21	1	مج
22	2	لا الہ الا اللہ
24	3	تن بہ تقدیر
25	4	معراج
27	5	ایک فلسفہ زدہ سید زاوے کے نام
30	6	زمین و آسمان
31	7	مسلمان کا زوال
32	8	علم و عشق
34	9	اجتہاد
35	10	شکر و شکایت

36	ذکر و فکر	11
37	مُلائے حرم	12
38	تقدیر	13
39	توحید	14
40	علم اور دین	15
41	ہندی مسلمان	16
42	آزادی شمشیر کے اعلان پر	17
43	جہاد	18
45	توت اور دین	19
46	نقد و ملامت	20
47	اسلام	21
48	حیاتِ ہدی	22
49	سلطانی	23
51	صوفی سے	24
52	افرنک زدہ	25
53	تصوف	26
55	ہندی اسلام	27
56	غزل (دل مڑوہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کرو بارہ)	28
58	دُنیا	29
59	نماز	30
60	وحی	31
61	تکست	32

62	عقل و دل	33
63	مستی کروار	34
64	قبر	35
65	قلندر کی پہچان	36
66	ظلمہ	37
67	مردانِ خدا	38
68	کافر و مومن	39
69	مہندی بر حق	40
70	مومن	41
72	محمد علی باب	42
73	نقدیر	43
78	اے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم	44
76	مدنیت اسلام	45
78	امامت	46
79	نقرو راہی	47
81	غزل (حیری متاع حیات علم و مہر کائنات)	48
83	تسلیم و رضا	49
84	عکسِ توحید	50
85	الہام اور آزادی	51
87	جان و تن	52
88	لاہور و کراچی	53
89	نبوت	54

90	آدم	55
91	ملکہ اور جیوا	56
92	اسے 7م	57
93	مہدی	58
94	مرد مسلمان	59
96	پنجابی مسلمان	60
97	آزادی	61
98	اشاعت اسلام فرنگستان میں	62
99	لاوالا	63
100	اُمراء عرب سے	64
101	احکام الہی	65
102	موت	66
103	اُمم باؤن اللہ	67

تعلیم و تربیت

105	مقصود	1
106	زمانہ حاضر کا انسان	2
107	اقوام مشرق	3
108	آگاہی	4
109	مصلحین مشرق	5
110	مغربی تہذیب	6

111	اسرارِ پیدا	7
112	سُلطانِ ٹیپو کی وصیت	8
114	غزل (ند میں انجمنِ ندی، نہ عراقی و حجازی)	9
115	بیداری	10
116	خودی کی تربیت	11
117	آزادی فکر	12
118	خودی کی زندگی	13
119	حکومت	14
120	ہندی کتب	15
122	تربیت	16
123	خوب و زشت	17
124	مرگِ خودی	18
125	مہمانِ عزیز	19
126	عصرِ حاضر	20
127	طالبِ علم	21
128	امتحان	22
129	مدرسہ	23
131	حکیمِ نطوہ	24
132	اساتذہ	25
133	غزل (ملنے کا منزل مقصود کا اُسی کو سراغ)	26
134	دین و تعلیم	27
135	جاوید سے	28

عورت

142	مرد و فرنگ	1
143	ایک سول	2
143	پردہ	3
144	غفلت	4
145	عورت	5
146	آزادی نسواں	6
147	عورت کی حفاظت	7
148	عورت اور تعلیم	8
149	عورت	9

ادبیات، فنون لطیفہ

151	دین و مثر	1
152	تخلیق	2
153	جنوں	3
154	اپنے شعر سے	4
155	پیرس کی مسجد	5
156	ادبیات	6
157	کلام	7

158 مسجد توت الاسلام	8
160 تیار	9
161 شعاع امید	10
165 امید	11
166 کاوش	12
168 اہل ہنر سے	13
169 غزل (دوریا میں موتی، اے موج بے باک!)	14
171 وجود	15
172 سرو	16
173 نسیم و شبنم	17
174 ابرام مصر	18
175 تخلوقات ہنر	19
176 اقبال	20
177 فنون لطیفہ	21
178 صبح چمن	22
179 خانقاہی	23
181 رومی	24
182 جدت	25
183 مرزا ابیدل	26
184 جلال و جمال	27
185 مصور	28
186 سرو و حلال	29

187	سرو و حرام	30
187	تکوارہ	31
188	شاعر	32
189	شعر عجم	33
190	ہنروران ہند	34
191	مرد بزرگ	35
192	عالم نو	36
193	ایجاد معانی	37
194	موسیقی	38
194	ذوق نظر	39
195	شعر	40
195	رقص و موسیقی	41
196	خط	42
196	رقص	43

سیاسیات مشرق و مغرب

198	اشتر اکیت	1
199	کارل مارکس کی آواز	2
200	انقلاب	3
200	خوشامد	4
201	مناصب	5

202	یورپ اور یہود	6
203	نفیاتِ غلامی	7
204	بلشویک روس	8
205	آج اور کل	9
206	شرق	10
207	سیاستِ ترک	11
208	خواجگی	12
209	غلاموں کے لیے	13
210	اٹلی مصر سے	14
211	اٹلی سینا	15
212	ایٹلی کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	16
214	صحفیتِ اقوامِ شرق	17
215	سلطانی جاوید	18
216	جمہوریت	19
216	یورپ اور توریا	20
217	موسیقی	21
219	مکملہ	22
220	انتداب	23
220	لادین سیاست	24
221	دامِ تہذیب	25
222	نصیحت	26
223	ایک بحری قزاق اور سکندر	27

224	صحفیت اقوام	28
225	شام و فلسطین	29
226	سیاسی پیشوا	30
227	نفسیات و غلامی	31
228	غلاموں کی نماز	32
229	فلسطینی عرب سے	33
230	مشرق و مغرب	34
230	نفسیات و حاکمی	35

محراب گل افغان کے افکار

232	میرے کھستان! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں	1
233	حقیقت اذلی ہے رکابت اقوام	2
234	بری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی	3
235	کیا چرخ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ	4
237	یہ مدرسہ، یہ کھیل، یہ غوغائے رواتر و	5
238	جو عالم ایجاد میں ہے صاحب ایجاد	6
239	رومی بدلے، شامی بدلے، بدلائندستان	7
241	زاغ کہتا ہے نہایت بد نما ہیں تیرے مہر	8
242	عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثل ہوس	9
243	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا	10
244	جس کے پرتو سے مٹو رہی تیری شب ووش	11

245 لا دینی ولا ملنی، کس سچ میں الجھاؤ!	12
246 مجھ کو یہ دنیا نظر آتی ہے دگرگوں	13
247 بے بُراستو زمانہ ہر عشق ہے زوہای	14
248 آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد	15
249 قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی	16
250 آگ اس کی بھونک دیتی ہے برناوچر کو	17
251 یہ تکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے	18
252 کادوئش جو سُرخ و زرد پھلانے	19
253 نظرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی	20

علیحضرت ثواب ہر حمید اللہ خاں فرما روئے بھوپال کی خدمت میں

زمانہ با اتم ایشیا چہ کرد و کند
 کسے نہ بود کہ این داستان فرو خواند
 تو صاحب نظری آنچه در ضمیر من است
 دل تو بیند و اندیشہ تو می داند
 بگیر این ہمہ سرمایہ بہادر از من
 کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

سر: (Sir)، انگریز حکومت کی طرف سے کسی کی برادری اور عزت کے لیے دیا گیا خطاب، حمید اللہ خاں، حکمران کا نام ہے، فرمان روا: حکم چلانے والا، حکم جاری کرنے والا، بھوپال، برصغیر پاک و ہند کی ایک مشہور مسلم ریاست، اتم: اُس کی جمع، تو میں، چہ کیا (سوچا)، کرد: کیا، کند: کرنا ہے، کرد رہا ہے، کسے: کوئی ایک، کوئی، بود: تھا، ہیں، یہ فرو خواند پڑھ، پڑھ لے، تو صاحب نظری: تو فکروالا ہے یعنی تو بھیرت والا ہے، آنچه: جو کچھ (آن: وہ چہ کیا، جو) دور: میں، دور، ضمیر: باطن، مراد دل، میں: میں، میرا دل، تو: تیرا دل، بیند: دیکھتا ہے، اندیشہ: تو: تیرا خیال، تیرا فکری داند: جانتا ہے، گل: پتھر، پتھر لے لے، ہمہ: سب، سرمایہ بہادر: بہادری، دولت یا پونجی، بہت سے بھولے یعنی اہل خیالات اور افکار از من: مجھ سے، بدست: تو: تیرے ہاتھ میں، تازہ تر: نیا دھنا دھنا، دھنا ہے

۱۔ زمانے نے ایشیا کی قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا اور کر رہا ہے۔ کوئی بھی ایسا انسان نہ تھا جو یہ داستان پڑھ
(۱۸)۔

۲۔ تو بھرت والا انسان ہے جو کچھ میرے دل میں چوہ تیرا دل دیکھ رہا ہے پورا ہے جانا ہے یعنی میرے
دل کی باتوں سے واقف ہے۔

۳۔ تو مجھ سے بہار کی یہ سادہ پونجی (میرے افکار و خیالات) لے لے، کیونکہ تیرے ہاتھ میں پکارا ہوا پھول
شہلی پر لگے رہتے ہیں کہیں نیا دھانا نہ ہو گنت رہتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مصرع فارسی کے مشہور شاعر طالبیؒ کی کاپی کا ہے جس نے ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء میں

وفات پائی)

ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا دُجاج ہو نہ سکے گا حریفِ تنک
یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایہٴ حیات
نظرتِ لہو ترنگ ہے غافل! نہ 'جل ترنگ'

ناظرین: ایٹر کی جمع، دیکھنے والے مراد کتب پڑھنے والے، حقائق: حقیقت کی جمع، چھتیس، مراد کسی چیز کی اصلیت یا صحیح صورت حال، دُجاج: شیش حریف: جو مقابلے میں آئے، جو دوسرے سے کھرائے، زور: دست: ہاتھ کی طاقت، بہت قوت، ضربتِ کاری: زور دینا کھراوان: جس کا اثر کمزوری تک جائے، مقام: قیام کرنے یا ٹھہرنے کی جگہ، یہاں مراد موقع، وقت، نوائے چنگ: باجے کا نغمہ، خونِ دل و جگر: دل اور جگر کا خون، مراد ایسا سخت محنت اور جدوجہد جس سے انسان کا دل اور جگر پھل کے رہ جائے، سرمایہٴ حیات: زندگی کی دولت، یعنی پھر زندگی اپنی صحیح صورت میں سامنے آتی ہے زندگی کا مقصد پورا ہونا ہے، نظرت: قدرت، انسان کی پیداواری حالت لہو ترنگ: (باجے کے) پیالوں میں پانی کی جگہ خون، یعنی سخت محنت اور جدوجہد (لہو: خون + ترنگ: ساز بجانے وقت تاریکی آف: جل ترنگ: ایسا باج جس میں چھوٹے بڑے پیالے ہوتے ہیں۔ ان میں پانی ڈال کر باجے کو تیلوں سے بجایا جاتا ہے یہاں مراد بخش و آرام کی زندگی (پانی + ترنگ)۔

تمہید

(۱)

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی
اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
بُری ہے مستی اندیشہ ہائے اُفلاکی
تری نجات غم مرگ سے نہیں ممکن
کہ تُو خودی کو سمجھتا ہے جیکر خاکی
زمانہ اپنے حواِث پھمپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی
عطا ہوا خس و خاشاک ایشیا مجھ کو
کہ میرے شعلے میں ہے سرکشی و بے باکی!

ترا گناہ ہے اقبال! مجلس آرائی
 اگرچہ تو ہے مثال زمانہ کم پیوند
 جو کوکنار کے ٹوگر تھے، اُن غریبوں کو
 تری نوائے دیا ذوق جذبہ ہائے بلند
 تڑپ رہے ہیں فضا ہائے نیلگوں کے لیے
 وہ پر شکستہ کہ ممکن سرا میں تھے خورسند
 تری سزا ہے نوائے حرم سے محرومی
 مقام شوق و سرور و نظر سے محرومی

تمہید: پھیلا، ہموار کیا مراد آواز، کتب کا شروع کا حصہ میراث خانہ غیر مسلموں کی عبادت کی جگہ مراد
 کافر، حرم: گھر کی چار دیواری، کتب مراد مسلمان، اسلام خودی: اپنی دولت، شخصیت یا وجود کا احساس، مراد
 انسان کے اندر بھی قوتوں اور صلاحیتوں سے کام لینا، خاواں: شرقی، مراد شرقی کے خاک، تریلی کی: اہم
 کھائے ہوئے، نقشے کی حالت میں، یعنی سہل ہوئی، عمل کی صلاحیت نہ رکھنے والی، مستی اندیشہ ہائے اخلا کی:
 آسمانی خیالوں کی مستی، یعنی ایسے مفکار یا خیالات میں کھوجلا جو دیکھنے میں تو بہت بلند ہوں لیکن عملی طور پر بے
 فائدہ ہوں، غم مرگ: موت کا دکہ (غم، دکہ، فوس، مرگ: موت کے پیکر خاکی: مٹی کا جسم، مراد بیکار سی شے،
 حوادث: حادثہ کی جھج بھٹی واقعات، حالات، قلب و نظر: دل اور نظر، عطا ہوا، عطا، عطا یعنی کسی چیز کا ملنا،
 حاصل ہونا، خس و خاشاک: سبکی گھاس کا عطا ہو کر ڈا کر کٹ، مراد عمل سے جاری، غلامی کی زندگی بسر کرنے

والی قومیں مائیشیا: وہ بر اعظم جس میں پاکستان، ہندوستان، جاپان، چین، روس کا آدھا حصہ اور عرب شامل ہیں
 شعلے: شعلہ آگ کی لپٹ، آگ، (علامہ کی پُر سوز شاعری) سرکشی: سر اٹھانا، مافرقی، یہاں بمعنی تیزی، شعلے
 کی تیزی، بے باکی: بے خوفیاء و دعا، بمعنی تیزی کے ہے یعنی لکی شاعری جو پُر سوز ہے بے خوف ہے
 اور اثر کرنے والی ہے

(۲)

مجلس آرائی: مجلس چارنے کی کیفیت (مجلس لکی جگہاں چند دوست یا راکٹے ہوں + آرائی: آراستہ کیا،
 سجھا، یعنی دوست احباب کے ساتھ بڑی محبت سے خوش آراء، یہاں مراد ہے اپنی شاعری سے دوسروں کو متاثر
 کرنا) مثالی نمائندہ: زمانے کی طرح، یعنی دوسرے لوگوں کی طرح کم پیوند: دوسروں کے ساتھ کم میل ملاپ
 رکھنے والا، کوکتار: فشاش کا ڈونڈا جسے بہت بھی کہتے ہیں، انہوں مراد اے ملی کی زندگی، جدوجہد سے خالی
 زندگی، نوا: آواز، نف، یعنی شاعری و ذوق جذبہ: پائے بلند، بلند ہڈیوں کا عوق، بلند ہڈیوں کا شوق، نفا: پائے
 نیلگوں: لیے رنگوں کی نفا میں، یعنی رنگین لباس، عجب ہوا اسن کے لیے کی، کھلی نفا، جس میں پردے اڑتے
 ہیں۔ مراد آزادی کی نفا، پر شکستہ: ٹوٹے ہوئے پردے اور والے، مراد غلام لوگ، قوم، سخن سرا: گھر کا آنگن،
 مراد تھوڑی سی جگہ خور سند: خوش، نوا: عرصہ صبح کی آواز، صبح کا غلبہ، پردوں کا صبح کے وقت چھپنا، مقام
 شوق و سرور و نظار سے محرومی، یعنی لکی جگہ یا منزل کا ٹھکانا یا نہ تھا جہاں عشق، خوش و سرت اور نظری
 دلچسپی کا سامان ہو۔

اسلام اور مسلمان

صبح

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
 نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
 وہ سحر جس سے لڑتا ہے شہستان و جود
 ہوتی ہے بندہ مومن کی اذان سے پیدا

سحر: صبح، روزمرہ مروجہ ہونے والی سحر لڑنا ہے۔ کاپتا ہے، قہر کرتا ہے (خوف کے مارے)، شہستان و جود: جود کا شہستان، یعنی یہ کائنات، یہ دنیا، بندہ مومن: ایمان والا بندہ مراد ایسا انسان جو اللہ پر ایمان رکھتا اور اس سے ڈرتا ہے، اپنی دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ڈر نہیں ڈرتا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

خودی کا ہر نہاں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

خودی ہے تیغ، فساں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ دور اپنے عہدِ انجیم کی تلاش میں ہے

منم کدہ ہے جہاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کیا ہے تو نے متاعِ خُروار کا سودا

فریبِ سود و زیاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند

نہاں وہم و گماں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جزد ہوئی ہے زمان و مکاں کی تزاری

نہ ہے زمان نہ مکاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ نذر فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
 بہار ہو کہ خزاں، لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
 اگر چہ نیت ہیں جماعت کی آستینوں میں
 مجھے ہے حکم آواں، لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے (لا، محرم، ہواے + اللہ، بخود ہی اپنے وجود کا احساس، یہاں یہ مراد ہے کہ انسان قوتوں کا مجموعہ ہے ان قوتوں اور صلاحیتوں کی ایک خاص تربیت کا نام شخصیت ہے اس خصوصیت تربیت کو یہ قرار رکھے کہ اسے انسان کو ایسی خصوصیتوں کی طرف مائل ہونا چاہیے جو شخصیت کے احساس کو مضبوط اور پکا کرتی ہیں، تنقید، گوارا، کٹاں، اُجال، جس پر گوارا کا وار دھکا جاتا ہے بُرا اِھم، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرات نے بتایا ضروری ہے کہ کثرت قوتوں والے اور اس طرح خدا کی مخالف قوتوں کو مٹا دیا، منعم کدہ، یہاں یعنی جنوں کا گھر ملنے لگا جہاں بہت سے رکھے گئے ہوں، تاکہ لوگ ان کی عبادت کریں، بہت خانہ، متاع ضرور، دھوکے کا سامن، اسباب اپنی ہی، یہ اشارہ ہے قرآن کریم کی سورہ آل عمران کی آیت ۱۸۵ کی طرف جس میں فرمایا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی دھوکے کی پٹری کے سوا کچھ نہیں ہے، "شود و لیاں، نفع اور نقصان، فائدہ اور گھٹا، مال و دولت، دنیا، دنیا کا مال و دولت، رشتہ، لفظ معنی دھکا کا رتی، مراد کسی خاندان کے لوگوں کا آپس میں تعلق، اپنائیت، پیچھے، غلط، مراد قرابت داری، رشتہ داری غرض، محض زمان و مکان، زمانہ اور جگہ یا مقام، وقت اور مکان، ظنی کی دوست ہر مادی چیز کے لیے زمانہ یا وقت اور جگہ یا مقام ضروری ہے اور ان دونوں کے بغیر کسی مادے کا وجود نہیں ہے، دھکا رتی، وہ شخص جس نے شمار بہن رکھی ہو روایہ کا پابند ہے فقہ: یہ گیت یا سر ملی آواز، اشارہ ہے "لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی طرف، فصل گل و لالہ، گلہب اور لالہ کے پھولوں کا موسم یعنی بہار کا موسم جس میں پھول کثرت سے کھلتے ہیں پابند، جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں، قیدی، محتاج، آسمیوں میں، آسمیوں کے لئے، یعنی وہ چیز (نعت) یعنی قوم کے کافرانہ رویئے جو ظاہری طور پر نظر نہیں آتے) جو چھٹی ہوئی ہو، نمایاں نہ ہو، حکیم آواں، آواں کا حکم، یعنی ان غلط اور کافرانہ یا غلامانہ خیالات و رویوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم۔

تن بہ تقدیر

اسی ٹر آں میں ہے اب ترک جہاں کی تعلیم
 جس نے مومن کو بتلایا مہ و پروین کا امیر
 'تن بہ تقدیر' ہے آج اُن کے عمل کا انداز
 تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر
 تھا جو 'ناخوب' بتدریج وہی 'خوب' ہوا
 کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

تن بہ تقدیر: خود کوئی جدوجہد یا عمل نہ کرنے، اللہ کے کیے پر راضی رہنے کی حالت، ترکہ جہاں: دنیا کو چھوڑ دینا، یعنی دنیاوی معاملات سے بالکل الگ تھلک رہ کر زندگی بسر کرنا، جیسا کہ صوفیائے کیا مومن: ایران والا، یعنی جو صرف ایک خدا (توحید) پر ایمان رکھتا ہو اور دنیا کی کسی دوسری طاقت سے نہ ڈرتا ہو مہ و پروین: چاند اور ستارے مراد کائنات، یہ دنیا ناخوب: جو اچھا نہ ہو، بُرا (ا: نفی کا حرف، خوب: اچھا)، بتدریج: درجہ بدرجہ، آہستہ آہستہ

معراج

وے ولولہ شوق جسے لذت پرواز
 کر سکتا ہے وہ ڈرہ نہ دہر کو تاراج
 مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکہ باز
 پرسوز اگر ہو نفس سینہ ڈراج
 ناوک ہے مسلمان، ہدف اس کا ہے ٹرنا
 ہے بزمِ سراپردہ جاں نکتہ معراج
 تو معنی 'تواضع' نہ سمجھا تو عجب کیا
 ہے تیرا مدد و جزر ابھی چاند کا محتاج

معراج: بلند کی ترقی، یہاں اشارہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی طرف، جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی دعوت پر نصیب ہوئی۔ ۱۲ اور ۱۳ رجب کی دو دنیاوی رات کی جب آپ مکہ معظمہ میں بخواب تھے، حضرت جبرئیل آپ کو براتی پر سوار کر کے عالم بالا لے گئے جہاں خدا تعالیٰ کے دیدار سے فیض یاب ہو کر واپس تشریف لے آئے۔ سورہ الاسراء آیت (۱) میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے ولولہ شوق: شوق یعنی عشق، آرزو

اور خواہش کا جوش و فروز، مرد کو اپنی مقصد کے حصول کے لیے بلند جذبہ لغت پر وار: اڑنے کی لذت،
 بلندیوں تک رسائی یعنی پہنچنے کا لطف، عظمت حاصل کرنے کا شدید جذبہ قوتہ: چھوٹے سے چھوٹا جہر، مرد کو کمزور
 سے کمزور، مہر: چاند اور سورج، مرد بڑی سے بڑی طاقت کا راج: تاج، برباد یا دارالہ: جہن: جہن کے
 دوست، مرد قوم و ملت کے غریب معرکہ یا ف: باز کا معرکہ، مرد بڑی سے بڑی طاقت: پر سوز: سوز یعنی گری
 اور جوش سے بھر اہو، نفس سینہ و آواز: تیر کے سینے کا سلسلہ، مرد کمزور سے کمزور انسان / قوم کے سینے میں
 بہت جوش اور زوالہ ہونا، قک: حیرت یا: چہ سہل میں کا کچا جو بہت بلندی پر نظر آتا ہے اسے خوشہ پروین اور
 حلیہ پروین بھی کہا جاتا ہے سڑ سڑاؤ وہ جاں: روح کے گھر کے اندر کا جید یعنی روح کے باطن کا جید یا
 باطن کی انتہائی پاکیزگی کا جید، نکتہ: سراج یعنی حضور کے واقعہ سراج شریف کا مہر زار، معنی ”واللہم“
 اشارہ ہے سورۃ والہم کی طرف جس میں کہا گیا ہے قسم ہے اے کی جہانہ اتر آمد و جزیرہ جہاں اور اناں
 سمندر میں پانی کا پورے جاندار کی روشنی کے نیچے میں اترنا اور جزیرہ، جوار بھا، طوقانی کیفیت۔

ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام

تُو اپنی خودی اگر نہ کھوتا
 بیگل کا صدفِ گھر سے خالی
 محکم کیسے ہو زندگانی
 آدم کو ثبات کی طلب ہے
 دُنیا کی عشا ہو جس سے اشراق
 میں اصل کا خاص سوماتی
 تُو سید ہاشمی کی اولاد
 ہے فلسفہ میرے آب و گل میں
 اقبال اگرچہ بے نثر ہے
 شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز
 انجامِ خرد ہے بے حضوری
 افکار کے نغمہ ہائے بے صوت
 ویں مسلکِ زندگی کی تقویم
 ”دل در سخنِ محمدی بند“
 اے پور علی ز یو علی چندا

چوں دیدہ راہ میں نداری

☆☆

قاید قرشی یہ از بخاری

فلسفہ زوہ فلسفہ کا دارا ہوا، فلسفہ سے بہت لگاؤ رکھنے والا، دارا ہوا مراد کھلیا ہوا، ڈوبا ہوا خودی کھونا اپنی شخصیت یعنی اپنی ملا جلتوں اور قوتوں کو ٹھم یا ختم کر دینا، اُن سے کام نہ لینا اور بیکار ہو کے رہ جانا۔ دنیاوی ہر گسار، ہر گسار کی تعلیمات پر پٹنے و پھڑپھڑائیں کا ایک مشہور فلسفی، جس نے انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں زندگی بسر کی۔ اُس نے سچ کی بجائے جھوٹ کو سب کچھ سمجھا ہے (خدا اور رسول اکرم کو نہیں ماننا)۔ لیکن جہنمی کا ایک مشہور فلسفی، جس کا تعلق انھارویں صدی عیسوی کے وسط سے ہے۔ اُس نے بہت سے مسائل میں فلاطون کے فلسفہ کو اپنایا یعنی جو کچھ فلاطون نے فلسفے کی باتیں کیں، لیکن بھی اسی طرح کی باتیں کرتا رہا، زندگی، حیات، لائٹائی، جو زمانے کی قید میں نہ ہو، وقت سے آزاد اور بلند تر ہو، شہادت برقرار رہنا، قائم رہنے کی حالت، دستور حیات، زندگی کا قانون، زندگی کا طریقہ، زندگی کا اصول، رعایت رات، یہاں بسنی مادی تاریکیاں، اشراق، روشن ہونا، چمکتا سورج طلوع ہونا، مومن کی آواں، مرد مجاہد کی آواں، یعنی اس کے اپنے ایرانی مصل جو دنیا سے گھر و مادیات کی تاریکیاں دور کر دیں، خدا سے آفاق، ایسی آواں جو پوری دنیا میں گونجے، اسل کا قیاد کا، مرد خدا بنی لحاظ سے، خاص سمجھاتی، جس کا خاص تعلق سمجھات سے ہو، مراد ہندو برہمن، لاتی و مہاتی، وقت و مہات سے وہبت یا اُن سے تعلق رکھنے والے، مراد جنوں کی پوجا کرنے والے، کلب، خاک، مٹی کی مٹی، مراد و جہد و ذلت، برہمن، برہمن کی جٹی ہوئی، برہمن کی نسل سے، بہت پرست کی اولاد، علامہ کے آبا و اجداد فلسفے کے برہمن تھے، آب و گل، پانی اور مٹی، مراد فطرت، طبیعت خمیر، ریشہ ہائے دل کی جڑیں، دل کی رکیں، یعنی زوہ زوہ، اقبال: یہاں خود علامہ اقبال مراد ہیں، رگ رگ سے، ایک ایک بات یا مسئلہ سے، باخبر و واقف، جاننے والا، محاورہ: رگ رگ سے باخبر ہونا جنوں: پاگل پن، یہاں خلق کے محوں میں ہے بے سوز، جس میں کوئی گہری بات نہیں نہ ہو، مرد بکھڑے دل افراد: دل کو چکانے یا روشن کرنے والی گہری بات، انجام خرو، عمل کا انجام، یعنی فلسفے یا اُس علم کا انجام جو جہد و عمل اور سچ جذبوں سے خالی ہو، بے حضور، حاضر یا موجود نہ ہونا، مراد کائنات میں متاثر قدرت میں موجود خدا کی تخلیق سے بے گانہ اور دور رہنا زندگی سے دوری: مراد وقت عمل اور جہد و جہد سے دور رہنا، لفظ ہائے بے صوت: ایسے نغمے یا ترانے جن کی کوئی آواز نہ ہو، مراد بے اثر ہو بیکار قسم کے سر یعنی خیالات، ذوقی عمل: عمل کا ذوق، جہد و جہد کا شوق، موت: یہاں مراد جہاں، خایا نا کا باعث، مسلک زندگی: زندگی کا راستہ، مراد حقیقی اور عقلی مقاصد سے پر زندگی کا طریقہ کار، تقویٰ، کیلئے، جنتی، مراد گزرنے یا عمل کرنے کا قانون، سبز محمد ویرا، محمد: محمد اور میرا، ہم کا بھیہ، دان مراد اسلام

☆ حضور اکرم کی فرمائی ہوئی باتوں سے دل لگا، یعنی آپ کے ارشادات پر عمل کر، اے علیؑ کی اولاد تو کہہ
تک یوعلیٰ (یہنا) کے ظنیغے سے چنا رہے گا۔

☆ ☆ چونکہ تیری نگاہ راستے کو پہچانتے ہے عاجز ہے اس لیے کسی قریشی کو دعائاً لینا کسی بخاری کو تاکہ بنانے
سے بہتر ہے یہاں قریشی سے مراد حضور اکرم کی ذات گرامی ہے نہ عادی سے مراد یوعلیٰ یہنا ہیں۔ یہ آخری دو
شعر (فارسی کے) مشہور شاعر افضل الدین خاقانی (وفات ۵۹۵ھ/۱۱۹۹ء) کی مشہور تحفۃ العراقرین سے لیے
گئے ہیں۔ یہ حضرت خضرؑ نے خاقانی کے ایک سوال کے جواب میں فیصوت کے طور پر کہے ہیں۔ (مشہور تحفۃ
العراقرین، مطبوعہ تہران ص ۶۵، ۶۶)

زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تُو جس کو سمجھتا ہے بہاراں

آوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا

ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دیگرگوں

اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سود و زیاں کا

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی

تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

سلسلہ: تسلسل، کسی چیز یا کام وغیرہ کا مسلسل ہونا۔ احوال: حال کی جمع، حالات، مریضہ کات میں تبدیلیاں، دیگرگوں: دوسرے رنگ کا، مریضہ کا جو سالک یعنی جدوجہدِ عمل کے راستے پر گامزن، سود و زیاں: نفع و نقصان۔

مسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
 جو فقر سے ہے مینر، تو نگری سے نہیں
 اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و فیور
 قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں
 سبب کچھ اور ہے، تو جس کو خود سمجھتا ہے
 زوال بندہ مومن کا بے زری سے نہیں
 اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
 قلندری سے ہوا ہے، تو نگری سے نہیں

قاضی الحاجات: ضرورتیں پوری کرنے والا فقر: مفلسی، مراد دنیا و دولت کی حرص و لالچ سے پاک ہونا،
 تو نگری: امیری، امیر ہونا، دولت مندی، جسور: دلیر، بڑا بے خوف قلندری: تکبر ہونا، دنیا سے بے نیاز ہو
 کر صرف اللہ کی ذات سے وابستہ ہونا، سکندری: سکندر کی سی شان رکھنا، بے زری: دولت نہ ہونا،
 مفلسی، غریبی۔

علم و عشق

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تحمین و ظن
بندہ تحمین و ظن! کرم کتابی نہ بن
عشق سراپا، حضور، علم سراپا حجاب!
عشق کی گرمی سے ہے معرکہ کائنات
علم مقام صفات، عشق تماشاۓ ذات
عشق سکون و ثبات، عشق حیات و ممات
علم ہے پیدا سوال، عشق ہے پہناں جواب!
عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحب تاج و نگین
عشق مکان و مکیں، عشق زمان و زمیں
عشق سراپا یقین، اور یقین فتح باب!

شرع محبت میں ہے عشرت منزل حرام
 شورش طوقاں حلال، لذتِ ساحل حرام
 عشق پہ بکلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
 علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے ام الکتاب!

تحقیق: اندازہ یعنی کئی بات یا یقین والی بات نہ ہونا۔ ظہن، مکان، شک اور یقین کے درمیان کی حالت، کرم
 کتابی: کتاب کا کثیر اجزاء سے جات جانا ہے مراد دنیا آدمی جو کتابوں کے مطالعہ میں کھول رہتا ہے، حضور:
 مراد اللہ کی تمجیلات کا آنکھوں کے سامنے ہونا، معرکہ کا ٹکڑا، کائنات کا میدان جنگ یعنی اس دنیا میں جو کچھ
 رونق اور ہنگامے ہیں، مقامِ صفات: مفتوں کا مرتبہ (مقام بمعنی ٹھکانہ بھی ہے) بقا شائے ذات: ذات کو
 دیکھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آنے کی حالت، شام: پائیداری، یہاں بمعنی اپنی جگہ پر قائم رہنا، ممانعت:
 موت، موت کا وقت، پیدا سوال: نکلا اور ظاہر سولہ معجزات کی جمع، وہ کام جو عام انسانی طاقت سے
 باہر ہو، بقر: دنیا کی مادی خواہشات اور قوتوں سے بے نیازی، ظہن: بمعنی شامی سر، یعنی حکومت اور اقتدار کی
 طاقت، مکان و کمیں: ٹھکانہ اور اس میں رہنے والا، مراد کائنات کی ہر برائے میں سنائی ہوئی طاقت یعنی ہر شے
 میں اللہ کا ظہور ہے، فتح باب: دروازے کا کھلنا مراد ہر طرح کے سکون اور مسالمت کا صل اور کامیابی، شرع
 محبت: محبت کا قانون، عشق حقیقی کا طریقہ عشرت منزل: پڑاؤ ایک عی جگہ پر ٹک جانے کی خوشی، طوقاں:
 مراد زندگی کا زور دار چنگاں سے پر ہونا، حاصل: پلہ فصل، تہجہ ابن الکتاب: کتاب کا بیبا، یہاں مراد
 صرف کتابوں کے مطالعے تک محدود بات، ام الکتاب: کتاب کی ماں، یعنی کتابوں کے بعد کا باعث۔

اجتہاد

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سکھے
 نہ کہیں لذتِ کردار، نہ افکارِ عمیق
 حلقہ شوق میں وہ جرات اندیشہ کہاں
 آہِ محکوی و تقلید و زوالِ محقق!
 خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں
 ہوئے کس درجہ فقہیانِ حرم بے توفیق!
 ان فلاہوں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
 کہ بسکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

اجتہاد: شرعی مسئلوں کا قرآن و حدیث کے حوالے سے، ہر دور کے حالات کے مطابق، حل تلاش کرنے کا عمل۔
 حکمت: دیں: دین کی اصل حقیقت اور فلاسفی لذتِ کردار: گمراہی بہت دور تک لا گہرائی تک
 کسی بات پر غور کرنے کا عمل۔ حلقہ شوق: عشق کا حلقہ، یہاں مراد ملی ووردی حلقہ، جرات اندیشہ: غور و فکر
 کرنے میں دلیری سے کام لینا تقلید: کسی کے پیچھے چلنا، یہاں مراد مسائل پر خود غور کرنے کی بجائے دوسروں کا
 خیال اپنانا۔ محقق: کسی بات / مسئلے کی حقیقت یا تہ تک پہنچنا فقہیانِ حرم: دین اسلام کے وہ عالم جو شرعی
 مسائل کو جاننے اور اپنے زمانے کے حالات کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ بے توفیق: جس میں فیصلے کی جرأت
 نہ ہو، پست بہت، بے مسلک، طریقہ راست، یعنی خیال طریق: طریقہ، ذمہ دار۔

شکر و شکرانیت

میں بندہ نادان ہوں، مگر شکر ہے تیرا
 رکھتا ہوں یہاں خانہ لاہوت سے پیوند
 اک دلولہ تازہ دیا میں نے دلوں کو
 لاہور سے تا خاک بخارا و سمرقند
 تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں
 مرغانِ بحر خواں مری محبت میں ہیں خورسند
 لیکن مجھے پیدا کیا اُس دیس میں ٹوٹے
 جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند

بندہ نادان: ایسا انسان جسے کسی بات کی سمجھ نہ ہو، بے خبر، نہاں خانہ لاہوت: لاہوت کا گھمپا ہوا گھر، یہاں مراد عالم بالا کو پر کی دنیا کے سمیٹوں / رازوں کا مقام ہے۔ تعلق دلولہ تازہ: تیار ہوا جوش و خروش، خاکِ بخارا: ایک شہر کا نام، خاکِ بخارا و سمرقند یعنی پوری اسلامی دنیا کا شیر، ہر، ہر ڈالنے کی کیفیت، نفس: سانس، مراد شاعری، مرغان: مرغ، سمیٹا ہونے کی جمع، بحر خواں: صبح کو پڑھنے والے صبح سویرے چھپانے والے، محبت: دوا یا دوا دیوں کا مل بیٹھا، خورسند: خوش۔

ذکر و فکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے ”علم الاسماء“
مقام ذکر، کمالاتِ رومی و عطار
مقام فکر، مقالاتِ بوعلی سینا
مقام فکر ہے میانشِ زمان و مکان
مقام ذکر ہے ”سبحان ربی الاعلیٰ“

سالک: پلنے والا، یعنی اللہ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا، صوفی، مقام: پہاڑ اڑانے کی جگہ یا
تصوف کے مقامات / مرتبوں میں سے کوئی مقام جو سالک ایک ایک کر کے طے کرتا ہے۔ ”علم الاسماء“: یہ
اشارہ ہے سورۃ البقرہ کی آیت ۳۱ کی طرف ”اور آدم کو نام لکھا دیے مجھے“ بمکالات: کمال کی جمع، کسی پلہ یا
لہجہ وغیرہ میں کمال ہونا، رومی: مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین رومی (وفات ۱۱۶۲ھ / ۱۲۶۲ھ)
۱۱۶۲ھ) حزارت کی کے شہر قونیہ میں ہے مراد اللہ تعالیٰ کے عشق میں ڈوبا ہوا انسان، عطار: فارسی کے مشہور
صوفی شاعر شیخ فرید الدین گورد (وفات ۱۲۲۷ھ / ۱۲۲۸ھ) یہاں بھی رومی کی بات مراد ہے، مقالات: جمع
مقالہ، تحریریں، مراد حکمت اور فلسفے کی باتیں۔ بوعلی سینا: مشہور فلسفی (وفات ۱۰۳۸ھ / ۱۰۳۷ھ) یہاں مراد عام
سب فلسفی سبحان ربی الاعلیٰ: ”مراد بلند مرتبہ پروردگار پاک ہے۔“ (سجدے کی حالت میں پڑھا جاتا ہے)۔

مُلائے حرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
 تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
 تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
 تری اذان میں نہیں ہے ہری تحر کا پیام

مُلائے حرم: حرم کا مُلا یعنی مسجد میں نماز پڑھنے والا، مراد بصیرت سے مادی غیبی آدمی، رسائی: پہنچ، نگہ: یعنی نگاہ، جلال: عظمت، شان، دید بے جمال: نفس مرہو غلوں و دنیا میں۔

تقدیر

ما اہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
 ہے خوار زمانے میں کبھی جوہر ذاتی
 شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
 تقدیر نہیں تابع منطق نظر آتی
 ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
 تاریخ اہم جس کو نہیں ہم سے بھپاتی
 ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
 بڑاں صفحہ تیج و ٹیکر نظر اس کی!

جبروت: عظمت، بڑائی، جوہر ذاتی: کسی کی ذات میں پائی جانے والی خوبیاں اور کمیتیں، منطق: ایک علم جس میں عقلی دلیلوں سے کسی مسئلے پر غور کیا جاتا ہے، تاریخ: سیرہ پیچھے چلنے والی حقیقت، صحیح بات، اصل بات، تاریخ اہم: اہم ترین یعنی قوموں کی تاریخ، تاریخی حالات: بڑاں: کائنات، جبر: تیج: تکرار، دو ٹیکر: دو دھاری، جو دو طرف سے کاٹ کرے

توحید

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
 آج کیا ہے، فقط اک مسئلہ علم کلام
 روشن اس غم سے اگر ظلمت کردار نہ ہو
 خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلمان کا مقام
 میں نے اے میرے بہا! تیری بہ دکھی ہے
 "قل ھو اللہ" کی شمشیر سے خالی ہیں نیام
 آہ! اس راز سے واقف ہے نہ علماء نہ نقیہ
 وحدت افکار کی بے وحدت کردار ہے خام
 قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے
 اس کو کیا سمجھیں یہ بھارے دو رکعت کے امام!

توحید: خدا کو ایک ماننے کا عقیدہ زندہ قوت: ایسی قوت جو اپنے زور پر مادی دنیا پر غلبہ پائے، مسئلہ: معاملہ، سوال، علم کلام: ایک علم جس میں اسلام کے عقیدوں کو عقلی اور فلسفیانہ دلائلوں سے ثابت کیا جاتا ہے، ضرور: روشنی، کردار: عمل، میرے بہا: فوج کا سردار، پر سالار: "قل ھو اللہ" کہہ دے اللہ (ایک ہے)۔ اشارہ ہے سورۃ اخلاص آیت (۱) کی طرف۔ یہاں کسنی اللہ کی توحید شمشیر: تلوار اور نیام: تلوار کا غلاف فقیر: شرعی مسئلے جاننے والا، وحدت: کردار ایک جیسا عمل، خام: کچھ مروجہ بکوار اقص: امامت، سرداری، رہبری، دو رکعت کے امام: مسجد میں صرف نماز پڑھا دینے والے مولوی جنہیں نور کوئی علم نہ آتا ہو یا جن کی فکر نہ ہو۔

علم اور دین

وہ علم اپنے بچوں کا ہے آپ ابراہیم
 کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا مدیم
 زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
 دلیل کم نظری، قصہ جدید و قدیم
 جہن میں تربیت غیبی ہو نہیں سکتی
 نہیں ہے قطرہ شبنم اگر شریک نسیم
 وہ علم، کم بھری جس میں ہمنما نہیں
 تجلیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم

ابراہیم: حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں مراد فکر و عمل، عشق و محبت مدیم: ماحولی کم نظری: کم عقل، بے
 علمی، نسیم: صبح کی ہوا کم بھری: کم نظر ہونے کی حالت، مراد بے علمی، ہمنما و نہیں: یہاں ہمنما جو ساتھ شامل نہ
 ہو، تجلیات: تجلی کی جمع، جلوے اللہ تعالیٰ کے جلوے کلیم: حضرت موسیٰ جو کلمہ پر اللہ سے ہم کلام
 ہوئے، مشاہدات: مشاہدہ کی جمع، ہمنما آنکھوں سے دیکھی اور کچھ ہوئی باتیں، حکیم: فلسفی۔

ہندی مسلمان

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں بڑھن
 انگریز سمجھتا ہے مسلمان کو گداگر
 پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
 کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
 آوازہ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے
 مسکین و لکھم ماندہ دریں کنگش اندرا

غدار وطن: جو اپنے وطن کا وطن دار نہ ہو اور اس کے دشمنوں سے سانباز نہ کھرا رہے۔ نبوت والے،
 اشارہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف جس نے پنجاب میں نبوت کا دھوکا کیا تھا، شریعت: دین کا قانون،
 اسلامی قانون، مومن پارینہ: پر لایا قدیم مومن، مروی صحیح مسلمان: آوازہ حق: سچی اور کھری بات یا آواز
 و مسکین و لکھم ماندہ و قری: کنگش اندرا: میرا بچا و دل ہی کنگش یا کھینچا تانی میں پڑا ہوا ہے

آزادی شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مرد مسلمان کبھی ٹوٹے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیر جگر دار
اُس وقت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار
قبضے میں یہ تلوار بھی آ جائے تو مومن
یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرؓ کرار

شمشیر جگر دار: مضبوط اور جڑ کو اسے تھک کر، یہاں بمعنی شعر جس کے دو مصرعے ملتے ہیں۔ مصرع: (سیح
مصرع)، دروازے کا ایک پت، مرد و شعر کا ایک حصہ فقر: دنیاوی حرص و عیوں اور مادی خواہشات سے پاک
رہنے اور عشقِ الہی میں رہنے کی حالت، قبضے میں آنا: مرد و اچھ میں آنا، اچھ خالدؓ جانباز: مراد حضرت
خالد بن ولیدؓ جنھوں نے خلافت راشدہ کے زمانے میں کئی جنگوں میں بطور کمانڈر حصہ لیا اور اپنی بہادری اور
دیرپائی کے بہت جوہر دکھائے۔ حیدرؓ کرار: بلا حیلہ کے حملہ کرنے والا شیر۔ مراد حضرت علیؓ جنھوں نے کھری
طاقتوں کو اپنی انتہائی دیرپائی اور بے خوفی سے ہلا کے دکھایا۔

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
 دُنیا میں اب رہی نہیں تلوار کا گر
 لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
 مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر
 تیغ و تفتک دستِ مسلمان میں ہے کہاں
 ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
 کافر کی موت سے بھی لڑتا ہو جس کا دل
 کہتا ہے کون اُسے کہ مسلمان کی موت مر
 تعلیم اُس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
 دُنیا کو جس کے مہجہ خویشی سے ہو خطر
 باطل کے قال و فر کی حفاظت کے واسطے
 یورپ زور میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
 مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
 حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
 اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر

شیخ: بوڑھا آدمی، مرشد، مراد خود غرض مذہبی، عالمائے نژاد، علم: مراد اسلام کی امتاعت تحریر کے ذریعے کرنا، کارگر:
 جس کا اثر ہو، چناب: درگاہ، درگاہ بزرگوں کے لیے تعظیم کا لفظ (یہاں یہ پتھر کے طور پر استعمال ہوا ہے)۔
 وحلہ: نصیحت کرنا، نکل کی سبھیا مجلس میں نصیحت والی تقریر، بے ثبوت: بے قاعدہ، جس کا کوئی قاعدہ نہ ہو، تفلک:
 ہندوئی، دوست، مسلمان: مسلمان کا ہاتھ، کافر: انکار کرنے والا، مراعت: وعدہ کو نہ ماننے والا، بزرگ: جہاد:
 جہاد چھوڑنا، یعنی جہاد نہ کرنا، بختہ، خویش: خون سے بھرا ہاتھ، جنگ کے لیے ہر وقت تیار، ڈوب گیا: یہاں
 مراد جنگ کی تیاریاں کرنے لگا، نورہ: لوطی کی کڑیوں سے بنی ہوئی ایک پوشاک، دوش: کندھا، شیخ کلیسا
 نواز: اشارہ ہے مراد غلام احمد قادیانی کی طرف جس نے جہاد کے خلاف فتویٰ دے کر انگریزوں (کلیسا) کی
 مدد کی، مشرق: مشرقی ممالک، برصغیر، پاکستان، ہندو عرب وغیرہ، مغرب: سورج ڈوبنے کی جگہ، مراد یورپ
 کے ممالک، زیبا: خوب صورت، نہایت اچھی نگاہ سے، حساب کتاب، مراد پوچھ چوچھ کرنا۔

قوت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
 سو بار ہوئی حضرت انسان کی قبا چاک
 تاریخ اہم کا یہ پیام اڑی ہے
 'صاحبِ نظر! حقِ قوت ہے خطرناک'
 اس سیلِ سبک سیر و زمیں گیر کے آگے
 عقل و نظر و عزم و ہمت ہیں خس و خاشاک
 لادیں ہو تو ہے زہرِ ہلاکت سے بھی بڑھ کر
 ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک

اسکندر: سکندر اعظم، یونان کا بادشاہ چنگیز: مشہور مغول سردار چنگیز خان۔ حضرت انسان: انسان چونکہ خدا کی تمام مخلوق سے افضل ہے اس لیے ادب کے طور پر حضرت کہلا یا ام اڑی: ہمیشہ ہمیش کے لیے پیغام۔ صاحبِ نظر: کئے (بصیرت) کو لے انسان: عقل، طوقان، مقیاتی، سبک سیر: جو چلنے والا زمین گیر: زمین کو پکڑنے والا یعنی جو زمین پر پھیل جائے زہرِ ہلاکت: ہلاک کر دینے والا زہر۔ تریاک: زہر کا توڑ، ایسی دوا جس سے زہر کا اثر ختم ہو جائے۔

فقر و ملواریت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
 ضرب کاری ہے، اگر سینے میں ہے قلب سلیم
 اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
 تازہ ہر عہد میں ہے قضا فرعون و کلیم
 اب ترا دور بھی آنے کو ہے اے فقر غیور
 کھائی روح فرنگی کو ہوائے زر و نسیم
 عشق و مستی نے کیا ضبط نفس مجھ پہ حرام
 کہ کرہ ٹھپے کی شعلتی نہیں بے موج نسیم

بے ساز و یراق: ہر قسم کے ہتھیار و اور سامان و سدا کے بغیر۔ قلب سلیم: خدا اور رسول اکرم کی محبت میں ڈوبا ہوا
 دل تازہ: یہاں بمعنی دُہرایا جانے والا۔ فرعون: مراد چاچا اور ظالم حکمران۔ کلیم: مراد چاچا اور ظالم حکمرانوں کے
 خلاف جہاد کرنے والا۔ فقر غیور: و فقر جس میں بڑی غیرت ہو۔ ہوائے زر و نسیم: سونے اور چاندی یعنی دولت
 کی حرص۔ عشق و مستی: جنون کا جوش یعنی اسلام سے بے پناہ محبت۔ ضبط نفس: سانس روک لینا، یعنی بولنے سے
 رکنا۔ بے موج نسیم: صبح کی ہوا کی لہر کے بغیر۔

اسلام

روح اسلام کی ہے نور خودی، نار خودی
 زندگانی کے لیے نار خودی نور و حضور
 یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصل نمود
 گرچہ اس روح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
 لفظ اسلام سے یورپ کو اگر کہہ ہے تو خیر
 دوسرا نام اسی دین کا ہے مقرر غیور

نور خودی: خودی کی روشنی، مراد حال کی وہ شان جو خودی کی یا منت سے صاحب خودی میں پیدا ہوتی ہے
 اللہ تعالیٰ کی معرفت یا نور خودی: خودی کی آگہ بول کی شان، اشارہ ہے خدا کی راہ میں جہاد کا جذبہ نور و
 حضور: جلوہ اور حاضر یا موجود ہونا، خدا کی بت کیوں کانظروں کے سامنے ہونا، تقویم: جہتزیہ کیلنڈر یعنی قانون،
 دستور عمل، اصل نمود: ظاہر ہونے یا نمایاں ہونے کی بنیاد کہ: دشمنی برتر فقر غیور: غیرت والا فقر مراد اسلام۔

حیاتِ ابدی

زندگانی ہے صدف، قطرہ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے
ہو اگر خود بگر و خود گر و خود گیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ ڈموت سے بھی مر نہ سکے

قطرہ نیساں: موسم بہار میں ہونے والی بارش کا قطرہ جو چمکی کے حریف کر کر موتی بنتا ہے۔ خود گہر: اپنے آپ کو دیکھنے والی، یعنی اپنی ذات اور اپنے ماحول سے ہر طرح آگاہ خود گیر: اپنے آپ کو پکڑنے والی، مراد اپنی حفاظت اور ہر بات کے حل کی طاقت رکھنے والی۔

سُلطانی

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روح نر آئی
خودی کو جب نظر آئی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سُلطانی
یہی مقام ہے مومن کی ٹوٹوں کا عیار
اسی مقام سے آدم ہے ظِلِّ سُبْحانی
یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی
کیا گیا ہے غلامی میں جلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی تمہیانی

مثالی ماہ چمکتا تھا جس کا داغ سمود
 خرید لی ہے قرنگی نے وہ مسلمانی
 ہوا حریف نہ و آفتاب تو جس سے
 رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرِ خشتانی

سلطانی: غلبہ، دہربہ حکومت۔ بے پردہ: بالکل ظاہر، کسی مکاوش کے بغیر نظر آنے والی، رو بہ نظر آتی: قرآن
 کی اصل عظمت اور بیقاہم کامیابی: غلبہ یہاں مراد ایسی باطنی قوت جس سے کائنات کی تعمیر کی جائے، ہیزار:
 کسوٹی، کھرا کھوٹا پرکھے والی چیز، ظہل: سبھائی: اللہ تعالیٰ کا سایہ مراد وہ انسان جس پر خدا کے الوار پڑتے ہوں،
 خدا کی بتلیوں کا پر تو، دنیا پر حکومت کرنے والے حیر و حیر: مجبور کرنا اور زبردستی یا غلبہ، جہاں جاتی: دنیا پر حکومت
 کرنے کی کیفیت مثالی ماہ: چاند کی مانند داغ سمود: جموں کا نشان جو ملتے پر پڑ جاتا ہے یعنی اللہ کی بہت
 عبادت کرنے اور صرف اسی سے ڈرنے کی حالت، قرنگی: انگریز، مغربی تہذیب، نہ و آفتاب: چاند اور سورج،
 دُرِ خشتانی: چمک، روشنی۔

صوفی سے

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دُنیا
 میری نگاہ میں ہے حادثات کی دُنیا
 تخیلات کی دُنیا غریب ہے، لیکن
 غریب تر ہے حیات و ممات کی دُنیا
 عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری
 بُلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دُنیا

معجزات: معجزہ کی جمع، ایسے کام جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں اور جو صرف بخیر، خدا کی دی ہوئی طاقت سے کر سکیں۔ حادثات: حادثہ کی جمع، کسی نئی وجود میں آنے والی چیزیں مراد اس ماویٰ دنیا میں ہر پہل بدلنے والے حالات۔ تخیلات: تخیل کی جمع، خیال میں آنا، خیالات۔ غریب: مسافر، یہاں مراد غریب، انوکھی، غریب تر: زیادہ عجیب، ممات: موت۔ ممکنات: ممکن کی جمع، مراد وجودات، اللہ کی ذات کے سوا جو کچھ اس دنیا میں ہے۔

آفرنگ زدہ

(۱)

ترا وجود سراپا تخیلی آفرنگ
کہ ٹو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر
مگر یہ پیکر خاکی خودی سے ہے خالی
نقطہ ختام ہے ٹو، زرنکار و بے شمشیر!

(۲)

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
میری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے، فقط جوہر خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

آفرنگ زدہ: مراد مغربی تہذیب کا دلدلادہ جو اسلامی تعلیم و تہذیب سے دور ہو، وجود: مراد عقل، ذات، سراپا:
سر سے پاؤں تک، چودے طور پر، تجلی: جلوہ مراد مغربی تہذیب کا عکس، مرکز عمارت گر: عمارت بنانے والا،
معناں یہاں مراد اپنی تہذیب کے سانچے میں ڈھالنے والا، ختام: وہ خلاف جس میں کوار رکھی جاتی ہے
زرنکار: سونے سے آراستہ، جس پر سونے کے ٹکڑوں سے تیل پونٹے ٹکائے گئے ہوں۔ بے شمشیر: کوار کے
بغیر، مراد بے کار یا جو کارآمد نہ ہو۔

ثابت: جو دلیل سے واضح ہو۔ جوہر خودی: خودی کی اہمیت اور قوت۔ نمود: ظہور یا نمایاں ہونے کا عمل، بے
نمود: جو ظاہر یا نمایاں نہ ہو۔

تصوف

یہ حکمتِ مملوئی، یہ علمِ لائق
 حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
 یہ ذکرِ نیم شبی، یہ مراقبہ، یہ سرور
 تری خودی کے نگہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں
 یہ عقل جو مہ و پروں کا کھلاتی ہے شکار
 شریکِ شورش پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں
 ہرگز نے کہہ بھی دیا 'لا الہ' تو کیا حاصل
 دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں
 عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو مہری
 فروغِ صبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

تصوف: وہ علم جس کے ذریعہ دل کی صفائ اور نفس کا تزکیہ ہو۔ حکمتِ مملوئی: ایسا فلسفہ جس کا تعلق فرشتوں کی دنیا سے ہو، مراد بیاخت اور عبادت۔ علمِ لائق: وہ علم جو خدا کی معرفت کے متعلق بحث کرے، حرم: چار دیواری، کعبہ یہاں مراد اسلامِ درود: دیکھ یعنی اسلام کو پہنچنے والا تھماں۔ درماں: علاج، چاہ۔ ذکرِ نیم شبی: آدھی رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت و بیاخت کرنے کا عمل۔ مراقبہ: صبح کی جمع، گردن جھکا کر اور

ہادی دنیا سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبے رہنے کی حالت سمجھو یہ ویسے چاند اور ستارے
 شورش پنہاں: بچھا ہوا جوش و جذبہ مرد عشق الہی کی کیفیات اور حالات بخرد: عقل: لا الہ: کوئی معبود نہیں
 (اللہ کے سوا) تو کیا حاصل: تو کوئی ناکام نہیں: پریشان: پھیلا ہوا منتشر، بے ربط فروغ: صبح کی روشنی
 جو پوری دنیا پر چمکی ہوئی ہے۔

یہ دیا فی منزل (دولت کدہ خرد اس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

ہندی اسلام

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
 وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی اتحاد
 وحدت کی حفاظت نہیں بے قوت بازو
 آتی نہیں کچھ کام یہاں عقل خدا داد
 اے مرد خدا! تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل
 جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
 مسکینی و محکومی و نومیدی جاوید
 جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
 ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
 ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

وحدت افکار: خیالات ایک جیسے ہونا، سب خیالات پر باہم متفق ہونا، الہام: اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی
 وسیلے کے بغیر کسی خیال کا دل میں نازل ہونا، اتحاد: اللہ کے وجود کا انکار غار: پہاڑ کے اندر جو کھوکھلا ہوتا ہے
 مسکین: مراد عاجزی و محتاجی، محکومی: غلامی، غیر قوم یا قوموں کا مطیع ہونے کے رہنا نومیدی جاوید: ہمیشہ ہمیش کی
 ناامیدی، ناامیدی، ناامید ہونا، وجود میں لانے کا عمل کوئی نئی چیز بنانا ناداں: جسے کچھ علم نہ ہو، بے علم، بے خبر۔

غزل

دلِ نرودہ دل نہیں ہے، اسے زمرہ کر دوبارہ
 کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ مہن کا چارہ
 ترابِ بحرِ پر سکوں ہے، یہ سکوں ہے یا فسوں ہے؟
 نہ ٹھنک ہے، نہ طوقاں، نہ خرابی کنارہ
 تو ضمیرِ آسمان سے ابھی آشنا نہیں ہے
 نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزہ ستارہ
 ترے نیمتاں میں ڈالا مرے نغمہ بحر نے
 مری خاکِ پے بہر میں جو بہاں تھا اک شرارہ
 نظر آئے گا اسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
 جسے آگنی میتر مری شوخیِ نظارہ

دلِ نرودہ: نر اول، یعنی بھڑے سے خالی دل، مرضِ مہن، جہالت، نادانی وغیرہ۔ چارہ: علاج
 بحر: سمندر، مراد دلِ بحر سکوں: جس میں کوئی طوفان ہے، یعنی بھڑے سے خالی فسوں: چادروں، اصل لفظ افسوں،
 ٹھنک: ٹھنکچہ، مراد چھوٹے موٹے بھڑے خرابی کنارہ: ساحل کی پٹی یا بادی، ضمیرِ آسمان: آسمان کا

باطن، مراد تقدیر، غمزہ ستارہ: ستارے کا ذخیرہ، مراد تقدیر کا چکر نیستاں: انسانوں کا جھگل جس میں معمولی سی چنگاری پڑنے پر بھی آگ بھڑک اُٹتی ہے یہاں مراد دلِ فہمہ: سحر: سحر کا لقب مراد قوم کو بیدار کرنے والی شاعری، خاک: پتے پھر: پتے والی خاک مراد خود شاعر یا اس کا دل شرارہ: چنگاری مراد جذبہ، افکار، چہانہا دوش و فردا: گزرے ہوئے کل، پورا آنے والے کل کی دنیا، مراد یہ دنیا، یہ کائنات، شوخی: نکلارہ: دیکھنے کی قوت کی تیزی مراد گہری بھسرت۔

دُنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ یو قلمونی
 وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ ٹکس ہے
 دیتی ہے مری چشم بصیرت بھی یہ فتویٰ
 وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردوں، یہ زمیں ہے
 حق بات کو لیکن میں بچھا کر نہیں رکھتا
 تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

یو قلمونی: مختلف یا کئی رنگوں کا ہوا، رنگداری ٹکس: عجیب، جیتی پتھر: چشم بصیرت: مراد دوربین یا گہرائی تک
 دیکھنے والی آنکھ کسی بات کی تک پہنچنے والی تھو فتویٰ: شرعی یا مذہبی فیصلہ یا اس مراد عطا (یعنی بتاتی ہے)
 گردوں: آسمان، جمل بات: سچی اور کمری بات۔

نماز

بدل کے بھیں پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات
یہ ایک سجدہ جسے ٹو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

بھیں: شکل، صورت، روپ۔ پیر: ہنڈھلا آدم: مراد انسان۔ جواں ہیں: یعنی اس طرح ہر قدر ہیں، پوجے جا رہے ہیں۔ لات و منات: قتل از اسلام کہ وہ بہت جن کی حرب میں پوجا عدا کرتی تھی، مراد غیر شرعی مفادات اور خواہشات۔ گراں: بوجھل، بھاری۔

وَقِی

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
 راہبر ہو سخن و تخمین تو زوں کار حیات
 فکر بے نور تر، جذبِ عمل بے بنیاد
 سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تاریک حیات
 خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ وَا کیونکر
 گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات!

وَقِی: اللہ کی طرف سے پیغمبروں کو جو عقل کے ذریعے پیغامِ بے مایہ جس کی کوئی قیمت نہ ہو، پہنچا دیا۔
 سزاوار: ملنے یا کسی چیز کے لائق ہونا۔ سخن و تخمین: گمان اور اندازہ زبوں: خوں، عاجز، ناتواں۔ کارِ حیات: زندگی کا کام، مراد زندگی کے معاملات۔ بے نور: جس میں روشنی نہ ہو، مراد تاریک۔ حیات: جذبِ عمل: عمل کی کشش، مراد اعلیٰ مقصد حاصل کرنے کا جذبہ۔ شبِ تاریک حیات: زندگی کی تاریک رات۔ خوب: اچھا نہ ہو وَا (ہونا): کلمہ مراد یہ مسئلہ حل کیونکر ہو۔ شارح: تشریح کرنے والی۔ اسرارِ حیات: زندگی کے عجیب۔

شکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
 بہانہ بے تھلی کا بنی شرابِ است
 فقیہ شہر بھی بہانیت پہ ہے مجبور
 کہ معز کے ہیں شریعت کے جنگ دست بدست
 گرین شکستِ زندگی سے، مردوں کی
 اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

شکست: مراد ہر وجہ نہ کام اور محنت ہمارے بیٹھے رہنا، مجاہدانہ حرارت: ایسی گرمی یعنی ایسا جوش و جذبہ جس میں مجاہد کے سے عمل اور جہاد کی شان ہو، شرابِ است: ایسی شراب یعنی صوفی کا ایسا ذکر و فکر جس کا تعلق صرف خدا کی ذات سے ہو۔ است اثبات ہے سورۃ اعراف کی ایک آیت کی طرف جس میں خدا تعالیٰ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں“ تو سب نے ہاں میں جواب دیا، فقیر شہر: شہر کے مفتی، مراد تنگ کے مسلمان علامہ بہانیت: بیسائیوں کے پادریوں کی ترکیب دنیا کی حالت، جنگ دست بدست: ہاتھوں ہاتھ جنگ، مراد حق بات کہنے پر برصغیر کے برطانوی حکمرانوں سے کھلم کھلا لڑائی، گرین: چننا، شکستِ زندگی: زندگی کی کھینچاٹ، یعنی زندگی کے ہنگامے۔

عقل و دل

ہر خاکی و نوری پہ حکومت ہے خرد کی
باہر نہیں کچھ عقلِ خدا داد کی زد سے
عالم ہے غلام اس کے جلالِ ازل کا
اک دل ہے کہ ہر لمحہ اُلجھتا ہے خرد سے

مستی کردار

سوئی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار
شاعر کی نوا نرود و اسرود و بے ذوق
افکار میں سرمست، خوابیدہ نہ بیدار
وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستی کردار

مستی کردار: عمل و جدوجہد میں جوش و جذبہ کا انداز طریقت: اپنی ذات / نفس کو نفسانی خواہشوں سے پاک رکھنے کے اصول یعنی صوفیوں کا مسلک: مستی احوال: تصوف کی اصطلاح میں صوفیوں کے وجد کی کیفیت، مستی گفتار: باتوں کی مستی، یعنی صرف وعظ کیا، جد و عمل نہ کیا، نوا: آواز، یعنی شاعری، نرود و اسرود: نری ہوئی، مراد تاثیر سے خالی، اسرود: بھسی ہوئی، بے اثر، افکار: فکر کی جمع، خیالات، سرمست: بہت مست، خوابیدہ: سویا ہوا سوئی ہوئی، بے عملی کی حالت، بیدار: جاگنے والا، اولیٰ: عمل کی حالت، مرد مجاہد: جہاد کرنے والا دلیر، مراد مرد ہومن، رگ و پے: جسم کا زوہ و زوہ۔

قبر

مرقد کا شہتاش بھی اُسے راس نہ آيا
آرام قلندر کو نہ خاک نہیں ہے
خاموشی افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پھنائی افلاک نہیں ہے

مرقد: سونے یا آرام کرنے کی جگہ، مراد قبر، شہتاش: رات کو سونے کی جگہ، راس نہ آيا: سوانح و مزاج کے مطابق نہ ہو، قلندر: خدا کا فقیر یعنی محبوبِ حق کی ذات میں خود کو فنا کرنے والا صوفی، یہ خاک: اسی کے نیچے یعنی قبر میں، خاموشی افلاک: آسمانوں کی خاموشی، بے قیدی: قید میں نہ ہونا، آزادی، پھنائی افلاک: آسمانوں کی وسعت اور پھیلاؤ۔

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانے سے یہ درویشِ جوان مرد
 جاتا ہے چدر بندہ حق، تو بھی اُدھر جا!
 ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
 پچتا ہوا ہنگامہ قلندر سے گزر جا
 میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہوں گا
 چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تو اتر جا
 توڑا نہیں جاؤ بری تکبیر نے تیرا؟
 ہے تجھ میں مکر جانے کی خرات تو مگر جا!
 مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
 ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

درویشِ جوان مرد: خدا کی محبت میں خادیر و رطلہ زمان، بندہ حق: اللہ کا بندہ یعنی مردِ مومن، ہنگامہ قلندر:
 قلندر کا ٹھکانا، محتاج: حاجت مند ضرورت مند چڑھتا ہوا دریا: وہ دریا جس میں غلیانی آتی ہوئی ہو، تکبیر:
 اللہ کی عظمت، اتر آئی کا بیان، مگر جانا: اپنی بات سے دھڑکا جانا، خجی بات کو جھٹلانا، خرات: دلیری، بہادری، مہر و
 مہ و انجم: سورج اور چاند اور ستارے کا محاسب: حساب کرنے والا، مراد وہی ہے کچھ کرنے والا، حکومت کرنے
 والا ایام: یوم کی جمع، دن، یعنی زمانہ، مرکب: سودی مراد محکوم یا غلام، راکب: سوئی مراد حکمران / حاکم۔

فلسفہ

افکارِ جوانوں کے خفی ہوں کہ خلی ہوں
 پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے
 معلوم ہیں مجھ کو ترے احوال کہ میں بھی
 مدت ہوئی گزرا تھا اسی راہِ گزر سے
 الفاظ کے بچوں میں اُلجھتے نہیں دانا
 خواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گھر سے!
 پیدا ہے فقط حلقہٴ اربابِ جنوں میں
 وہ عقل کہ پا جاتی ہے ٹھٹھلے کو شر سے
 جس معنی پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
 قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گھر سے
 یا مُردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
 جو فلسفہ لکھا نہ گیا خونِ جگر سے

فلسفہ: علم کی ایک شاخِ حکمت، وہ عمل جو اشیا کے وجود کی حیثیتوں اور اسباب سے متعلق بحث کرتا ہے۔ خلی: چھپے ہوئے، خلی: روشن و واضح الفاظ کے صحیح تشکوک کا اہل بھرا لکھا پہنا خواص: غوطہ گانے والا، جو دنیا کی نہ میں سوتی تلاش کرتا ہے حلقہٴ اربابِ جنوں: یہاں مراد عشقِ حقیقی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کا حلقہ، گہری بصیرت والے معنی پیچیدہ: مشکل معنی تصدیق: کئی بات یا معاملے کے صحیح ہونے کی کو اسی دینا تابندہ گھر: چلتا ہوا سوتی گرفتار: پکڑا ہوا جلا خونِ جگر: مردِ جہاد و عشق کا جذبہ

مردانِ خدا

وہی ہے بندہٴ خمر جس کی ضرب ہے کاری
 نہ وہ کہ خرب ہے جس کی تمام عتاری
 ازل سے فطرتِ آحرار میں ہیں دوش بدوش
 قلندری و قبا پوشی و مکمل داری
 زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
 اُٹھی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری
 وجود اُٹھی کا طوافِ مہتاں سے ہے آزاد
 یہ تیرے مومن و کافر، تمام رنگاری!

بندہٴ خمر: آزاد انسان، مراد مرد مومن، ضرب: وان حملہ کاری: چوڑے تر و تل اور طاقت، خرب: لڑائی، جنگ
 ازل سے: مراد شروع سے (ازل: مبادت جس کا کوئی آغاز نہ تھا) فطرتِ آحرار: آزاد انسانوں کی
 سرشت / طبیعت، دوش بدوش: کندھے سے کندھے ملے ہوئے قلندری: تلکدروہونے کی کیفیت، قبا پوشی: قبا
 (ایک خاص قسم کا لباس) پہننے کی حالت، مراد مذہبی عالم یا شیخ عاقلہ داری: نگاہِ بھنی تاج رکھنے کی کیفیت
 مراد بادشاہت، طوافِ مہتاں: جنوں کے گرد چکر لگانا، عبادت کا لفظ رنگاری: شمار پہنے ہوئے، مراد نسبت
 پرست۔

کافر و مومن

کل ساحل دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
 تو ڈھونڈ رہا ہے سیم افرنگ کا تریاق؟
 اک نکتہ میرے پاس ہے شمشیر کی مانند
 بڑبڑدہ و شقیل زدہ و روشن و براق
 کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
 مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق!

خضر: حضرت خضرؑ جو بھولے بھگتوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ سیم افرنگ: انگریزوں کا زہر، مراد مغربی تعلیم و تہذیب، تریاق: زہر کا اثر مٹانے والی دوا، بڑبڑدہ: کاٹنے والی، حیر، شقیل زدہ: بہت چمکتی ہوئی، براق: چمکیلی، روشن، واضح، گم: گم ہو گیا ہے۔ یعنی صرف اسی دنیا میں گم ہے آفاق: آفاق کی جمع، آسمان کا کنارہ، مراد دنیاوی معاملات۔

مہدی برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زخماں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ فرنگ کے سیار

پیران کلیسا ہوں کہ شیطان حرم ہوں
نے جذت گفتار ہے، نے جذت کردار

ہیں اہل سیاست کے وہی شہنہ غم و رنج
شاعر اسی آکلاں خیل میں گرفتار

دنیا کو ہے اُس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی ہلکے زلزلہ عالم افکار

مہدی برحق: حقیقی یا سمجھ مہدی زخماں: قید و ثابت کی جمع، وہ ستارہ جو اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے مراد
حد و پھد نہ کرنے والے فنان: ستیاری: گردش کرنے والے ستارے، جدوجہد کرنے والے، پیران کلیسا: کلیسا
کے بزرگ یعنی پیرائیوں کے مذہبی رہنما، شیطان حرم: مراد مسلمانوں کے مذہبی رہنما، جذت گفتار: نئی باتیں
(سو جو وہ دور کے حالات کے مطابق) غم و رنج: مراد طور طریقے، آکلاں خیل: سوچ کی مفلسی، یعنی ایسی قوت
فکر جو ایک ہی ڈگر پر قائم ہے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، زلزلہ: بھونچال، مراد جو ایک زیر دست
انقلاب پیدا کر دے عالم افکار: افکار کی دنیا، سوچوں یا نظریات کی دنیا۔

مومنؑ (دنیا میں)

ہو حلقہٴ یاراں تو برہم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاک ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن
چپتے نہیں ٹخنک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سراپاں کا سیاد ہے مومن

جنت میں

کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے، کم آہیز ہے مومن

حلقہ یاراں: دوستوں کا حلقہ / جماعت، مومنوں کا حلقہ، برہنہ: ریشم مراد مراد ہمارا نرم مزاج، مذم حق و باطل: سچ اور جھوٹ یعنی اسلام اور کفر کی جنگ (یہ شعر دراصل سورہ المائدہ آیت ۵۴ کے ایک لکڑے کا منظوم ترجمہ ہے)۔ اقلک: نلک، یعنی آسپن کی جمع جریفانہ کشائش: دشمنوں کی سی کھینچ پھانی، دشمن کے ساتھ شدید اختلاف اور ٹکراؤ۔ چپے نہیں: خطہ میں کوئی حدیث نہیں۔ کجنگ: جہاد، مراد قوم یا قومیں، حمام: کبوتر، مراد کمزور افراد یا قومیں، جبریل: حضرت جبریلؑ، مراد بلند سے بلند قوتیں یا عالم بالا۔ سراقیل: حضرت اسرافیلؑ جو قیامت کے روز صور پھونکیں گے (اس سے بھی جبریل وئی بات مراد ہے)۔

دل آویز: دل پہننے والے کو جانے والا کم آمیز: دوسروں میں کم افسنے پہننے والا۔

۱۔ بھول (شیش محل) میں لکھے ہوئے۔

محمد علی باب

تھی خوب حضور علیا باب کی تقریر
 بچارہ غلط پڑھتا تھا اعراب سملوت
 اُس کی غلطی پر علیا تھے تبسم
 یولاء، تمہیں معلوم نہیں میرے مقامات
 اب میری امامت کے تصدیق میں ہیں آزاد
 محبوب تھے اعراب میں قرآن کے آیات!

محمد علی باب: میرا محمد علی باب کا تعلق بیرون کے شہر شیراز سے تھا۔ ۱۲۶۰ ہجری میں اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کی طرف سے اس کا پہلا مہر ہوا ہے کہ وہ لوگوں کو آگاہ کر دے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہونے والا ہے۔ اور یہ کہ وہ اس اعتبار سے باب یعنی دروازہ ہے کہ جب تک لوگ اس کے افکار کے دروازے سے نہ گزر لیں ان پر یہ بات واضح نہ ہوگی کہ امام مہدی اور مسیح موعود کب اور کس طرح ظہور فرمائیں گے۔ یہ بابی مذہب کا بانی تھا۔ ۱۸۵۰ء میں قتل ہو کر حضور علاء عالمین کے سامنے۔ باب: دروازہ یہاں مراد محمد علی باب، اعراب سملوت: لفظ سملوت کے زیر ذر، یعنی غلط (سملوت جمع سملوتی آسمان) جسم، ہنسنا، یعنی مبالغہ نہیں رہے تھے، مقامات: منزلیں، مرتبے، امامت، رہنمائی، پیشوائی، تصدیق، مراد غلطی، کسی چیز کے غلطی، بدولت، محبوب: جس کے گئے، بند یا قیدی اعراب: زیر، زیر وغیرہ کسی لفظ کا لفظ آیات: آیت، سبکی کتابی کی جمع، مراد قرآن کی آیتیں۔

تقدیر

(ایلیس و یرداں)

ایلیس

اے خدائے گن فکاں! مجھ کو نہ تھا آدم سے حیر
آہ! وہ زندانیِ نزدیک و دور و دیر و زود
حرفِ استکبارِ تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں، مگر تیری مشیت میں نہ تھا میرا نمود

یرداں

کب ٹھلا تجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟

ایلیس

بعد اے تیری تخلیق سے سمالات وجود

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستی فطرت نے سکھائی ہے یہ جنت اے

کہتا ہے تیری مشیت میں نہ تھا میرا وجود

وے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام

ظالم اپنے شعلہ سوزاں کو خود کہتا ہے دُورا

(ماخوذ از مثنوی ابن عربی)

خدائے گہی فلاں: "ہو جا اور وہ ہو گیا ہو گئی" کا خدا قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے مراد کُل قلوباات کا خدا زندانی نزدیک و دور نزدیک اور دور یعنی سماں کا قیدی دیر و درودیر اور جلد یعنی زمان (وقت) مراد آدم زمان و سماں کے چکر میں گرفتار ہے حرف اشکبار: اشکبار یا بولنے کی بات، مشیت: مرضی یعنی خدا کی مرضی، یے فاں: خدا کب نکلا: کب روشن یا ظاہر ہو چکی: جلوہ کمالاات و وجود و وجود کے کمالات یعنی کائنات کی تخلیق میں قدرت کے جو کمالات نظر آتے ہیں پستی فطرت: فطرت یعنی طبیعت کا گھبراہٹ، جنت: دلیل، شعلہ سوزاں: جلاد ہے والا شعلہ دُورا: دھواں۔

۱۔ یہ نظم مشہور صوفی محی الدین ابن عربی (وفات ۱۲۳۰ء) کی تحریر سے لفظ کی گئی ہے۔

اے رُوحِ محمدؐ

شیرازہ ہوا ملکِ مرحوم کا اتر

اب تُو ہی تہا، تیرا مسلمان کدھر جائے!

وہ لذتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں

پوشیدہ جو ہے مجھ میں، وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد

اس کوہ و بیاباں سے خدی خوان کدھر جائے

اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ

آیاتِ الہی کا نگہبان کدھر جائے!

شیرازہ: کتب کی جڑ ہندی و لاہوری، یہاں مراد نظامِ ہندوست، ملکِ مرحوم: وہ قوم جس پر ہم اہلِ رشتہ خداوندی ہو، یہاں مراد اُس کی شریعت، اتر: زِلْزِلۃِ آشوب: مراد دین سے بے حد شغف کا ذوق، جوش و جذبہ بحرِ عرب: عرب میں واقع مسند کا نام، عرب قوم مراد دنیا کے مسلمان، پوشیدہ: چھپا ہوا، بے قافلہ و راحلہ و زاد: قافلے، سواری اور سامان سفر کے بغیر کوہ و بیاباں: پہاڑ و جنگل، خدی خوان: خدی پڑ جانے والا، وہ آدمی جو لوگوں کے قافلے کے آگے ایسے شعر پڑھتے ہوئے چلتا ہے جن سے کوئی سست ہو کر چیز چلنے لگتا ہے، فاش کر: ظاہر کر، کھول دے، آیاتِ الہی: خدا کی نشانیاں۔

مَدَنیتِ اسلام

بتاؤں سمجھ کو مسلمان کی زندگی کیا ہے
 یہ ہے نہایت اندیشہ و کمال جنوں
 طلوع ہے صفتِ آفتاب اس کا غروب
 یگانہ اور مثالِ زمانہ گونا گوں!
 نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے چڑھاری
 نہ اس میں عہدِ گہی کے فسانہ و افسوں
 حقائقِ ابدی پر اساس ہے اس کی
 یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ اللاطوں!
 عناصر اس کے ہیں رُوح القدس کا ذوقِ جمال
 عجم کا حسنِ طبیعت، عرب کا سوزِ دُروں!

مَدَنیت: تہذیبِ تمدن، نہایت اندیشہ، غور و فکر کی اوجہ کمال جنوں: خلق کا کمال ہونا، صفتِ آفتاب:
 سورج کی طرح، یگانہ: مراد جس کی کوئی مثال نہ ہو، مثالِ زمانہ: زمانے کی طرح گونا گوں: رنگ رنگ یا قسم
 قسم کا عصرِ رواں: چلتا ہوا زمانہ، مراد موجودہ جدید دور، فسانہ و افسوں: فسانہ، ہوادہی، مراد ایسی باتیں یا
 کہانیاں جن میں کوئی حقیقت نہ ہو، حقائقِ ابدی: ایسی حقیقتیں جو ہمیشہ برقرار رہیں، اساس: بنیاد، طلسم

اقلاطوں: افلاطون کا چادہ مشہور یونانی فلسفی افلاطون کے فلسفے کے مطابق یہ کائنات عورتہ کی سب کچھ ایک
 چادہ ہے یعنی ان کی اپنی کوئی حقیقت یا وجود نہیں ہے۔ عناصر: عنصر بمعنی مادہ کی جمع، مان یعنی آگ، پانی، ہوا
 اور ہوا جن سے مادی جسم ترکیب پاتا ہے روح القدس: مقدس روح مراد حضرت جبرائیلؑ، ذوقی جمال:
 خمس و طوبی کا جذبہ اشوقہ عجم، غیر عرب علاقے اشک، یہاں مراد ایرانی و غیرہ، خمس طبعیت: ذہن کا فطری
 خمس کو پسند کرنے کا ذوق، حرب کا سوز و دوز: یعنی حربیں کا سوز و گداز۔

امامت

ٹوٹنے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
 حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
 ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
 جو تجھے حاضر و موجود سے ہزار کرے
 موت کے آنے میں تجھ کو دکھا کر زرخِ دوست
 زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
 دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
 فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلواری کرے
 نغمہِ ملتِ بیضا ہے امامت اُس کی
 جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرے!

امامت: پیشوائی و رہبری صاحبِ اسرار، انجمنِ حقیقوں سے واقف امام برحق، حقیقی نغمہ، حاضر و موجود،
 مراد موجودہ زمانے کی برائیاں، افرائیاں، ہزار فقرت کرنے والا، زرخِ دوست: موت کا چہرہ مراد اللہ کا
 دیدار، احساسِ زیاں: نقصان کا احساس، لہو گرما دے: جوش و جذبہ پیدا کر دے، سان: وہ پتھر جس پر تلوار
 بٹھری حیر کرتے ہیں، تلواری کرے: تیزی پیدا کر دے، نغمہِ ملتِ بیضا: روشن ملت، یعنی ملتِ اسلامیہ کے
 لیے قربانی کا باعث، پرستار: پرستش کرنے والا، مراد حاکموں کی چال بازی کرنے والا۔

فقر و راہی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک، فقر و زہبانی
سکوں پرستی راہب سے فقر ہے ہزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی
پسند روح و بدن کی ہے وائسود اس کو
کہ ہے نہایت مومن خودی کی غریبی
وجود صیرفی کائنات ہے اس کا
اُسے خبر ہے، یہ باقی ہے اور وہ قانی
اُسی سے پوچھ کہ پیش نگاہ ہے جو کچھ
جہاں ہے یا کہ نقطہ رنگ و بو کی کھغیانی
یہ فقر مرد مسلمان نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی

رہجائی: ترک دنیا کی کیفیت سکون پرستی: سکون سے محبت یعنی جدوجہد نہ کرنا فقیر: خدا اور رسول خدا سے
 محبت کی بنا پر غیر شرعی اور نقصانی اور دنیاوی خواہشات سے بچنے کی کیفیت فقیر: درویش، خدا مست، عشق حقیقی میں
 ڈوبا ہوا شخص: سفینہ کشتی طوفانی: جو طوفان میں پھنسا ہوا شخص ہو یا محمود دکھانے کا ظاہر کرنے کی کیفیت، مراد
 ناکش، نہایت مومن: مومن کی انتہا خودی کی غریبائی: مراد خودی کو علی طور پر سامنے لانا، میرانی کائنات:
 کائنات کے کمرے کو پر کھدوا پیش نگاہ: نظروں کے سامنے، رنگ و بو کی طغیانی: رنگ اور خوشبو کا
 طوفان مراد اس دنیا کی فانی اور مادی خواہشوں کی وغیرہ کی کثرت: دولت سلطانی: حضرت سلمان فارسی
 (معالی، وفات ۳۳ھ / ۶۵۳ء) کی دولت، یعنی بہت ثناء اور تعریف اور اعلیٰ پاکیزگی: سلیمانی: حضرت
 سلیمان، مراد مکرانی، اشارہ ہے اس دور کی طرف جب آغاز اسلام میں مسلمان دنیا پر چھا گئے تھے۔

غزل

تیری متاع حیات علم و ہنر کا سرور
 میری متاع حیات ایک دلی ماصورا
 معجزۂ اہل فکر، فلسفہ سچ سچ
 معجزۂ اہل ذکر، نبی و فرعون و طور
 مصلیٰ کہہ دیا میں نے مسلمان تھے
 تیرے نفس میں نہیں، گرمی یوم الثور
 ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
 تو ہے ابھی ہوش میں، میرے جنوں کا قصورا
 نہیں نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے
 حرف پریشاں نہ کہہ اہل نظر کے حضور
 خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
 عشق ہو جس کا جسور، فقر ہو جس کا غیور

متاع حیات: زندگی کا سرمایہ اہل علم و فخر: ظلم و حکمت: نور و غیرہ دل و مسموم: بے صبر دل: اللہ قلم: فلسفہ و حکمت جاننے والے فلسفی جو بہت غور و فکر کرتے ہیں فلسفہ سچ سچ: بہت الجھا ہوا یعنی مشکل فلسفہ: اللہ ذکر: اللہ کی یاد میں کھوئے ہوئے لوگ: مومنین: موسیٰ و قمر علیہما السلام: حضور: حضرت موسیٰ، قمر علیہ السلام: مصر کا بادشاہ: جس نے حدائق کا دعویٰ کیا، طوہر: جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے منکلام ہوئے مراد مرد مومن بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکرا جاتا ہو اللہ کے جلوے سے بھی فیضیاب ہوتا ہے گری پیہم: انھیں کے دن (قبروں سے مردوں کے اٹھنے کے دن) یعنی روز قیامت کی گری، ایک مرد مومن کا سا جوش و جذبہ فیضی نظر: کسی اللہ والے کی نگاہ یعنی اس کی محبت سے پہنچے وہ کامداد برکت: ضیاء: بات کا جو میں دکھتا، جہ ادب میں رہ کر بات کرنا، حرف پریشاں: نکھری ہوئی بات، بے نیکی بات جو موقع کے مطابق نہ ہو اللہ نظر: مراد بصیرت والے لوگ جو کچھ آسمان کو غلط دانشمندی سے سمجھ لیتے ہیں حضور: سامنے ہو جو دیکھ، خواہ: دلیل، زسوا: جسور، جسارت والا، دلیر، بڑا، جیور: محبت والا۔

تسلیم و رضا

ہر شاخ سے یہ نکتہ چیدہ ہے پیدا
 پودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا
 ظلمت کدہ خاک پہ شاہ کر نہیں رہتا
 ہر لحظہ ہے دانے کو جنوں نشو و نما کا
 فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہ عمل بند
 مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رضا کا
 جرأت ہو نمو کی تو فضا تک نہیں ہے
 اے مردِ خدا، مُلکِ خدا تک نہیں ہے!

تسلیم: سپردگما، مراد خدا کی مرضی پر مرضی رہنا، رضا: راضی ہونا، خوشی، خدا کی مرضی پر خوش رہنا، نکتہ چیدہ: مشکل اور غیر واضح گہری بات۔ پیدا: ظاہر۔ پہنائے فضا: فضا کی وسعت پھیلاؤ ظلمت کدہ خاک: مٹی کی تاریک جگہ یعنی زمین کے اندر شاہ کر: شکر کرنے والا یعنی تاحات کرنے والا۔ ہر لحظہ ہر نل، ہر گھڑی جنوں: پاگل پن، مراد جوش نشو و نما: بڑھنے پھولنے کا عمل فطرت: قدرت، طبیعت، تقاضا: خواہش مقصود: مقصد غرض جرأت: دلیری بے خوفی نمو: بڑھنے پھولنے کا عمل۔

نکتہ توحید

بیان میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
 ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
 وہ رمز شوق کہ پوشیدہ لا الہ میں ہے
 طریق شیخ نقیہانہ ہو تو کیا کہیے
 سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
 ٹو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے
 جہاں میں ہمہ عمر کے مشاہدات ہیں کیا
 جری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے
 مقام فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
 روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

رمز شوق: خدا سے عشق و جذبہ کا عہدہ پوشیدہ۔ نجھی ہوئی لا الہ: یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ طریق شیخ: نزاریا واعظ کا طریقہ۔ راست نقیہانہ: ختمی دہے والوں کی طرح حق و باطل: سچ و جھوٹ، مراد اعلام اور کفر، کارزار: لڑائی، جنگ، حرب و ضرب: لڑائی و زور و کامیابی، جنگ: بیگانہ، اوائف: ہمدرد، آخر: آخر انسان یعنی مرد و سون، مشاہدات: مشاہدہ کی جمع لکھی باتیں جو آنکھوں سے دیکھی اور کھجی گئی ہوں، روش: طعن طریقہ، گدایانہ: فقیروں کا سہارا۔

إلهام اور آزادی

ہوئے بندۂ آزاد اگر صاحبِ إلهام
 ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے ہمیز
 اس کے نفسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
 ہو جاتی ہے خاکِ چہنستاں شررِ آمیز
 شاہیں کی ادا ہوتی ہے بنبل میں نمودار
 کس درجہ بدل جاتے ہیں مرخانِ مخرخیز!
 اُس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی نصبت
 دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پودیز
 محکم کے إلهام سے اللہ بچائے
 عارتِ گیر اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

إلهام: کسی وسیلے کے بغیر خدا کی طرف سے انسان کے دل میں کوئی خیال آنا۔ صاحبِ إلهام: جس کو إلهام ہوتا ہو، جس کے دل پر خدا کوئی بدیہت یا خیال نازل کرنا ہے۔ ہمیز: کھوڑے کو بیڑگانے کی سچ، یہاں مراد فکر و عمل کی تحریک کو میز کرنے والی۔ نفسِ گرم: گرم سانس، مراد عشق کا سوز و جذبہ چہنستاں: جہنم کی جگہ مراد

جہاں بہت پھول ہوں، شرر آئیں: چنگاریوں سے ہماری جوتی، یعنی سرخ رنگ کے پھول کھل اٹھتے ہیں۔
 شاہیں: عقاب کی قسم کا ایک سفید شکاری پرندہ مراد مراد خود اکابر عالمی مہر خیز: صبح کو اٹھنے یعنی چھپانے
 والے پرندے باوق مسلمین مراد خود آگاہ مراد میں جو اپنی پیشہ وقوتوں اور صلاحیتوں سے ہر کی طرح
 باخبر ہے۔ خدا مست: خدا کے عشق میں ڈوبا ہوا ملک و قوم و پروریز: جہشید اور پرویز کا دریا چاہ و جلال۔ جہشید اور
 پرویز قتل از اسلام کے ایمان کے و عظیم بادشاہ یہاں مراد بہت عظیم شان و شوکت، قدرت و گزشتہ ورتاہ
 کر لے والا بصورت چنگیز: چنگیز کی مانند مراد بہت ظلمات چنگیز منکلوں کا انتہائی ظالم مراد جس نے ۶۱۶ھ /
 ۱۲۱۹ء میں ایران پر حملہ کر کے اسے تباہ کیا۔

جان و تن

عقلِ مذت سے ہے اس چپاک میں ابھی ہوئی
روح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے
میری مشکل، ہستی و شور و سرور، درد و داغ
تیری مشکل، مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے
ارتباطِ حرف و معنی، اختلاطِ جان و تن
جس طرح افکرِ قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے!

چپاک: اُلھسن، مشکل، پیچیدگی یا ابھی ہوئی، بھنسی ہوئی، جوہر: وہ مادہ جس سے آگے کوئی چیز تیار کی جائے
خاکِ تیرہ: سیاہائی، مردِ جسم، تن، شور و سرور، جوش و جذبہ و کردار کی مستی و درد و داغ: مراد حقیقی عشق کا سوز
و غم، ارتباط: ایک دوسرے سے تعلق یا ربط، اختلاط: نسل جولہ یا ہم مل بیٹھنا، یک جا ہونا، افکر: چنگاری، قبا
پوش: قبا لباس پہنے ہوئے، خاکستر: راکھ

لاہور و کراچی

نظرِ اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
 موت کیا شے ہے، فقط عالمِ معنی کا سفر
 اُن شہیدوں کی ہدایت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
 قدر و قیمت میں ہے خوںِ جن کا حرم سے بڑھ کر
 آہ، اے مردِ مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
 حرفِ 'لَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ'

عالمِ معنی: حقیقی دنیا، آخرت کی دنیا، ہدایت: خونِ بہا، یعنی خون کا بدلہ / قیمت اہلِ کلیسا: کلیسا یعنی گرجا کے
 لوگ مراد عیسائی یعنی انگریزی حکومتِ حرم: کتبہ "لَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ" قرآنی سورۃ القصص
 آیت ۸۸ کا ایک ٹکڑا اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو، یعنی خدا کا شریک نہ ٹھہرو۔

نبوت

میں نہ عارف، نہ مجتہد، نہ محدث، نہ فقیہ
 مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
 ہاں، مگر حاتمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
 فاش ہے مجھ پہ ضمیر فلکِ نیلی قام
 عصرِ حاضر کی شبِ تاریک میں دیکھی نہیں نے
 یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماوِ تمام
 ”وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
 جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام“

عارف: دانا، جاننے والا، یہاں مراد خدا کی پہچان رکھنے والا مجتہد و مبرا کا مکمل ولی جو ہر صدی میں پیدا ہوتا اور
 دینی و شرعی مسائل کی تجدیدِ تلفیح کے ذریعے کرتا ہے محدث: حدیث رسول اکرم کے علم کا ماہر، فاش: ظاہر، ضمیر
 فلک: آسمان کا باطن، یعنی آسمانی کتابوں میں جو کچھ تعلیم دی گئی ہے نیلی قام: نیلے رنگ کا، شبِ تاریک
 اندھیری رات، مراد برے حالات، صفت: مانند، طرح، ماوِ تمام: چھدا چاند جو بہت روشن ہوتا ہے برگِ
 حشیش: بھگ کا پتلا، بونی شوکت: وجہ، دیرب۔

آدم

ظلم بود و عدم، جس کا نام ہے آدم
 خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ غن
 زمانہ صبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
 مگر یہ اس کی تنگ و دو سے ہو سکا نہ گھن
 اگر نہ ہو تجھے ابھن تو کھول کر کہہ دوں
 'وجودِ حضرتِ انساں نہ رُوح ہے نہ بدن'

بود و عدم: ہوا اور نہ ہوا یعنی وجود کا ہونا اور نہ ہونا۔ قدرت / طاقت رکھنے والا / والی۔ غن نجات، مراد زبان
 یا کوئی۔ صبحِ ازل: مرتبتِ خلقِ کائنات سے بھی پہلے سے۔ تنگ و دو: ہماک دھڑمرا کوشش، کھول کر واضح طور

ملکہ اور جینیوا

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رسمی وحدت آدم
تفریق بادل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملتِ آدم
ملے نے دیا خاکِ جینیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم!

ملکہ اور جینیوا: کہہ سے مراد اسلام ہے اور جینیوا اٹالیا ہے، "مجلسِ اقوامِ عالم" (League of Nations) کی طرف، جو ملبربی ملکوں نے ۱۹۱۳ء کی جنگِ عظیم کے بعد قائم کی تھی اور جس کا صدر مقام جینیوا تھا، اس کا بظاہر مقصد دنیا میں امن قائم کرنا تھا لیکن درحقیقت کمزور ملکوں کو غلام بنانے کی کوشش تھی، صحبتِ رسل پہلے کی کیفیت وحدتِ آدم: انسانوں کا ایک ہونا یعنی رنگ، نسل، وطن اور قوم کا امتیاز نہ ہونا، ملل: ممالک کی جمع، قومیں حکمتِ افرنگ: مراد یورپی قوموں کی سیاست، ملتِ آدم: مراد تمام انسان ایک قوم کی صورت ہوں، جمعیتِ اقوام: مختلف قوموں کا اکٹھا ہونا، یہاں اٹالیا ہے لیگ آف نیشنز کی طرف، جو یورپ کی قوموں نے جنگِ عظیمِ اول (۱۹۱۳ء) کے بعد تشکیل دی، جمعیتِ آدم: مراد تمام انسانوں کی ایک جماعت۔

اے پیر حرم

اے پیر حرم! رسم و رو خانگی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت!
دے ان کو سبق خود شکنی، خود نگری کا
تو ان کو سکھا خارا شکافی کے طریقے
مغرب نے سکھایا انھیں فن شیشہ گری کا
دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
داڑھ کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا
کہہ جاتا ہوں میں زور جنوں میں تیرے اسرار
مجھ کو بھی صلہ دے میری آشتی سہری کا!

پیر حرم: چار دیواری کا پڑھنے مراد صوفی یا غیبی و مہمہ رسم و رو خانگی: خانقاہ میں بیٹھے رہنے کا طور طریقہ، مراد عمل اور جدوجہد سے ڈور رہنا، مقصود: مطلب، نوائے سحری: صبح سہرے کا لقب، مراد شاعری، خود شکنی: خود کو توڑنے کا عمل، مراد اپنی کوتاہیوں کی اصلاح، خود نگری: خود کو دیکھنے کا عمل، مراد اپنی ذات کی شناخت یعنی اپنی پوشیدہ قوتوں اور اہلیوں سے باخبر ہونے کا عمل، خارا شکافی: سخت پتھر توڑنے کا عمل، مراد سخت جدوجہد اور محنت کرنے کا عمل، شیشہ گری: شیشہ بنانے کا عمل، مراد ظاہری عبادت سکھانا، وارو: دوا، علاج، پریشاں نظری: کسی ایک مرکز پر نظر کا نہ جتنا، مراد اسلام پر چڑی توجہ نہ دینا، زور جنوں: مراد جذبات کی شدت، اسرار و سحر: بمعنی سحر کی جمع، راز کی باتیں، آشتی سہری: دیوانہ پن، مراد ملکیت، مہمہ سے یہود محبت۔

مہدی

قوموں کی حیات ان کے محفل پہ ہے موقوف
 یہ ذوق سکھاتا ہے اہل مرغ چمن کو
 مجذوب فرنگی نے یہ انداز فرنگی
 مہدی کے محفل سے کیا زندہ وطن کو
 اے وہ کہ تو مہدی کے محفل سے ہے بیزار
 تو امید نہ کر آہوئے مشکیں سے فتن کو
 ہو زندہ کفن پوش تو میت اُسے سمجھیں
 یا چاک کریں مردک ناداں کے کفن کو؟

مہدی: جسے اللہ نے حق کی طرف جاہلیت کی جو حضرت مہدیؑ جن کا قیامت سے پہلے ظہور ہوگا، محفل
 تو ستارہ خیال میں لانا موقوف: مختصر مرغ چمن: چمن باغ کا پرندہ مجذوب فرنگی: یہ اشارہ ہے اس آدمی
 کی طرف جس نے انگریزوں کے اشارے پر مہدیؑ کو مارنے کا دھوکا دیا اور کہا کہ قرآن کی آیت سے انگریز کی
 اطاعت ضروری ہے، یہ انداز فرنگی: انگریزوں کے طوطا طریقے سے آہوئے مشکیں: وہ ہرن جس کی مشک
 کی خوشبو چاروں طرف پھیلے، یہاں مراد امام مہدیؑ جن کی تعلیمات سے دنیا میں امن و امان اور عدل و انصاف
 قائم ہوگا، فتن: ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن اپنی مشک (داف) کے خون کے قطرے چنے کے بعد تیز
 خوشبودار ہو جاتے ہیں) کی وجہ سے مشہور ہیں، کفن پوش: کفن پہنے ہوئے، مردک: چاک کریں: چاڑیں
 چیر ڈالیں، مردک ناداں: بیوقوف اور جاہل، بالکل بے علم انسان۔

مردِ مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی فنی شان، فنی آن
 گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان!
 تہاری و غفاری و تڈوسی و جبروت
 یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
 ہمسایہ جبریل امیں بندہ خاکی
 ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان
 یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
 قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!
 قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
 دُنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
 جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
 دریائوں کے دل جس سے ٹپک جائیں، وہ طوفان

فطرت کا سرود اڑی اس کے شب و روز
 آہنگ میں یکتا صفت سورۂ رحمن
 بنے ہیں مری کار کے فکر میں انجم
 لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

نئی آن: نئی آبرو/شان، گفتار، بولنا، باتیں کرنا، برہان: روشن دلیل، تہاری: ظاہر ہونا، دشمنوں/کافروں پر غلبہ
 کرنے کی حالت، گفتاری: بحثیں یا خطا-صاف کر دینے کا عمل، اللہ کی: خداؤں اور گناہوں سے پاک ہونے
 کی کیفیت، جبرؤ: عظمت، بزرگوں، عظمت، بزرگوں، خدائی عظمت، عناصر: مراد انکی اشیاء جنھیں اللہ کر ایک چیز بناتی جائے
 بخارا، بدعشان: مرا کوئی بھی شہر تہادی، پڑھنے والا، مراد قرآن کریم پڑھنے والا، عیار: کسوٹی، میزان: ترازو
 مراد ایک ساء، اللہ کی کسوٹی پر چڑھانے والا، گفتار اور کردار میں توازن والا، اول: اول، چانا: ڈالنے کے بارے دل
 کا کاپ، انصاف، فطرت: قدرت، سرود اڑی: ہمیشہ ہمیشہ کا ترانہ، غم: آہنگ، لے، غم، یکتا: ایک ساء، بالکل
 وہی اسی صفت سورۂ رحمن: سورۂ رحمن کی مانت، پارہ ۲ کی ایک سورت جس میں یہ آیت ہے: عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَالْغَنَمَ
 تُسَبِّحُ لِلَّهِ "ابراہیم آتی ہے (تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھلکاتے ہو) لکھا کہ غم: غم کا کارخانہ، مراد شعور میں،
 شاعری، جس میں جہد و عمل کا پیغام ہے، انجم: انجم بخشنی، ستارہ کی جمع، ہمارے مقدر، قسمت، نصیب

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند آس کی طبیعت
 کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
 تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
 ہو کھیل مریچی کا تو ہوتا ہے بہت جلد
 تاویل کا پسندا کوئی استاد ■ دے
 یہ شاخ نشین سے اُترتا ہے بہت جلد

تازہ پسند: نئی نئی چیزیں پسند کرنے والا۔ تحقیق: کسی بات اس کے کی حقیقت تک پہنچنے کا علم۔ بازی: کھیل۔
 تاویل: کسی مسئلے کی بات کے ظاہری مطلب سے بہت کر دوسرے مطلب جو صحیح نہ ہو میناؤں شکاری۔

آزادی

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
 حریت افکار کی نعمت ہے خدا داد
 چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدہ پائیں
 چاہے تو کرے اس میں فرنگی ستم آباد
 قرآن کو باز پچھتاویل بنا کر
 چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
 ہے مملکت ہند میں اک طرفہ تماشا
 اسلام ہے محبوب، مسلمان ہے آزاد

حریت افکار: خیالات کی آزادی، ہر قسم کے خیالات کو کسی خوف کے بغیر ظاہر کرنا۔ خدا داد: خدا کی دی ہوئی۔
 آتش کدہ: آگ کا گھر۔ آتش پرستوں کی عبادت گاہ پارس: (فارسی) ہیرن کا صوبہ۔ آتش پرستی کا آگاہان
 اسلام سے بہت پہلے، ہیرن میں ہوا تھا۔ باز پچھتاویل: دوبارہ عجیب منظر / کھیل۔ محبوب: جس
 پر کیا گیا، قیدی، یعنی اس پر صحیح عمل نہیں ہو رہا۔

اشاعتِ اسلام فرنگستان میں

ضمیر اس مذہبیت کا دین سے ہے خالی
 فرقیوں میں اخوت کا ہے نسب پہ قیام
 بلند تر نہیں انگریز کی نگاہوں میں
 قبولِ دین مسیحی سے برہمن کا مقام
 اگر قبول کرے، دینِ مصطفیٰؐ، انگریز
 سیاہ روز مسلمان رہے گا پھر بھی غلام

ضمیر: باطن، دل، عینیت: تہذیب و تمدن۔ نسب: خاندان، قبیلہ۔ دینِ مسیحی: پیرائی مذہب، برہمن:
 ہندوؤں کا مذہبی پیشوا۔ سیاہ و روز: تاریک دن و صبح، مراد برصغیر۔

لا وِلاَ

نفسائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
 سفرِ خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ
 نہاد زندگی میں ابتدا 'لا' انتہا 'لا'
 پیامِ موت ہے جب 'لا' ہوا 'لا' سے بیگانہ
 وہ ملتِ روح جس کی 'لا' سے آگے بڑھ نہیں سکتی
 یقین جالو، ہوا لبریز اُس ملت کا پیانہ

لا وِلا: نہیں اور نہ ہوئے، انشاء ہے کلہ طیرہ کی طرف اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گویا "لا" ابتدا ہے اور
 "لا" انتہا، نفسائے نور، روشنِ فضاء، مردِ زمین کے باہر کی فضاء، برگ و بر: پتے، پور پھل (نشوونما پانے کا عمل)۔
 خاکی شبستاں: اُسی کی بنی ہوئی رات گزارنے کی جگہ، مردِ زمین کے اندر نہاد زندگی: زندگی کی بنیاد/ جڑیا
 اصل: بیگانہ ہے خیر و اوقف لبریز: بحرِ اودہ پر۔ بیگانہ: جگہ، جامِ برتن۔

اُمراءِ عرب سے^۱

کرے یہ کافر ہندی بھی جرأتِ گفتار
اگر نہ ہو اُمراءِ عرب کی بے ادبی!۔
یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس اُمت کو؟
وصالِ مصطفویؐ، افتراقِ یوہیسی!
نہیں وجودِ حدود و شعور سے اس کا
عہدِ عربی سے ہے عالمِ عربی!

اُمراء: امیر یعنی سردار کی جمع، کافر ہندی: ہندوستان کا کافر (عرب، برصغیر کے مسلمانوں کو بھی کافر جانتے تھے)؛ یہاں مراد خود اقبلہ وصالِ مصطفویؐ، مصطفیٰ سے وابستگی، یعنی حضورِ اکرمؐ اور اسلام سے محبت، افتراقِ یوہیسی: یوہیہ سے کنارہ کشی یعنی کفر سے دور رہنے کی حالت (یوہیہ: حضورِ اکرمؐ کا چچا اور اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا کہ حدودِ حد کی جمع و شعور، غیر یعنی سرحد (حدود و محو) مراد ممالک کی سرحدیں)۔

احکام الہی

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام!
 یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ فرز مند
 اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
 ہے اس کا مقلد ابھی ناخوش، ابھی خورسند
 تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
 مومن فقط احکام الہی کا ہے پابند

پابندیِ احکام: مراد خدا نے جو کچھ حکم دیا ہے اس پر چرخی طرح عمل کرنا۔ مقلد: کسی کی پیروی کرنے والا، پیچھے پٹنے والا۔ جمادات: جماد کی جمع، بڑے جان چڑ جو حرکت نہ کر سکے۔

موت

لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
اگر ہو زعمہ تو دل ماسور رہتا ہے
مہ و ستارہ، مثال شرارہ یک دو نفس
نئے خودی کا ابد تک سرور رہتا ہے
فرشتہ موت کا بھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے

لحد: قبر، غیب و حضور: غائب و موجود ہونے کی کیفیت۔ مثال شرارہ: چنگاری کی مانند، یک دو نفس: ایک و
سلسلہ پہل، مراد بالکل عارضی، نئے خودی: خودی کی شرب، خودی میں اوپے رہنے کی حالت، وجود کا مرکز:
مراد خودی، جس تک موت کے فرشتے کا ہاتھ نہیں پہنچتا۔

تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ

جہاں اگرچہ دگرگوں ہے، تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ
 وہی زمیں، وہی گرزوں ہے، تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ
 کیا نوائے 'اَنَا الْحَقُّ' کو آئیں جس نے
 تری رگوں میں وہی خوں ہے، تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ
 غمیں نہ ہو کہ پرانہ ہے شعور ترا
 فرغیوں کا یہ افسوں ہے، تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ

تَم بِاِذْنِ اللّٰهِ: اُمّ اللہ کے حکم سے (حضرت عیسیٰ کا ایک فقرہ جو وہ مردوں کو زندہ کرتے وقت کہا کرتے تھے) نوائے اَنَا الْحَقُّ: میں حق اُمّ اللہ کی آواز، عیسیٰ بن منصور طالع کا فقرہ جس کا مطلب تھا کہ مجھ میں خدا ہے یعنی کائنات کے ہر برحقے میں خدا کا ظہور ہے مراد توحید آتھیں: آگ والی، مراد خشق کی آگ والی، یحیٰی والی، غمیں نہ ہو: غم نہ کر، بے فکر ہو جا۔ پرانہ: کھرا ہوا منتشر، شعور: عقل، ذہانت، کمر اکھٹا پر کھچے کی اہلیت، افسوں: جاہ فریب۔

تعلیم و تربیت

مقصود

(سہوڑا)

نظر حیات پہ رکھتا ہے مرد دانش مند
حیات کیا ہے، حضور و سرور و نور و وجود
(فلاطون)

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مرد دانش مند
حیات ہے شب تاریک میں شرر کی نمود

حیات و موت نہیں انکسارات کے لائق
نقطہ خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

مقصود: اصل غرض، مقصد، چہنونا: بالینڈ کا ایک فلسفی (وفات ۱۶۷۷ء) جو یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے فلسفہ پڑھا۔ پھر غریب سے برگشتہ ہونے کے سبب یہودیوں نے اسے وہاں سے نکال دیا۔ وہ ہنگ جاکر آباد ہو گیا اور یہودیوں کے پیشے پالش کر کے روزی کمانا اور ساتھ ساتھ فلسفے کی کتابیں لکھنا پر مرد دانشمند: عقل اور شعور والا انسان۔ حضور: موجودگی، مراد خدا کی تجلیات آنکھوں کے سامنے ہونا، سرور: خوشی، مراد روحانی مسرت، نور: روشنی، جلوہ: عیش و وجود پیدا ہونے کی کیفیت، مراد تمام کائنات میں خدا کا ظہور، شب تاریک: اندھیری رات، شرر کی نمود: چنگاری کے ظاہر ہونے کی حالت، انکسارات: توجہ کسی چیز کو اہمیت دینا، لائق: مستحق۔

۱۔ دیا ض منزل (دولت کدہ سرداس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

زمانہ حاضر کا انسان

عشق ناپید و خرد می گزشت صورت ما
 عقل کو تابع فرمان نظر کر نہ سکا
 دھوئے نے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
 اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
 اپنی جگہ کے غم و بچ میں الجھا ایسا
 آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
 جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
 زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!

”عشق ناپید و خرد می گزشت صورت ما“: عشق غائب ہے اور عقل اُسے (انسان کو) سانپ کی طرح ڈس رہی ہے (یعنی موجودہ دور کا انسان عشق سے محروم۔۔۔)۔ تابع: ماتحت، حکم ماننے والی، فرمان نظر: نظر کا حکم، مراد عشق/بصیرت جو کچھ کہے افکار کی دنیا: خیالات کی دنیا، غم و بچ: الٹی سیدھی یا نیز می چال، ضرر: نقصان، شب تاریک: سیاہ رات، مراد دکھوں سمیتوں کی حالت۔

اقوام مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی مٹھلی و تھلید سے کور
زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مذہبیت کہ جو ہے خود لب گورا

اقوام مشرق: مشرق کی قومیں، مشرق میں واقع ملکوں کے لوگ۔ حقائق: حقیقت کی جمع، مراد وہ حالات جو بالکل صاف نظر آ رہے ہیں۔ مٹھلی: غلائی۔ تھلید: پیروی۔ کور: مذہبی فرنگی مذہبیت: یورپی تہذیب و تمدن، لب گورا: قبر کے کنارے مرنے کے قریب۔

آگاہی

نظرِ سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
 نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
 خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
 وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ
 وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محرم
 وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

آگاہی: واقفِ باخبر ہونے کی حالت سپہر: آسمان، ستارہ شناس: ستاروں کے علم کا ماہر، نجومی، مملکتِ صبح و شام: دن اور رات کی سلطنت، حکومت، مراد کائنات کے راز، عیدِ ناخوب: جو اچھا نہ ہو، محرم: واقف، کسی کے عید سے واقف۔

مصلحین مشرق

میں ہوں تو مید تیرے ساقیان سامری فن سے
 کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے سائیں خالی
 نئی بجلی کہاں ان جادوؤں کے جیب و دامن میں
 پُرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی!

مصلحین: مصلح کی جمع، اصلاح اور سچی کرنے والے، مراد قوم کے رہبر اور رہنما، ساقیان: ساقی کی جمع، پلاسے
 والے، مراد قوم کے رہنما، سامری فن: سامری کا ساہنہ رکھنے والے (سامری: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا
 جادوگر جس نے سونے کا چھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اس کی عبادت کروائی) مراد عیار و دفریب کا، بزم
 خاوراں: مشرق کی مجلس، مراد مشرقی منکب، سائیں: بواہر، جیب و دامن: گریبان اور جھولی، نئی بجلی: مراد
 نئے خیالات جن کی بھڑپ توہتی کرے

مغربی تہذیب

لسا و قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اس مذہب کی رہ سکی نہ عقیف
رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
خمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

لسا و قلب و نظر: دل اور نظر کی خرابیہ مراد ہے جو دورِ مسرت کے لیے تھکان دہ عقیف: پارہا، پاک باطن،
ناپید: غائب، گم۔ خمیر پاک: پاک باطن، پاک دل۔ ذوق لطیف: پسندیدہ و ناپسندیدہ میں تمیز کرنے کی

اَسرا پیدا

اِس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
 ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد
 ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
 وہ عالمِ مجبور ہے، تُو عالمِ آزاد
 موجوں کی توش کیا ہے، فقط ذوقِ طلب ہے
 پنہاں جو صدف میں ہے، وہ دولت ہے خدا داد
 شاہیں بھی پرواز سے تھک کر نہیں رگرتا
 پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

اَسرا پیدا: کلمہ میں کئی حقیقتیں شمشیر: کواں صورتِ فولاد: سخت لوہے کی مانند ماحول: بے قدر، جس کی کوئی اہمیت نہ ہو، جہانِ مہ و پرویں: چاند اور ستاروں کی دنیا یہ کائنات، عالمِ مجبور: ایسی دنیا جو خود کچھ نہ کر سکے، جس کام پر اسے لگایا جائے وہی کرتی رہے تپش: گرمی، جوش، ذوقِ طلب: کسی شے کو پا لینے کا جذبہ، حرکت و عمل کا جذبہ، پنہاں: چھپی ہوئی، صدف: پتلی، خدا داد: خدا کی دی ہوئی، پُر دم: سانس سے بھرا ہوا، یعنی طاقتور، خطرۂ اُفتاد: گرنے کا خطرہ

سُلطان ٹیپو کی وصیت

تُو رہ نور و شوق ہے، منزل نہ کر قبول
 لیکن بھی ہم نشیں ہو تو محفل نہ کر قبول
 اے جوئے آبِ بھوکے ہو دریائے تند و تیز
 ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول
 کھویا نہ جا سنم کدہ کائنات میں
 محفلِ شہداز! گرمی محفل نہ کر قبول
 صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبریل نے
 جو عقل کا غلام ہو، ■ دل نہ کر قبول
 باطل دُور پیسند ہے، حق لاشریک ہے
 شرکتِ میاں حق و باطل نہ کر قبول!

سلطان شیخ: فتح علی خان ولد حید علی، ولی تیسور (ولادت ۱۷۵۳ء شہادت ۲ مئی ۱۷۹۹ء)۔ اپنی دیکری اور
 سرفروشی کی بنا پر اس نے انگریزوں کا مقابلہ کر کے ایک موقع پر انہیں شکست دی لیکن بعد میں میر صادق جیسے
 غداروں کی غدار کی کے نتیجے میں میدان جنگ میں شہید ہو اوصیت: ایسی نصیحت جو کوئی شخص مرتے وقت اپنے
 عزیزوں کو کرے کہ ان کو رشوق، خشن کا راستہ طے کرنے والا، مراد جہد و عمل کرنے کو باطل کے خلاف جہاد
 کرنے والا، محفل، کھلاوا، آؤٹ کا خونہ جس میں بیٹھ کر پرہ کرنے والی عورتیں سفر کرتی ہیں، جوئے، آب پانی
 کی بکری، دریا کے سند و تیز، خاموش یا سہیں ■ دیا / سند: غم کدہ: بتوں کا گھر، مراد یہ دنیا جس
 میں مفادات اور خواہشوں کی پوجا کی جاتی ہے، محفل گداز: مجلس کو کھلانے والا، اپنے قول و عمل سے دوسروں
 کو متاثر کرنے والا، گری محفل: بزم مجلس کا جوش، مراد دوسروں کا جوش، صبح انڈل: کائنات کے وجود میں
 آنے سے پہلے، عقلم کا غلام: جو صرف ظہور و غیرہ کی بحث کرے لیکن جہد و عمل سے دور ہے، دوئی پسند: دیکو
 پسند کرنے والا، توحید کا منکر، حق سچ و مرہند والا شریک: جس کا کوئی دینی نہ ہو، یعنی صرف دنیوی عبادت کے
 لائق ہو، میلانہ: درمیان و ج۔

غزل

نہ میں آج بھی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
 کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی
 تو بری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
 ترا دیں نفس شماری، مرا دیں نفس گدازی
 تو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
 کہ موافق مذہبوں نہیں دین شاہبازی
 ترے دشت و در میں مجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
 کہ بسکھا سکے خرد کو رہ و رسم کار سازی
 نہ جدا رہے تو اگر تب و تاب دہی سے
 کہ ہلاکی اُنم ہے یہ طریق نئے نوازی

آج بھی: غیر عرب، ہندی: ہندوستان کا رہنے والا۔ بے نیازی: بے پرواہی، کسی چیز پر توجہ نہ دینا۔ نفس شماری: سانس گننے کا عمل، زندہ رہنے کی آرزو۔ نفس گدازی: سانس بچانے کا عمل، یعنی عمل اور جہاد کرنے کی پیدائش، شریعت: مذہب، دین۔ مذہب رواں: مذہب کی چوڑی گلی، مراکز و قوم دین شاہبازی: شاہباز کا سا طور طریقہ، مراحت کوٹھ، دلیری اور جدوجہد کے انداز و دشت و در: جگہ اور بیابان۔ رہ و رسم کار سازی: کام بنانے کے طور طریقے، مراحت کوٹھ: جدوجہد و عمل کے طور طریقے۔ نواگر: نگر گانے والا، مراد شاعر، تب و تاب: گری اور چمک، جوش و جذبہ۔ ہلاکی: اُنم: اُنٹوں / قوسوں کی جہی۔ طریق: نئے نوازی: پائری بنانے کا انداز، مراد شاعری کا انداز۔ یہ اشارہ ہے ذوق غلائی کی اُس آرزو شاعری کی طرف جس میں صرف عمل و پیل کی باتیں ہیں اور قوم کے لیے آزادی کی تحریک اور حرکت و عمل کا کوئی بیجا نہیں۔

بیداری

جس بندۂ حق ہیں کی خودی ہو گئی بیدار
 شمشیر کی مانند ہے بڑندہ و بڑاق
 اُس کی نگہ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
 ہر ذرے میں پوشیدہ ہے جو قوتِ اشراق
 اُس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
 تُو بندۂ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق
 تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
 وہ پاکی فطرت سے ہوا محرمِ آفاق

حق میں: حق کو دیکھتے والا، مردِ عدل و انصاف پر چلنے والا، بیدار: جاگنے کی حالت، بڑندہ: کاشنے والی، بہت چیز بڑا: بہت چمکدار، روشن، نگاہ شوخ: مروجہ رنگ، جو ڈھک گہرائی میں بھی دیکھ لے، نمودار: ظاہر، قوتِ اشراق: روشن اور نمایاں ہونے کی طاقت، مردِ خدا: اللہ کا بندہ، مردِ مومن: جو خدا کے سوا دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا، بندۂ آفاق: مردِ مادی دنیا کا غلام، جو ہر چھوٹی بڑی طاقت سے ڈرتا ہے، صاحبِ آفاق: مراد دنیا کا مالک، یعنی دنیا پر حکومت کرنے والا، ظہیر پانے والا: طلب: آرزو، ختماء: ساحل: مسند کا کتا، پاکی فطرت: باطنِ ضمیر کے ہر طرح کی برائی سے پاک ہونے کی حالت، محرم: واقف، جاننے والا، آفاق: سخنِ بمعنی گہرائی کی جمع، مردِ زندگی کے گہرے روان، بیدار۔

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مُشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز
یہی ہے بزرِ کلیسی ہر پاک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانی شب و روزا

موقوف: بظہر یا علم یا عینِ فہم۔ مُشتِ خاک: مٹی کی مٹی مراد انسان۔ آتشِ ہمہ سوز: سب کو جلا دیے والی آگ، مراد اللہ کے سوا جو کچھ ہے (ما سوا اللہ) اُس سے بے نیاز ہونے کی قوت۔ بزرِ کلیسی: کلیم ہونے کا راز، مراد کفر و ظلم کی طاقتوں کے خلاف ثابت جانے کے عمل کا راز۔ شعیب: مراد حضرت شعیب، جن کے یہاں حضرت موسیٰؑ نے کچھ عرصہ اُن کی بھینڑوں کی نگہ بانی کی جس کے عوض انھوں نے حضرت موسیٰؑ سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور پھر اس واقعے کے بعد حضرت موسیٰؑ کی خدا سے ہم کلامی ہوئی۔ شبانی شب و روزا: دن رات کی نگہ بانی، مراد مسلسل محنت و جدوجہد و تہذیب و تمدن کی شب و روز غفلت۔

آزادی فکر

آزادی افکار سے ہے اُن کی جہاں
رکتے نہیں جو فکر و تدبیر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

آزادی افکار: کسی مسئلے وغیرہ پر مکمل کربات کرنے، رائے کا اظہار کرنے کی آزادی، صلاحیت، فکر و تدبیر، غور
اور سوچ بچار کرنے کی حالت، سلیقہ، ذہنک، تمیز، خام: کچھ غصول اور بیکار قسم کی فکر۔

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سخر و کلرل سے کم شکوہ فقیر

خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کھسار پریشان و غریب

ٹہنک زندہ ہے اپنے محیط میں آزاد
ٹہنک مردہ کو موج سراب بھی زنجیرا

فقر: صرف خدا سے وابستگی اور دنیا سے بے تعلق ہونا۔ فقر و کلرل: دونوں ہیروں کے سلوکی خاندان کے عظیم بادشاہ تھے جنہوں نے چھٹی صدی ہجری اور بعد میں ہیروں پر حکومت کی۔ مراد عثمان و شوکت والے حکمران / بادشاہ۔ شکوہ: شان، درجہ۔ فقیر حجاج: یہاں مراد صاحب فقر و ریائے بیکراں: بیبا مستند جس کا کوئی کرناہ نہ ہو، انتہائی وسیع سمندر مراد کنہن اور مشکل مرطے۔ پایاب: دنیا کی سطح کا نیا وہ گہرا نہ ہونا، یعنی آدمی آسانی سے اس میں ادھر ادھر چل سکے۔ پریشان: دلشلی کپڑے کی ایک قسم، مراد نرم حریر۔ دلشلی لباس، یعنی نرم، چھٹک: نگر چھ محیط: ماحول، سمندر موج سراب: مراد دلت کی لہر۔

حکومت

ہے خریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
 شیخ و ملا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات
 قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
 بحث میں آتا ہے جب فلسفہ ذات و صفات
 گرچہ اس ذریعہ کا ہے یہ دستور قدیم
 کہ نہیں سے کدہ و ساقی و جینا کو ثبات
 قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی بلف کا
 انگلیں جس کے جوانوں کو ہے تھکایہ حیات!

متاعِ کردار: عمل کی دولت، اپنی فلسفہ ذات و صفات اللہ کی ذات و صفات سے متعلق فلسفہ یعنی آیا اللہ
 کی صفات اس کی ذات سے الگ ہیں یا ذات میں شامل ہیں وغیرہ مراد کی بحثیں جن کا حاصل کچھ نہ ہو، ذریعہ
 نگہبانی پر لا مندور، یعنی یہ دنیا دستور قدیم پر نا طریقہ پر نا اصول پر نا رہنمائی، ثبات: برقرار رہنا، قسمتِ
 بادہ: شراب کی تقسیم، شرابِ الٰہی یعنی حکومت کا۔ انگلیں: شہدِ تھکایہ حیات: زندگی کا کڑوا پانی، مراد جہد و
 عمل میں جو تکالیف اٹھانا پڑتی ہیں۔

۱۔ ریاض منزل (دولت کدہ سر داس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

ہندی مکتب

اقبال! یہاں نام نہ لے علم خودی کا
 موزوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات
 بہتر ہے کہ بچارے مولوں کی نظر سے
 پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات
 آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
 کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات!
 آزاد کا ہر لفظ پیامِ اندیت
 محکوم کا ہر لفظ نئی مرگِ مفاجات
 آزاد کا اندیشہ حقیقت سے متور
 محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خرافات
 محکوم کو پروں کی کرامات کا سوا
 ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات
 محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
 موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات!

ہندی مکتب: ہندوستان کے مدد سے مؤذوں: مناسبہ جو موقع محل کے مطابق ہو مقالات: مقالہ کی جمع، مراد باتیں، مضمون مجموعہ لے چٹیا کی قسم کے کمزور پردے، مرد کو زور یا غلام قوم، احوال و مقامات: صوفی یعنی مرد سمن / آزاد کے جہد و عمل کی مختلف صورتیں آن پہلے، لہجہ گراں میر: آہستہ بولنے والے، ہو جھل لہجہ جن کا گزرا مشکل ہو، لفظ: گزری، پیل، لہجہ، نظام ایست: ہمیشہ ہمیشہ کا پیغام، حیات جاوید کا پیغام، مرگہ: مفاہیات: اچانک، مجبوری کی موت، اندیشہ: سوچ، فکر، منور: روشن، خرافات: غلط فہم کی اور فضول سی باتیں، گرامات: کرامت کی جمع، ایسی بات یا کام جو عام انسان کے بس سے باہر ہو، زندہ گرامات: جاندار کرامت، دنیا پر چھا جانے والی قوت، صورت گری: کشش کا قمر، مسوری: علم نباتات: درختوں، پودوں کا علم، (Botany) لائی

تربیت

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
 زندگی سوز جگر ہے، علم ہے سوز دماغ
 علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذت بھی ہے
 ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ
 اہل دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہل نظر
 کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا آغ!
 شیخ مکتب کے طریقوں سے کشادہ دل کہاں
 کس طرح کبریت سے روشن ہو چکی کا چراغ!

سوز جگر: جگر کی تپش مراد دل کا سوز ہونا، عشق، غل اور جدوجہد سے معرفتِ الہی کا حاصل کیا سوز دماغ؛
 دماغ کی تپش مراد عقل اور علم سے دماغ کو ذہن کا روشن ہونا، قدرت، طاقت، قوت، سراغ: نشان، پتا، اہل
 دانش: علم والے، دانا لوگ، کم یاب: کم ملتے ہیں، تھوڑے ہیں، اہل نظر: بصیرت اور معرفت والے لوگ
 مردانِ مومن: نیا سوز: پہلا شیخ مکتب: مدرسے کا استاد، کالج یا یونیورسٹی کا پروفیسر، کشادہ دل: دل کا کھلنا،
 معرفت و عشق سے دل کا پر ہونا، کبریت: گندہک، دیا سلائی۔

خوب و زشت

ستارگان نضا ہائے نیلگوں کی طرح
تخیلات بھی ہیں تالبع طلوع و غروب
جہاں خودی کا بھی ہے صاحب فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خوب سے ناخوب
نمود جس کی فراز خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب!

زشت: بُرا، بُری، ستارگان: ستارہ کی جمع، نضا ہائے نیلگوں: نیلے رنگ کی نضائیں، آسمان، تخیلات: تخیل کی جمع، خیالات تالبع: ماتحت، پیرو، طلوع و غروب: بڑھنا اور اوجھنا، ترقی اور زوال، فراز و نشیب: بلندی اور پستی، ناخوب: جو اچھا نہ ہو، بد معرکہ آرا: جنگ کرنے والا، لڑنے والا، نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت، فراز: خودی، خودی کی بلندی، قبیح: بُرا، نامحبوب: جو محبت کے لائق نہ ہو، ناپسندیدہ۔

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندرؤں بے نور
 خودی کی موت سے مشرق ہے جھلائے عذاب
 خودی کی موت سے رُوحِ عرب ہے بے تاب
 بدنِ عراق و عجم کا ہے بے عروق و عظام
 خودی کی موت سے دہدی شکستہ بالوں پر
 قلنسہ ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام
 خودی کی موت سے پیرِ حرم ہوا مجبور
 کہ چچ کھائے مسلمان کا جامہٴ احرام

مغرب: مراد یورپ، مغربی ممالک، اندروں: خمیر، باطن، دل، مشرق: مراد مشرق میں واقع ممالک، رُوحِ عرب: عرب یعنی عرب ملکوں کی رُوح، بے تاب: جوش و جذبہ سے خالی، عراق و عجم: عراق یعنی عرب اور غیر عرب ملک، عروق: عرق، بستی، رگ کی جمع، عظام: جج، کھلم، بستی، ہڈی، ہڈیاں، شکستہ بال: جن کے پر ٹوٹے ہوں اور وہ اڑ نہ سکتے ہوں، مراد غلام، پیرِ حرم: حرم کا شیخ، مسلمان مذہبی رہنما، شیخ، جامہٴ احرام: وہ آن سلا لباس جو حج کے موقع پر پہنتے ہیں، پیرِ حرم اور جامہٴ احرام میں اشارہ ہے شریف، بلکہ کی طرف جس نے انگریزوں سے ملی کرش کی کی عثمانیہ خلافت کو ختم کر دیا تھا۔

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے ان مدر سے والوں کا ضمیر
خوب و نا خوب کی اس دور میں ہے کس کو تمیز!
چاہے خانہ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آ جائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

افکار: فکر کی جمع، خیالات، ضمیر: باطن، دل، تمیز: سلیقہ، اچھے برے کی پہچان، خانہ دل: دل کا گھر، مراد دل کا کوئی کونا، مہمانِ عزیز: کدلی عزت مہمان، مرد بلند و پاکیزہ خیال۔

عصرِ حاضر

پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکستی ہے ہر چیز کو خام
مدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
مردہ، لادینی افکار سے افترنگ میں عشق
عقل بے ربطی افکار سے مشرق میں غلام!

پختہ افکار: مضبوط خیالات، ایسے خاص خیالات جو دوسروں میں بھی جوش و جذبہ پیدا کر دیں۔ خام: کچا، مراد بے فائدہ، بیکار، بے ربط و نظام: (ایسے خیالات جن میں) کوئی باہمی تعلق موجود نہ ہو، اُلٹے سیدھے، لادینی افکار: خیالات میں مذہبی رنگ نہ ہو، کافروں کے سے خیالات، جن سے آدمی مذہب سے دور ہو۔ بے ربطی افکار: خیالات میں باہمی تعلق نہ ہو، اُلٹے سیدھے خیالات۔ مشرق: مراد مشرقی ممالک۔

طالب علم

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں!

طوفاں: سمندر میں موجوں کا بہت بلند ہونا، مراد بلند جذبہ ہے اضطراب: بے چینی، مراد سمندر میں طوفانی کیفیت، فراغ: فرصت، کتاب خواں: کتاب پڑھنے والا، مراد جو صرف کتابیں پڑھتا ہے لیکن عمل اور جدوجہد نہیں کرتا، صاحب کتاب: کتاب والا، مراد کتاب یعنی قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا۔

امتحان

کہا پہاڑ کی بندی نے سنگ رینے سے
 فتادگی و سراگندگی تری معراج!
 ترا یہ حال کہ پامال و دردمند ہے تو
 مری یہ شان کہ دیریا بھی ہے مرا محتاج
 جہاں میں تو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
 کسے خبر کہ تو ہے سنگ خارایا کہ رُجارج!

سنگ رینہ: پتھر کا ٹکڑہ ٹکڑہ، روڑی فتادگی: آفتادگی، نیچے گرے ہوئے کی حالت، مرا ہو پست یعنی: مرا اُگندگی:
 سراگندگی: رہنے کی حالت، مرا ہو پست یعنی: معراج: بلندی، عظمت۔ پامال: پاؤں کے نیچے روندنا ہوا، مراد
 ذلیل و خوار۔ دردمند: درویشی، مصیبت و غم، مصیبت میں گرفتار۔ سنگ خارایا: سخت پتھر کا چاچ: شیشہ۔

مخدّاتِ مہر

عصرِ حاضر ملکِ الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی رُوح تری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لڑاتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے، کھودیتی ہے جب ذوقِ خراش
اُس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیکانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرو سے کہ بھانے نہ تراش
فیضِ نظرت نے تجھے دیدہ شاہیں بھٹایا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے لگاؤ خفاش
مدّے نے تری آنکھوں سے بچھپایا جن کو
عُلوّت کوہ و بیاباں میں وہ اُسرار ہیں فاش

عصرِ حاضر: موجودہ دور جس میں مادی زندگی کی طرف زیادہ توجہ ہے ملکِ الموت: موت کا فرشتہ
عزرائیل: روح قبض کرنا: روح نکالنا۔ فکرِ معاش: روزی کی پریشانی۔ حریفانہ کشاکش: باہمی ٹکرائو اور
کھینچنا۔ مادی مراد انکھوں اور سمیٹوں یا اسانگہ حالات سے ٹکرا جانے کا عمل۔ ذوقِ خراش: پھیلے جانے یا زخمی ہو

جانے کا شوق، یعنی ناسازگار حالات سے گھبرانے کی بجائے ان پر حاوی ہونے کا جذبہ پیگانہ، باوقف، حقیقت سے ڈوری۔ پہانے تراشنا، پہانے طاء، مراد کی بات سے بچنے کے لیے اٹی سیدھی ہانکنا، فیض: فائدہ پہنچانے کا عمل، برکت، روئے و شاہیں: شاہین کی آنکھ مراد جزو کھن، گہری مصرت، (شاہین اپنا شکار بڑی بلندی اور ڈوری سے دیکھ لیتا ہے) نگاہ و تلاش: چگاڑوں کی نگاہ آنکھیں نہ کھولنے کا عمل، حالات پر گہری نظر نہ رکھنے کی حالت (چگاڑوں کو آنکھیں کھلتی، نوحہ سے میں ملتی ہے) خلوت: تنہائی، مراد غور و فکر کرنے کی جگہ، اسرار: راز، کھن کی جگہ، مراد خدا کی معرفت کی علامتیں۔

حکیم نطشہ

حریف نکتہ توحید ہو سکا نہ حکیم
 نگاہ چاہیے اسرارِ لا الہ کے لیے
 خدنگ سینہ گردوں ہے اُس کا لکیر بلند
 کند اُس کا خیل ہے مہر و مہ کے لیے
 اگرچہ پاک ہے طینت میں راہی اُس کی
 ترس رہی ہے مگر لذت گنہ کے لیے

حکیم: الشی نطشہ: جرمنی کا مشہور مجذوب فلسفی (ولادت ۱۸۴۳ء، وفات ۱۹۰۰ء) اُس کے مطابق زندگی کا اصل اصول اقتدار حاصل کرنے کی آرزو ہے اور صرف وہی انسان زندہ ہے جو معیشتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے اور ایک خیالی دنیا میں غنا رکھیں لیتا۔ حریف: مقابلے پر آنے والا۔ یہ مقابلہ نکتہ توحید: اللہ کی وحدت سے متعلق گہری بات، لا الہ: یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں۔ خدنگ: تیرہ گردوں: آسمان۔ کند: چھندہ۔ طینت: فطرت، ہر شے راہی: ذہب ہونے کا عمل، ترک دنیا کی کیفیت ملحد متوگنہ: گناہ کی لذت، گناہ میں جو غرہ ہے، لعل بہ عثمان: بد عثمان کا لعل، مراد طالب علم، شاگرد۔

اُستادہ

مقصد ہوا اگر ترتیب لعل بدخشاں
 بے سود ہے بھلے ہوئے خورشید کا پڑو
 دُنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
 کیا مدرسہ، کیا مدرسے والوں کی تنگ و ڈوا
 کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
 وہ کہنے دماغ اپنے زمانے کے ہیں ویروا

اُستادہ: اُستاد کی جمع، اُستادہ، مُعلم۔ بے سود: بے فائدہ، بیکار، بھٹکا ہوا خورشید: ایسا سورج جو صحیح راہ پر نہ
 چلے، مراد وہ اُستاد/معلم جو خود مغربی تعلیم کے در سے صحیح راہ پر نہ ہو۔ پڑو: پڑ جائیں، سایہ، روشنی، کرن، عکس۔
 روایات: روایت کی جمع، مراد وہی ساری باتیں جن میں حقیقت نہ ہو یا جن کے بارے میں تحقیق نہ کی گئی ہو، تنگ
 و ڈوا: بھاگ دوڑ، مراد کوٹھن۔ ٹھہر دماغ: نہ لانے دماغ والا/والے حقیقت کی تہ تک پہنچنے والے/قوت
 اوراک سے آراستہ اُستاد/میر و پیچھے پٹنے والا، دھڑل کی باتوں پر پٹنے والا۔

غزل

پہلے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
 اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
 میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
 نہیں ہے بندہ خر کے لیے جہاں میں فراغ
 فروغ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
 تری نظر کا نگہیاں ہو صاحب 'مازاغ'
 وہ بزم عیش ہے مہمان یک نفس دو نفس
 چمک رہے ہیں مثال ستارہ جس کے آیاغ
 کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور فوق اتنا
 صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوائے گل کا سراغ!

منزل مقصود: جس منزل اٹھانے یا جگہ کا ارادہ کیا گیا ہو۔ سراغ: نشان، ہند فرصت: تمہارا، مراد قائل
 وقت، بندہ خر: آزاد قوم کا فرد۔ فراغ: فرصت، سکون، فراغت۔ فروغ: چمک، دھنکی مراد تہذیب،
 مغربیاں: اہل مغرب، چورلی قومیں خیرہ کرنا: حیر دہنی کا آنکھوں کو چندھیا دینا۔ صاحب: "مازاغ"
 والا۔ مراد حضور اکرمؐ اس میں مثال ہے سورہ انجم کی آیت: "کی طرف" اور "نورنگا نہ تو ہوئی اور نہ آگے ہوئی"۔
 بزم عیش: عیش کی محفل، یہ دنیا مہمان یک نفس دو نفس: دو ایک ہلی کی مہمان، کالی آیاغ: پیالہ، جام، مراد
 دل کش دنیاوی چیزیں۔ کور فوق: فوق کا لفظ، مراد کائنات کی اشیا کو دیکھ کر بھی اس کے خالق کے وجود سے
 باخبر نہ ہونے والا۔ صاحب: صبح کی سورہ مراد کائنات کے عناصر۔ بوائے گل: بھول یا گلاب کی خوشبو مراد خالق
 کائنات۔

دین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
 ہونہ اخلاص تو دعوائے نظر لاف و گزاف
 اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
 ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف
 اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
 قوم جو کہ نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
 فطرتِ افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
 کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

پیرانِ حرم: مسلمان مذہبی و عشاءِ شیوخ و دعوائے نظر: معرفت کی بصیرت کا زوردار تقویٰ میں اظہار ایمان
 کرنے کا عمل۔ لاف و گزاف: نقول بات، جس میں کوئی حقیقت نہ ہو۔ اہلِ کلیسا: مراد انگریز، برصغیر کے
 انگریز حکمران۔ مروت: اخلاق، پاس و رعاۃ مظلومی: ظلم سے کی حالت۔ اغماض: نظر انداز کرنے کی کیفیت،
 چشم پوشی۔

جاوید سے

(۱)

غارت گردیں ہے یہ زمانہ ہے اس کی نہاد کافرانہ
 دربار مہنشی سے خوشتر مردانِ خدا کا آستانہ
 لیکن یہ دور ساری ہے انداز ہیں سب کے جاؤانہ
 سرچشمہ زندگی ہوا خشک باقی ہے کہاں نئے شبانہ
 خالی اُن سے ہوا دبستاں تھی جن کی نگاہ تازیانہ
 جس گھر کا نگر چراغ ہے شو ہے اس کا مذاق خارفانہ
 جوہر میں ہوا الہ تو کیا خوف تعلیم ہو گو فرنگیانہ
 شاخ گل پر چمک و لیکن کر اپنی خودی میں آشیانہ
 وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا ہر قطرہ ہے بحر بیکرانہ
 وہقان اگر نہ ہوتن آساں ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

”قافلِ عشق نہ وقتِ بازی ست

☆

وقتِ ہنر است و کار سازی ست“

دینے والا تھا: اصل، بنیاد، فطرت۔ دوسرا شہنشاہی: شہنشاہ کا دربار مراد دنیاوی شان و شوکت۔ خوشتر: بہتر،
 زیادہ اچھا۔ مردانہ خدا: اللہ کے مرد مراد مردانہ ممکن جو دنیاوی آلاتوں سے خود کو پاک رکھتے ہیں۔ آستانہ:
 دایرہ، ٹھکانا، روحانی فیض حاصل کرنے کی جگہ۔ دوسرا حرمی: چادو کا زمانہ مراد ظاہری چمک دکھ کا زمانہ، جس کی
 کوئی حقیقت نہیں اور نہ جس کو جتنا ہے۔ سرچشمہ: جاڑی ہونے، اٹکنے کی جگہ۔ شیانہ: رات کی شراب، وہ علوم
 جن سے پہلے مسلمانوں کی پھلیں گرم رہتی تھیں۔ دیوتاں: دوسرے نظام تعلیم کا زمانہ: چاہے، مراد ذوق و شوق
 میں اضافہ کرنے والی، منفی: ذوق۔ چراغ: مراد فرد عارفانہ اللہ کی شائستگی، معرفت والا، جوہر: اصل،
 مراد فطرت، خمیر، مرشد، لا الہ: مراد اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں فرمائیگا۔ انگریزی یا یورپی انداز
 کی: بکر ٹکمانہ: وسیع مسند، حد ہزار واہ: لاکھوں واسے۔

غافل مت بیٹھو یہ پھیل کود کا وقت نہیں ہے بلکہ نر نو زمل سے کام لینے لگانے کا وقت ہے۔

سینے میں اگر نہ ہو دل گرم
 پتھر اگر ہو زیرک و چست
 رہ جاتی ہے زندگی میں خامی
 آتی نہیں کام کھنہ دامی
 شرط اس کے لیے ہے تشنہ کامی
 غیرت سے ہے فقر کی قناری
 شاہیں سے تذرو کی قناری
 صد انوری و ہزار جانی
 بس ایک فغان زیر ہامی
 میں چشم جہاں میں ہوں گرمی
 اک صدق مقال ہے کہ جس سے
 اللہ کی دین ہے، جسے دے
 اپنے نور نظر سے کیا خوب
 میراث نہیں بلند نامی
 فرماتے ہیں حضرت نظامی
 ”جائے کہ بزرگ بایست بود
 فرزندی من عداوت سود“

دل گرم: جوش و جذبہ پر دلہ خامی: کپاہ نہ مکمل رہنا پتھر: شکایت دہانی پرانا دام ہوا، جال بچانے
 کی مہارت / تجربہ۔ آبِ حیات: وہ روایتی پانی جسے پی کر انسان کو حیات جاوید میسر آتی ہے یعنی وہ قیامت
 تک زندہ رہتا ہے مراد ایسے عمل جن سے صاحبِ عمل کام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہتا ہے تشنہ کامی:
 پیاس، مراد جھجو، غلاشہ طریقہ حقیقی: صحیح راستہ مراد شریعت اسلامیہ قناری: بھیل، مکمل ہونے کی کیفیت

جانی پر رباب کی جان، لاف اور محبت کے الفاظ ہیں۔ شاہین: باز کی قسم کا پندہ مراد مریم / صاحب فقر۔
 تذرو: چکوں مراد کثرت، توں، غلام رباب: جو کہیں نہ پایا جائے۔ متاع مختلف زبانوں کی دولت، مراد شعر و
 شاعری (انوری اور جاتی کے حوالے سے) انوری: ایران کا مشہور شاعر ابو عبد اللہ محمد (وفات ۵۸۳ھ /
 ۱۱۸۷ء)، یہاں مراد میر شاعر یا میر بدیع شاعر جاتی: مشہور فارسی شاعر نور الدین عبد الرحمن جامی (وفات ۸۹۸ھ /
 ۱۴۹۳ء)۔ یہاں مراد کوئی بھی بدیع شاعر۔ بساط: حیثیت، ہجرت، فقاریں زیر جامی: چھت کے نیچے آہو
 نفاں کی حالت، مراد محبت کو اس کی حالت پر قہر لا کر اسے بیدار کرنے کی کوشش، صدق مقال: سچی اور کمری
 بات، چشم جہاں: دنیا کی آنکھ مراد دنیا والوں کی نظر میں گرامی: با عزت، احترام والا، دین: عطیہ، انعام
 میراث: میراثوں کا چھوڑا ہوا سرمایہ، جاگیر، بلندی: اونچا نام یعنی مشہور ہونے کی حالت، جھڑکنا
 نکلتی: مراد مشہور فارسی شاعر حکیم ابو محمد علی بن یوسف کی مجلس غلامی جو اپنی پانچ مشنوں (ہمسہ غلامی) کی
 وجہ سے مشہور ہیں، کچھ (جواب دین کی ایک آزاد مسلم ریاست میں واقع ہے) کے رہنے والے تھے (وفات
 ۶۱۵ھ / ۱۲۱۸ء)۔

☆ جس کہ تجھے بڑا عظیم ہونا چاہیے وہیں تجھے میری فرزندگی (میری اولاد ہونے) کا کوئی فائدہ نہ ہوگا،
 مراد ہماری عظمت تمہارے اپنے کارناموں کے سبب ہوگی۔

مومن پہ گراں ہیں یہ شب و روز
 ناپید ہے بندہٴ عمل مست
 ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
 اُس فقر سے آدمی میں پیدا
 شگشگ و حمام کے لیے موت
 روشن اُس سے جُرد کی آنکھیں
 حاصل اُس کا شکوہ محمود
 تیری دُنیا کا یہ سرائیل
 ہے اس کی نگاہ عالم آشوب
 یہ فقر غیور جس نے پایا
 در پردہ تمام کارسازی
 بے تنج و سناں ہے مرد عازی
 دین و دولت، قمار بازی!

مومن کی اسی میں ہے امیری
 اللہ سے مانگ یہ فقیری

دین و دولت: مذہب اور دولت، اشارہ ہے دنیا پرست دلی عطا کی طرف۔ قمار بازی: جو کسی چیز کو دوا پر لگا
 دینا ناپید: جو کہیں نہ ملے لپایا جائے۔ بندہٴ عمل مست: ایسا انسان جو جوشِ عمل سے سرشار ہو۔ نفس و رازی:
 لیے سانس لینے کی کیفیت۔ مردِ عمل سے خالی طویل زندگی حاصل: سرچشمہ، جہِ مجازی: حجاز سے متعلق، مراد جس
 کا تعلق اسلام سے ہے تو حیدر علی کی شان بے نیازی: دنیاوی حرص اور لالچ کو ہیبت نہ دینے کا عمل۔

کتب تک: چڑیا، حمام، کیڑا، شاہبازی، شاہباز ہوا، مرادگیری، مردوموں ہونے کی کیفیت، غوغلی، مراد مشہور
 فلسفی اور طبیب شیخ الرکس، ابوعلی بن حسین بیضا (وفات ۵۴۸ھ / ۱۱۵۲ء)، رازی، مشہور فلسفی امام فخر الدین
 رازی (وفات ۶۰۶ھ / ۱۲۱۰ء)، حاصل: نتیجہ، پل، فصل، چکو، محمود، محمود کی شان و شوکت، مراد مشہور
 سلطان محمود غزنوی (وفات ۵۴۶ھ / ۱۱۵۰ء)، یعنی بہت بڑی شان و شوکت، ایاز رازی، ایاز ہوا، غلامی، ایاز محمود
 غزنوی کا ایک غلام تھا، جس سے محمود کو محبت تھی، مراقل، اسرافیل، وہ فرشتہ جو تپا مس کے روز شور بھونکے گا
 جس سے مرنے والے قبروں میں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، مراد ایسا فخر جو مردہ سوتی ہوئی حالت کو بیدار کر دے
 ذوق، غمے، نوازی، ناسری، بچانے کا شوق، مراد خالی نعروں کا شوق، واصل سے دوری، لگاؤ، عام آشوب، مراد
 ایسی لگاؤ جو دنیا میں ایک ہنگامہ پیدا کرنے والی ہو، پردہ، کسی چیز کی آڑ میں، کار سازی، کام ہانے کا
 عمل، شان، احوال، مراد قازی، باطل قوتوں کو شکست دینے، دیکر، امیری، مراد رازی۔

عورت

سید اویس علی

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بچارہ زن شناس نہیں

حکیم: دانا، فلسفی، سلجھایا: حل کیا، مسئلہ زن: عورت کا مسئلہ، عورت کا معاملہ، مہ و پرویں: چاند اور ستارے
مراد دنیا، فساد: خرابی، بگاڑ، فرنگی معاشرت: یورپی تہذیب، یورپ کے باہمی زندگی گزارنے کے ہذا، ظہور:
ظاہر ہونے کا عمل، سادہ: معمولی سمجھ و بوجھ، بھولا، زن شناس: عورت کی ذلت / انقیاد سے پوری طرح
واقف۔

ایک سوال

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہندو یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار و زن تہی آغوش!

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہر بھریں نے
خدایا یہ دنیا جہاں تھی، وہیں ہے
تفاوت نہ دیکھا زن و شو میں میں نے
وہ خلوت نشیں ہے، یہ خلوت نشیں ہے
ابھی تک ہے پردے میں اولاد آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے

حکیم یورپ: یورپ کا دانا / فلسفی: حلقہ بگوش: جس کے کانوں میں چھڑا پڑا ہی مراد غلام مگوم: زن: عورت،
تہی آغوش: جس کی گود خالی ہو، بے اولاد۔

سپہر بھریں: اونچا آسمان، تفاوت: فرق، زن و شو: عورت اور خاصہ / شوہر: خلوت نشیں: تنہائی میں بیٹھنے
والا / والی، آشکارا: ظاہر۔

خلوت

رسوا کیا اس دور کو خلوت کی ہوس نے
 روشن ہے بلکہ آئندہ دل ہے مکدر
 بڑھ جاتا ہے جب ذوق نظر اپنی حدوں سے
 ہو جاتے ہیں انکا پراگندہ و اتر
 آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
 وہ قطرہ خیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
 خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر، و لیکن
 خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میتر!

مکدر: گردے بھرا ہوا مراد غلط فہم کے خیالات سے پر، ذوق نظر: مراد ظاہری سیر تماشے کا لٹری شوق،
 مذاق: پراگندہ: بے ترتیبیہ پھیلے ہوئے، اتر: بہت برائیاں: موسم بہار کا دھواں مہینہ جس کی بادش کا کوئی
 قطرہ تپکا کے منہ میں جا کر سوتی بن جاتا ہے خود گیر: اپنے آپ کو پکڑنے والا، اپنی ترتیب آپ کرنے والا دیر
 و حرم: مراد مسلم اور غیر مسلم مذہبی ادارے

عورت

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
 اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
 شرف میں بڑھ کے ثریا سے مُشتِ خاک اس کی
 کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرج مکنوں
 مکالماتِ افلاطون نہ لکھ سکی، لیکن
 اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرابِ افلاطون

وجود زن: عورت کی ہستی/ذات۔ تصویر کائنات: دنیا کی تصویر، مراد دنیا بھر تک۔ مراد وقتی سوزِ دروں: اندر
 کا سوز، مراد دل میں پیدا ہونے والا سوز/ثریا: ایک چمچے کی صورت میں چھ ستاروں کا جھرمٹ، مُشتِ خاک:
 مٹی کی مٹھی، مراد وجود، ذات، دُرج: ذیلی دُرج مکنوں: چھپا ہوا سوتی۔ مکالمات: جمع، بحثی باتیں،
 فلسفیانہ نظریات۔ شعلہ: آگ کی لپٹ، مراد عورت کا وجود شرابِ افلاطون: یعنی بڑے بڑے فلسفیوں کا وجود
 میں آتا۔

آزادی نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
 گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قد
 کیا فائدہ، کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتب
 پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
 اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
 مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ مزد مند
 کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
 آزادی نسواں کہ زبرد کا گلو بند

نسواں: عورتیں۔ قد: شکر، شرم، معتب: ذلت، اہت کیا گیا: تہذیب کے فرزند: تہذیب کے بیٹے، مردان: مرد
 خود کو بڑے تہذیب سمجھتے ہیں مردانِ خود مند: دانا لوگ، گہری نظر رکھنے والے، زبرد: بزرگ کا قیمتی پتھر،
 گلو بند: گلے میں باندھے جانے والا لکڑی کا زیور

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
 کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
 نے پردہ نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
 نسوانیت زن کا نگہاں ہے فقط مرد
 جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
 اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

مستور: چھپیں ہوئی لہو کا سرد ہونا: جذبہ میں مورد ذوق سے خالی ہونا: نسوانیت: زن: عورت کا عورت پن، عورت
 کی شرم و حیا: نگہاں: گمان: خورشید: درخشنا: سورج: جلنا، مرازوال۔

عورت اور تعلیم

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اُصوت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمرِ موت
جس علم کی تاثیر سے ذن ہوتی ہے نا ذن
کہتے ہیں اسی علم کی اربابِ نظرِ موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر عدو سے ذن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ثمرِ موت

تہذیبِ فرنگی: یورپ کی تہذیب۔ مرگِ اُصوت: ماں بچے کی ملاجیت کی موت۔ ثمر: پھل، نتیجہ۔ نا ذن: بانجھ، جس کے علاوہ نہ ہو۔ اربابِ نظر: دانا لوگ۔ عدو سے ذن: عورت کا کتبہ مراد عورت کی تعلیم و تربیت۔

عورت

جوہر مرد عیاں ہوتا ہے بے مشتبہ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہر عورت کی نمود
راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نکتہ شوق
آہیں، لذتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود
کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرارِ حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکہ یود و نبود
میں بھی مقلوبی نسواں سے ہوں غمِ ناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدہ مشکل کی کشودا

جوہر: ظاہری صلاحیت، عیاں: ظاہر، نمایاں۔ بے مشتبہ: کسی دوسرے کے احسان کے بغیر، نمود: ظاہر ہونا،
تپِ غم: مراد جذبے اور لگیں کی گرمی، نکتہ شوق: غش کی گرمی بات، آہیں: آگ والا، پُر حرارت، لذتِ تخلیق:
(بچہ) پیدا کرنے کا لطف، اسرارِ حیات: زندگی کے راز، معرکہ یود و نبود: یود و نبود ہونا اور
نہ ہونا، مراد انسان کی دنیا کا ناک، مقلوبی نسواں: مراد عورتوں پر جو غم ہو رہے ہیں، غمِ ناک: غم سے بھرا ہوا
عقدہ کا مشکل: مشکل سمجھی اور مسئلہ کشودا: کھلنا، کھلنے کی کیفیت۔

ادبیات

فنون لطیفہ

دین و مہنر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دین و ہنر
 ضمیر ہیں ان کی رگڑ میں حمام یک دانہ
 ضمیر بندہ خاکی سے ہے نمود ان کی
 بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
 اگر خودی کی حفاظت کریں تو عین حیات
 نہ کر سکیں تو سراپا قنوں و افسانہ
 ہوئی ہے زیرِ فلک اُمتوں کی رسوائی
 خودی سے جب اقب و ویں ہوئے ہیں بیگانہ

سرو و نغمہ، موسیقی، ٹھمر : کوہر، سوئی، گرہ : مراد، جبہ، دامن، پاس، یک : واحد ہے مثال : قحطی، ضمیر، باطن، مراد
دل، بندہ، خاکی : مراد، فنان، کاشانہ : رہنے کی جگہ، ٹھکانا، صحنہ : حیات : مکمل زندگی، سراپا : سرنا پاؤں، مراد
مکمل فسون : جادو، مراد ہے حقیقت، کہانی، افسانہ، زیرِ فکر : آستان کے نیچے مراد دینا ہے۔

تخلیق

جہاں تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا
خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آج سے کیے محرابے کراں پیدا
وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے گزے نغمہ جاوداں پیدا
خودی کی موت سے مشرق کی سر زمینوں میں
ہوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا
ہوائے دشت سے ہوئے مفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا

تخلیق: پیدا ایجاد کرنا۔ جہاں تازہ: نئی بدلتی دنیا۔ افکار تازہ: نئے نئے افکار، خیالات، نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت۔ خشت: اینٹ۔ عزم: ارادہ، قہد، ہمت، جذبہ۔ آج: نئی، نئے۔ کراں: وسیع میدان جس کا کنارہ نظر نہ آئے، گردش: تبدیلی، حالات بدلتے رہنا۔ غالب آنا: قابو پانا۔ ہر نفس: ہر پہل، ہر گزری، نغمہ جاوداں: ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی۔ رازداں: چھپ جانے والا۔ ہوائے دشت: بھگل کی نغمہ، ہر اور قوم کا سوجھوہ رجحان۔ ہوئے مفاقت: ساتھ دینے کی خوشیوں ساتھ چلنے کا جذبہ ہم عناں: سفر کے ساتھی۔

جنوں

رُجّاجِ گر کی دُکابِ شاعری و مثالی
 ستم ہے، خوارِ بھرے دشت و در میں دیوانہ!
 کسے خبر کہ جنوں میں کمال اور بھی ہیں
 کریں اگر اے کوہ و کمر سے بیگانہ
 جھوم مدد سے بھی سازگار ہے اس کو
 کہ اس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ

جنوں: دیوانگی، پاگل پن، مراد خودی سے حلقِ جہد و عمل، رُجّاجِ گر: شخص کی چیزیں بنانے والا، مثالی: نما
 ہونا، مدد سے کا استعارہ مراد جہد و عمل سے دھور ہٹا اور مرفیاتوں پر زور دشت و در: جنگل اور بیابان، دیوانہ:
 پاگل مراد عاشقِ حقیقی، جہد و عمل سے مراد رقصانِ کمال، مکمل ہونے کی حالت، خوبی، بخر: کوہ، پہاڑ، کمر: پہاڑ
 کا درمیانی حصہ، ذقہ: بیگانہ، واقف، دُور رہنے کا عمل، جھوم: بھڑکنا، دشت، بہت سے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا،
 سازگار: سوانح، طبیعت کو اس آئے ولی ویرانہ بیابان، غیر آباد جگہ

اپنے شعر سے

ہے گلہ مجھ کو تری لذتِ بیدائی کا
ٹوٹا فاش تو ہیں اب مرے اسرار بھی فاش
شعلے سے ٹوٹ کے مثل شرار آوارہ نہ رہ
کر کسی سینہ پر سوز میں غلوٹ کی تلاش!

لذتِ بیدائی: ظاہر یا نمایاں ہونے کا مزہ/لف: فاش: ظاہر اسرار: ستر بکھنی بید کی جمع: سینہ پر سوز: ایسا
دل جو جذبوں کی نگری سے بھر رہا ہو غلوٹ: خہلی مراد مرگنا۔

پیرس کی مسجد

ہری نگاہ کمال ہنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرم مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تن حرم میں بچھا دی ہے رُوحِ بُت خانہ
یہ بُت کدہ انھی غارت گروں کی ہے تعمیر
وہ مشق ہاتھ سے جن کے ہوا ہے ویرانہ

پیرس کی مسجد: حکومت فرانس نے مسلمانوں کے لیے ایک بڑی خوبصورت مسجد بنائی تھی، لیکن چونکہ فرانس نے مختلف اسلامی ملکوں پر تختیاں کی تھیں اس بنا پر اس تعمیر مسجد کے پیچھے فرانس کی جو بل کابینہ تھی، علامہ نے اس سے آگاہ کیا۔ کمال ہنر: فن کی بڑی خوبی۔ حق: حقیقت۔ عدلی: حرم مغربی: یودی، چار دیواری، مراد پیرس کی مسجد، بیگانہ: بے خبر، واقفہ۔ فرنگی کرشمہ باز: مراد یودی، فرانس کے چالباز، رُوحِ بُت خانہ: مراد ظاہر میں مسجد ہے لیکن جس طرح اسے تعمیر کیا گیا ہے وہ بُت خانے کی صورت ہے۔ بُت کدہ: بتوں کا گھر۔ غارت: گر۔ تباہ ویرانہ۔ وہ: وہ۔ مشق: مسلم ملک شام کا دار الحکومت۔

اَدبیات

عشق اب بھری عقلِ خدا داد کرے
 آہر و کوچہ جاناں میں نہ برباد کرے
 ٹھنڈے پیکر میں نئی رُوح کو آباد کرے
 یا ٹھنڈی رُوح کو تھیلے سے آزاد کرے

اَدبیات: جمع ادب، علم اور شعرو شاعری اور اس سے متعلق باتیں۔ بھری: چھلے، خدا داد: خدا کی دی ہوئی، کوچہ جاناں: مجازی محبوب کی گلی، ٹھنڈے پیکر: پرانا جسم، مراد شاعری کا پرانا انداز یا ادا نچائی، رُوح آباد کرے: مراد نئے حالات کے مطابق قوم کے لیے مفید مضامین پیدا کرنا، ٹھنڈی رُوح: پرانی رُوح، مراد شاعری کا پرانا انداز جو قوم کے لیے مفید نہیں۔

نگاہ

بہار و قافلہ لالہ ہائے صحرائی
 شباب و مستی و ذوق و سرور و رعنائی!
 اندھیری رات میں یہ چشمیں ستاروں کی
 یہ بحر، یہ فلک نیلگوں کی پہنائی!
 سفر عروسی قمر کا عمارت شب میں
 طلوع مہر و سلوک پہر مینائی!
 نگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
 کہ بچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی

لالہ ہائے: لالہ کی جمع سرخ رنگ کے بھول دھنائی: خود کو جانے / خوبصورت جانے کی حالت: چشمیں:
 چشمک کی جمع، آنکھوں کے اشارے نیلگوں: نیا عروسی قمر: چاند کی دھن، یعنی چاند عمارت: محل، کچھ
 طلوع مہر: سورج نکلنا: پہر مینائی: مرد بیباک انسان جس پر جڑوا کام (ستارہ وغیرہ) ہوا ہو بہائے نظارہ:
 دیکھنے کی قیمت: نگاہ: یہاں مراد بصیرت: جمال: حسن: زیبائی: خوبصورتی۔

لے ریاض منزل (دولت کدہ ہر داس مسعود) بھوپال میں لکھے مجھے۔

مسجد قوت الاسلام

ہے مرے سینہ بے ثور میں اب کیا باقی
’لا الہ‘ مردہ و انسردہ و بے ذوق نمود
چشم فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مجھ کو
کہ ایازی سے دیگرگوں ہے مقام محمود
کیوں مسلمان نہ نخل ہو تری یغینی سے
کہ غلامی سے ہوا منکب زجاج اس کا وجود
ہے تری شان کے شایاں اُسی مومن کی نماز
جس کی عجبیر میں ہو معرکہ بُود و بُود
اب کہاں میرے نفس میں وہ حرارت، وہ شہداز
بے تب و تاب دُروں میری صلوة اور دُرود
ہے بری بانگِ افاں میں نہ بلندی، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلمان کا سجدو؟

سکی۔ آج بھی اس کا ایک جتنا رقرار ہے جسے قطب جہد کہتے ہیں۔ میرے بے غور اور بے دلی جو خدا اور رسول کے
 عشق سے خالی ہو۔ "لا الہ الا محمد و آلہ" کی توحید اور حضور اکرم کی رسالت سے متعلق جذبے سرد
 اور بجھے ہوئے ہیں۔ بے ذوق نمود، اہتمام کے جذبہ میں سے خالی۔ چشم فطرت سے قدرت کی آنکھ، یعنی قدرت،
 اپاڑی: یاز ہوا، ملائی، غلامان، یاز نمود و خنوی کا غلام تھا۔ محمود کو اس سے بیکد محبت تھی، دیگر لوگوں: دوسرے
 رنگ کا، مراد اہل بیت ہوا، مقام محمود: محمود (خنوی) کا مرتب، آکا/ حاکم کا مرتب، نخل: شرمندہ، بیگنی: پتھر کا
 ہوا، مراد مضبوطی، چنگل: چلنے کی طرح، مراد ازک/ کمزور، شایاں: شان کے لائق، مناسب،
 بھیڑ: اللہ کی برائی کا بیان، اللہ اکبر معرکہ یودو نمود، کائنات / دنیا میں ہونے والے جنگ سے، گداز: پھیلنے
 کی حالت، مراد سوز و جذبہ، بے حب و تابہ دلوں، ہا من یعنی دل کی گہری اور چمک (سوز و گداز) کے بغیر،
 صلوا: گزار، ہا نگہ: خواں: آؤ میں کی آؤ نہ شکوہ شان، عظمت کو ادا پسند آنے و ظاہر پسند، محمود: سجدہ۔

تھیٹر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریم وجود
 حیات کیا ہے اُسی کا سرور و سوز و ثبات
 بلند تر منہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
 اُسی کے نور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات
 حریم تیرا، خودی غیر کی! معاذ اللہ
 دوبارہ زندہ نہ کر کا دوبارہ لات و منات
 یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے
 رہا نہ تُو تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات

تھیٹر (Theatre) حریم وجود جسم کی چار دیواری، مرد و جسم، سرور و خوشی، نثر، سوز، گری، حرارت، جذبہ عشق، منہ و پرویں: چاند ستارے، مراد بہت بلند ذات و صفات وجود پر خوبیاں، انجمن، حریم، گھر کی چار دیواری، مراد وجود جسم، معاذ اللہ: خدا کی پناہ کا دوبارہ لات و منات: (لات اور منات عرب کے دو قدیم بت) مرد و بتوں یا مادی خواہشات کی پوجا، تمثیل: ڈراما (Acting)، سوزِ خودی: خودی کی حرارت / جذبہ و جوش، سازِ حیات: عظیم زندگی گزارنے کا سامان۔

شعاعِ اُمید

(۱)

سُورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
 دُنیا ہے عجب چیز، کبھی صبح کبھی شام
 لذت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
 برہمتی ہی مٹی جاتی ہے بے مہرِ ایام
 نے ریت کے ڈھروں پہ چپکنے میں ہے راحت
 نے مٹی صبا کھوفِ گھل و لالہ میں آرام
 پھر میرے تجھلی کدۂ دل میں سما جاؤ
 چھوڑو تہِستان و بیابان و در و بام

(۲)

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شعاعیں
 پھڑپھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش

اک شور ہے، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
 انرنگ مشینوں کے دھویں سے ہے سیہ پوش
 مشرق نہیں گو لذتِ ظاہر سے محروم
 لیکن صفتِ عالمِ لائوت ہے خاموش
 پھر ہم کو اُسی سیہ روشن میں چھپا لے
 اسے مہرِ جہاں تاب! نہ کر ہم کو فراموش

(۳)

اک شوخ بکرن، شوخ مثالی کتبہ نور
 آرام سے فارغ، صفتِ جوہرِ سیماب
 بولی کہ مجھے زخمتِ تنویر عطا ہو
 جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ڈرہ جہاں تاب
 چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
 جب تک نہ اٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب
 خاور کی اُمیدوں کا بھی خاک ہے مرکز
 اقبال کے اشکوں سے بھی خاک ہے میراب

چشمِ مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن
 یہ خاک کہ ہے جس کا خرقہ ریزہ دُرِ ناب
 اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غواصِ معانی
 جن کے لیے ہر بحرِ پر آشوب ہے پایاب
 جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
 محفل کا وہی ساز ہے بیگاتہ بمضرب
 بت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے بزمین
 تقدیر کو روتا ہے مسلیاں تہِ محراب
 مشرق سے ہو چڑھا نہ مغرب سے حذر کر
 نطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کرا

(۱)

شعاع: کرن، پہنائے لٹھا، نفا کا پھیلاؤ/ وسعت۔ بھیر کی ہلیم: زمانے کا ایسا سلوک جس میں ہمدردی نہ ہو، نئے: نہ نہیں، راحت: آرام سکون، صبا: صبح کی ہوا طوف: کسی چیز کے گرد چکر لگانا، تھجلی کدہ: جلوں کا گھر بنا جانا، گھر کر جانا، جگر پا جانا، چمنستان: جہن کی جگہ، مرادباغ: دروہام: دیوانہ اور چھٹ، مراد: عمارت/ عمارتوں۔

(۲)

آفاق: افق کی جمع، دُور کے کنارے، مراد کائنات، گوشہ: کنا، ہم آغوش: بٹکیر، سیاہ لباس پہنے

ہوئے، مراد انھیں جس میں محروم: بے نصیبہ، اُمید صفت: ماتمہ عالم لا موت: عالمِ بالا، خدا کا عالم
ذاتِ مجہر جہاں تاب: دنیا کو روشن کرنے والا سورج، قرا سوش: بھلا، بھلا۔

(۳۰)

شوخی، شہر، بے پاک مثال: ماتمہ نگار خود کی نگاہِ قاری: مصلحت، جوہر سیماب: پارے کی وضاحت،
رخصت، تصویر: روشنی بھیلانے کی اجازت، جہاں تاب: دنیا پر چمکنے والا تاریک تھا: ابھری نضا، لہجہ
جہاں جہالت پر غلامی ہو کر وہاں سر کی جھج، لوگہ موہم گراں خواب: گہری نیند سونے والے، غافل،
خاکِ شرف، میرا بہ: ترونا زہر زہر: دھنکری کا ڈھنکڑنا تب: خاص سوتی، غماص معافی: حقیقت
کے سمندر میں غوطہ کھانے والے، تحریر آشوب: طوفانی سمندر، پایاب: کم گہرا، جس میں سے آسانی سے
گزر رہا ہے، پیچیدہ مضرب: مضرب سے باواقع (مضرب: متاثر ہونے کا آلہ مراد شوق و جذبہ کو ابھارنے
والی باتیں)، چھراپ: غراپ کے نیچے یعنی مسجد میں (غراپ: وہ جگہ جہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے کہ نہ
حذر کر: ڈور نہ رہ، (پوشپ ہے) نہان غول نکلا، شب کو سحر کر مراد تاریکی کو روشنی میں بدل ڈال۔

امید

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
 اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں نے امیر جنود
 مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
 عطا ہوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود
 جبین بنہ حق میں نمود ہے جس کی
 اسی جلال سے لبر ہے ضمیر و جود
 یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
 کہ مرد حق ہو گرفتار حاضر و موجود
 نہیں نہ ہو کہ بہت دور ہیں ابھی باقی
 نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہر کبود

امیر جنود: فوجوں کا سردار (جنوں جمع چند ہستی فوج) ذکر و فکر: یاد دہانی اور کائنات کے رازوں پر غور، جذب: یاد الہی میں یغور کی حالت، سرود: نغمہ مراد دل کو پیدا کرنے والی موسیقی، شاعری: چین، پیشانی، ماتھا، نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت، جلال: دھب، دیدہ یعنی عدل، عظمت، ضمیر و جود: وجود کا جامع، مراد کائنات، گرفتار: الجھا ہوا، پکڑا ہوا، حاضر و موجود: مراد اس مادی دنیا کی دلچسپیاں، سپہر: آسمان، کبود: نیلا۔

نگاہِ شوق

یہ کائنات بے پائی نہیں خمیر اپنا
کہ ڈرے ڈرے میں ہے ذوقِ آشکارائی
کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بھائی
اسی نگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی
اسی نگاہ میں ہے قاہری و جباری
اسی نگاہ میں ہے لیری و رعنائی
اسی نگاہ سے ہر ڈرے کو، مجنوں میرا
سکھا رہا ہے مہ و رسمِ دشتِ چٹائی
نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

نگاہ شوق: مراد عشقِ حقیقی میں ڈوبی ہوئی بصیرت و ذوقِ آشکارائی: خود کو ظہیرِ انریاں کرنے کا جذبہ یا لطف۔
 کاروبار: معاملہ، بیانی: بصیرت، قرینہ: لڑکا، مراد عوام، مزاوار: لائق، قائلہ مناسب، کارفرمائی: سرگرمی
 اور جوش و جذبہ سے کام لہو حکومت کرنے کا عمل، کاپیری: باطل قوتوں پر غلبہ، طاقت سے کام لینا، تیار کی: دہرب
 رعب، باطل قوتوں پر ختمی، زمینی: محسن، جمالہ زیبائی (لیہ چاندنی لفظ بدل اصل ایک قرآنی آیت کی طرف
 اشارہ کرتے ہیں سورہ طہ ۲۰ آیت ۲۵ کا ایک کلمہ) جنوں: عشق اور جذبہ، شست و کاری: جھل میں چلنا
 پھرا یعنی سخت چھو و جھڑکا، قلب و نظر کی رسوائی: جذبہ اور بصیرت کی دولت، بدائی:

اہل ہنر سے

ہر وہ و مشتری، چند نفس کا فروغ
 عشق سے ہے پائدار تیری خودی کا وجود
 تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
 تنگ ہے تیرے لیے سرخ و پیید و کبود
 تیری خودی کا غیاب معرکہ ذکر و فکر
 حیرتی خودی کا حضور عالم شعر و سرود
 روح اگر ہے تری رنج غلامی سے زار
 تیرے ہنر کا جہاں دیر و طواف و سجود
 اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
 تیری پہ انس و جن، تو ہے امیر جنودا

اہل ہنر: فن والے یعنی مصور، گانے والے، شاعر وغیرہ ہر نور چشمہ: ماہ یعنی چاند، مشتری: ایک ستارے کا نام جو پچھلے آسمان پر ہے، چند نفس: چند لمحے، عارضی، وقتی، فروغ: روشنی، حرم کا ضمیر: حرم کا لاطن، مراد اسلام کی تعلیمات، احمر: سرخ، کبود: نیلا، غیاب: نظر سے دور ہونا، متصفا ہوا ہوا، معرکہ: ذکر و فکر، مراد کائنات کے جمیع پر غور و رات سے اللہ کے وجود کا کمال ہو کر اس کی یاد میں کھو جانے کی حالت، حضور: حاضر ہونا، موجود ہونا، عالم شعر و سرود: شاعری و موسیقی کی حالت، رنج غلامی: غلامی کا دکھ دار، کزوں: اتناں، ذمیر: مراد غیر اخلاقی مذہبی ادارے، عبادت گاہیں، طواف: کسی چیز کے گرد چکر کا نڈ شرافت: مراد اللہ کی تمام مخلوق سے افضل ہونا، امیر جنود: فوجوں کا سردار، سپہ سالار

غزل

دریا میں موتی، اے موج بے باک
ساحل کی سوغات! خار و خس و خاک
میرے شرر میں بکلی کے جوہر
لیکن نیتاں تیرا ہے غم ناک
تیرا زمانہ، تاثیر تیری
ناداں! نہیں یہ تاثیر الٹا
ایسا جنوں بھی دیکھا ہے تمہیں نے
جس نے یہ ہیں تقدیر کے چاک
کابل وہی ہے رندی کے فن میں
مستی ہے جس کی بے منت ناک
رکھتا ہے اب تک میخانہ شرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہو ادراک
اہل نظر ہیں یورپ سے نوید
ان امتوں کے باطن نہیں پاک

مویج بے باک: بے خوفیہ، یعنی بہت جراتدار: کاٹا: خشن: عکا، مراد بیکار چیز: نیستان: بالیس کا جنگل: نجم
 باک: گیلا، ٹی والا: قلاک: نلک کی جج، آسمان: برندی: مراد عشق یا خودی کی شرب پیئے کی حالت: بے
 مشق: باک: مراد شرب کے احسان کے بغیر: مختار: شرق: شرق کا شرب خانہ: مراد اسلامی تہذیب و علوم
 کے ادارے: اودا: ک: شعور: عقل، بصیرت: اہل نظر: بصیرت والے:

وجود

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شررتیری نمود
 کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!
 گر ہنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
 وائے صورتِ گری و شاعری و نائے و سرود!
 مکتب و مے کدہ جز دریں نبودن نہ ہند
 بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود

☆

زیرِ فلک: آسمان کے نیچے یعنی اس دنیا میں۔ مثلِ شررتیری نمود: چمکادی کی طرح، مرادِ عارفی، ولی، وجودِ بدن، مرادِ خودی، تعمیرِ خودی: مرادِ خودی کو ترقی دینے کی کیفیت۔ جوہر: خاصیت، اہلیت، لیاقت۔ صورتِ گری: تصویر بنانے کا فن، مصوری۔ مے و سرود: بانسری اور نغمہ مرادِ گانے بجانے کا فن۔

☆ مدرسہ (مغربی تعلیم کے ادارے) اور شرب خانہ سوائے ”نہ ہونے“ (مرادِ خودی کا نہ ہونا) کے اور کچھ نہیں پڑھائے۔ ”ہونا“ (یعنی خودی پیدا کرنا) کیلئے کہ اس سے تو آج بھی زندہ ہے اور مستقبل میں بھی زندہ رہے گا۔

سرود

آیا کہاں سے نالہ لئے میں سرور سے
 اصل اس کی لئے نواز کا دل ہے کہ چوب لئے !
 دل کیا ہے، اس کی مستی و ثبوت کہاں سے ہے
 کیوں اس کی اک نگاہ الٹی ہے تخت کے
 کیوں اس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات
 کیوں اس کے واردات بدلتے ہیں پے پے
 کیا بات ہے کہ صاحب دل کی نگاہ میں
 جیتی نہیں ہے سلطنت روم و شام و رے
 جس رود دل کی رمز منقش سمجھ گیا
 سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہر ہیں طے

سرود: لفظ سہیل مانہ لئے: بانسری کی آواز، بانسری کا نغمہ، سرور سے: شرب کا سانس، مستی، اصل:
 ہزار مراد اصل باعث، لئے نواز بانسری بجانے والا، چوب لئے: بانس کی کڑی، یعنی بانسری ٹوٹ، طاقت،
 جذبوں کا جوش، تختہ کے: اسلام سے پہلے عربوں کے بادشاہ مگر ورا کیباد کا تخت، مراد بڑی اور طاقتور
 حکومتیں، اقوام: قوم کی جمع، قومیں، حیات: زندگی، واردات: ورود، بدلتے: بدلتے بدلتے، والہ کی
 جمع، مراد پیش آنے والے مختلف حالات، پے پے لگانا: مسلسل، صاحب دل: دل والا، مراد وہ شخص جو
 اس فانی دنیا کی حقیقت سے باخبر ہے، چچا: ہیبت، سلطنت روم و شام و رے: مراد دنیا کی بڑی بڑی
 حکومتیں (رے: تہران کا پہلا نام، عربوں کا) مگر: جید مراد حقیقت، منقش: کافے والا، مرحلہ ہائے ہر: ہر فن
 کی منزلیں۔

نسیم و شبیم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
کرتی رہی میں پھر ہن لالہ و گل چاک
مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترک وطن پر
بے ذوق ہیں بلبل کی نوا ہائے طرب ناک
دونوں سے کیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاک چمن اچھی کہ سرا پردہ افلاک!

شبیم

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گفتن بھی ہے اک بزر سرا پردہ افلاک

نسیم: نرم اور عمدہ ہوا، صبح کی ہوا، شبیم: نرم شب یعنی رات کی نمی، مراد ہوس، انجم: جمع نجم، ستارے، رسائی: پہنچنا، پھر ہن چاک کرنا: گردنا، پھاڑنا، مراد کئی کھلانا، ترک وطن: وطن چھوڑ دینا، ہجرت کرنا، بے ذوق: جس میں کوئی لطف اور دلچسپی نہ ہو، دکھا پیکارنا: اپنا نوا کی جمع، مراد فتنے، چیم: طرب، خاک: جسے جنمیں سس کر دل خوش ہو، محرم: واقف، باخبر، راز دہاں، سرا پردہ افلاک: آسمانوں کا بہت بڑا خیمہ، مراد اپنی فضا، خس و خاشاک: ٹٹکے اور گھاس کا سٹخ وغیرہ، بزر: بھید، راز۔

اہرام مصر

اس دشتِ جگر تاب کی خاموش فضا میں
 فطرت نے نفاذِ ریت کے ٹیلے کے تعمیر
 اہرام کی عظمت سے بگلوں سارا ہیں آلاک
 کس ہاتھ نے کھینچی اہرنیت کی یہ تصویر!
 فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہنر کو
 ستیاد ہیں مردانِ ہنرمند کہ ہنچر!

اہرام مصر: مصر کے قدیم بادشاہوں کے وہ نوچے تعمیرے جو مصریوں نے تاریخ کے قریب تعمیر کیے تھے اور جو
 آج بھی وہاں موجود ہیں (اہرام جمع ہر مصری بادشاہ کی طرح نوچے چیز) دشت: بگلوں۔ جگر تاب: مراد دل کو
 تروپانے والا فطرت: قدرت۔ نفاذ: عظیم۔ بگلوں: بگلوں سارا: اگلا، سر جھکائے ہوئے۔ اہرنیت: اہرنیت
 کی شکل، ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی حالت۔ ستیاد: شکاری ہنر والے ہنرمند۔ فن: ہنر۔ لوگ: اہل فن۔ ہنچر: شکار۔

مخلوقاتِ ہنر

ہے یہ فردوسِ نظرِ اہلِ ہنر کی تعمیر
 فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاںِ خانہِ ذات
 نہ خودی ہے، نہ جہانِ بحر و شام کے دور
 زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات
 آہ، وہ کافر بچارہ کہ ہیں اس کے صنم
 عصرِ رقت کے وہی نوئے ہوئے لات و منات!
 تو ہے میت، یہ ہنر تیرے جنازے کا امام
 نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

مخلوقات: مخلوق بمعنی پیدا کیا گیا کی جمع، مرادفون An کی بنی ہوئی چیز ہیں۔ فردوسِ نظر: ایسا چیز جو آنکھوں کے لیے جنت کی طرح خوش گوار ہو، بہت دل کش تعمیر۔ مرادفون کے نمونے: اچھے ہیں۔ فاش: ظاہر، چشمِ تماشا: ظاہرہ کر لے دیکھنے والی آنکھ نہاں خانہ: نمپا ہوا گھر، مرادفون کی راز کی بات۔ ذات: وجود، ہستی، یعنی اہل فن، بحر و شام: صبح و شام، مہذور گردش، پھر حریفانہ دشمنی کی سی کشاکش: کھینچ پھینچائی نجات: رہائی، کافر بچارہ: مراد ہندوستان کا فساد صنم: بت، عصرِ رقت: گزرا ہوا زمانہ، ماضی، لات و منات: قدیم عرب کے مشہور بت، مرادفون کے وہی پرانے طریقے، جن میں نیا پن نہیں، مرقد: آرام کی جگہ قبر، شبستاں: رات کو سونے / رات گزرنے کی جگہ

اقبال

یہ دوس میں رومی سے یہ کہا تھا سنائی
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آتش
حلاج کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
اک مرد قلندر نے لکھا راز خودی فاش!

رومی: مشہور صوفی شاعر ۱۱۵۲ء جولاء المہینہ محمد رومی جن کی مثنوی کو فارسی زبان کا قرآن کہا گیا اور جن کا مزار
نکونہ (ترکی) میں ہے (وفات ۱۲۳۰ھ/۱۲۷۳ء) سنائی: فارسی کے مشہور شاعر ابو الجحہ مہرود بن آدم سنائی
(وفات ۵۳۵ھ/۱۱۵۰ء) جن کی مثنوی ”حرفۃ المہمہ“ بہت مشہور ہے کاسہ پیلہ، آتش: شویہ (وہی کاسہ
وہی آتش: مراد وہی پرانی روش اور اندھی پیروی کی فضا جو پہلے کبھی تھی) حلاج: اپنے وقت کے بہت بڑے
صوفی حسین بن منصور چشتی نے ”انا الحق“ کا شعر لکھا (یعنی میں خدا ہوں) جس پر علما نے وقت نے ان پر کفر
کا فتویٰ لگا کر خلیفہ بغداد مقتدر سے انہیں چٹائی دی۔ ان کی ولادت صوبہ فارس کے ایک قصبہ میں تقریباً
۳۳۳ھ/۸۵۸ء میں اور وفات چوتھی صدی ہجری میں ہوئی۔ مرد قلندر: عشقِ حقیقی کے جذبہ سے سرشار آدمی،
یہاں مراد خواجہ غلامہ اقبال ہیں۔

فنون لطیفہ

اے اہل نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا

مقصود ہنر سوزِ حیاتِ اہدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثلِ شرر کیا

جس سے دلِ دریا متلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں وہ صدف کیا، وہ شہر کیا

شاعر کی نوا ہو کہ عشقی کا نفس ہو
جس سے چمن اکسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا

بے منجرہ دُنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیسی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

فنونِ لطیفہ: عمدہ فن (فنونِ جمیع فن) Fine Arts. ذوقِ نظر: اچھی خوبصورت چیزوں کو دیکھنے کا فطری مذاق، سوزِ حیات: زندگی کی حرارت، جذبوں کا جوش، مثلِ شرر: چنگاری کی مانند، مرادِ ماضی، ورنہ، متلاطم: طوفانی، قطرۂ نیساں: بیمار کی بادش کا وہ قطرہ جو چشم کے سر میں پڑ کر موتی بن جاتا ہے، صدف: پتلی، نوا: آواز، مرادِ شاعری، عشقی: گانے والا، نفس: سالس، بولِ بادِ سحر: سحر کی بول، منجرہ: مرادِ انتہائی غیر معمولی و اہم کا نام، ضربِ کلیسی: حضرت موسیٰؑ کا نام، کلیسی: چاندی کا لٹکا ہوا، یہاں مرادِ منجرہ کی ہی قوت۔

صبح چمن

پھول

شاید تو سمجھتی تھی وطن دُور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں، دُور نہیں ہے

شبنم

ہوتا ہے مگر صحت پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردوں سے زمیں دُور نہیں ہے

صبح

مانندِ سحرِ صحنِ نکلتاں میں قدم رکھ
آئے تیرے پاؤں کو ہر شبنم تو نہ ٹوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش، لیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے!

قاصدِ افلاک: آسمانوں کا پیچی، آسمانوں کا پیغام پہنچانے والا۔ نکتہ: لطف یا گہری بات۔ گردوں: آسمان۔ چمن: پھاڑوں کے نیچے۔ گوہرِ شبنم: شبنم کا موتی، مراد شبنم کا قطرہ بیاباں: حیرت، ایسی زمین جہاں پانی اور گھاس وغیرہ نہ ہو۔ ہم آغوش: بغل کیونکہ گلے ملنے کی حالت دامنِ افلاک: آسمانوں کا پتھر، مراد آسمانی یا بلندی کی نفاذ۔

خاتانی

وہ صاحبہ تحفۃ العرائس
 اربابِ نظر کا ثرۃ العین
 ہے پردہ شگاف اس کا اوراق
 پردے میں تمام چاک در چاک
 خاموش ہے عالمِ معالی
 کہتا نہیں حرفِ ملنِ ترائیؑ

پوچھ اس سے یہ خاکِ داں ہے کیا چیز
 ہنگامہٴ این و آن ہے کیا چیز
 وہ محرمِ عالمِ مکافات
 اک بات میں کہہ گیا ہے سو بات
 ”خود بولے چیں جہاں تو اں نرد
 کا بلیس بمائد و یوالبشر نردا“

☆

ہوا۔ حضور اکرمؐ کی فطرت بڑی دل سوزی سے نکلی ہیں۔ اسی بنا پر اُسے ”حسان العجم“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ صاحب ”تقوۃ العرقین“ جس نے مشنوی تحت العرقین نکلی۔ مراد خاقانی۔ خاقانی کی اس مشنوی کو بہت شہرت حاصل ہے۔ خاقانی نے ۵۳۹ھ/۱۱۴۳ء حج کے لیے مکہ کا سفر کیا اور واپسی پر (بعض کے نزدیک مکہ جاتے ہوئے) اس نے یہ مشنوی نکلی۔ اس مشنوی میں خاقانی نے اپنے حرقی غم و عراقی عرب کے سفر کا حال بیان کیا ہے۔ ثر و العین آنکھوں کی خشک پر وہ کاف پر دے کو پھاڑنے والا، مراد کائنات کے رازوں کو جاننے والا۔ چاک و در چاک: بھری طرح پھٹے ہوئے، مرا کوئی بھی راز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ عالم معانی: حقیقت کی دنیا و آخرت کی دنیا۔ ”طن ثرائی“ ”طن ثرائی“ (تو مجھے نہیں دیکھ سکتا) اشارہ ہے اس ارشاد مجیدؐ کی طرف جو حضرت موسیٰؑ کو جو افرایا خالک و اس مٹی کوڑا پھینکنے کی جگہ مراد دنیا، ہنگامہ شوخ و بھیل، این و آن یہ و وہ یعنی یہ دنیا محرم رازوں سے واقف، عالم مکار و فاحش، عقلی، حقیقت کی دنیا جہاں ہر نشان کو اس کے عمل کی جز یا سزا ہوگی۔

☆ اس قسم کی دنیا، جہاں شیطان تو رہ گیا اور آدمؑ مر گیا، کی بولی ہا سکی ہے مراد ایسی دنیا کے رازوں سے واقفیت ضروری ہے جس میں شیطانی کھیل تو جاری ہیں لیکن انسانیت عظم ہو چکی ہے۔

رُومی

غلط نگر ہے تری چشم نیم باز اب تک
 ہوا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک
 ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک
 کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک
 گنستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک
 کہ تُو ہے نغمہ رومی سے بے نیاز اب تک!

رُومی: مولانا جلال الدین رومی (ذکر پہلے آچکا ہے) غلط نگر: غلط دیکھنے والی، چشم نیم باز: آدھی کھلی آنکھ، نیاز: ضرورت، مراد نگہری، غلائی، آشنائے: واقفہ جاننے والا، ولی ما تر: فخر، مراد بے پرواہی اور آزادی، قیام: نرازمیں کھڑے ہونے کی حالت، گنستہ تار: جس کے تاروں نے جوئے ہوں، نغمہ رومی: مراد رومی کی شاعری۔

جذت

دیکھے تُو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
 افلاک متور ہوں ترے نورِ بحر سے
 خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے
 ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے
 دریا متلاطم ہوں تری موجِ گہر سے
 شرمندہ ہو فطرتِ برے اعجازِ ہنر سے
 آغیار کے افکار و محفل کی گدائی!
 کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

جذت: نیاپن، منور: روشن، نورِ بحر: صبح کی روشنی، کسبِ ضیا: روشنی حاصل کرنے کا عمل، سیمائے قمر: چاند کی
 پیشانی، متلاطم: طوفانی، موجِ گہر: موتی کی ہر موتی کی چمک کو موج کہا ہے، اعجاز: کربش، کرامت، معجزہ،
 آغیار: غیر کی جمع، دوسرے لوگ، دوسری قومیں، محفل: خیال میں، خیالات، گدائی: بھیک۔

مرزا بیدل

ہے حقیقت یا بری چشم غلط ہیں کا فساد
 یہ زمیں، یہ دشت، یہ گہسار، یہ چرخ کبود
 کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہے
 کیا خبر، ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود
 مرزا بیدل نے کس خوبی سے کھولی یہ گمرہ
 اہل حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
 ”دل اگر میداشت وسعت بے نشان بودایں چمن
 رنگ بے ہیروں نشست از بسکہ بیٹا تنگ بود“

☆

بیدل: برصغیر کا مشہور لائیک شاہر میرزا عبدالقادر عظیم آبادی۔ ولادت ۱۰۵۳ھ / ۱۶۴۴ء، وفات دہلی میں ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ء میں ہوئی، جہاں وہ مستقل طور پر آباد ہو گئے تھے۔ غلط ہیں: غلط دیکھنے والی، گہسار: کوہ ساں لائیک جگہ جہاں بہت پہاڑ ہوں، چرخ کبود: نیلا آسمان اہل حکمت: عقل و دانش والے لوگ کشود: حل، کھلنے کا عمل۔

☆ اگر دل میں وسعت ہوتی تو یہ جہن یعنی دنیا کا کوئی وجود نہ ہوتا، مراقی، یعنی دل، بہت ہی تنگ تھی، جس کے سبب شراب کا رنگ (مرد خدا کی تپلیوں کا مظہر) باہر ہی نمایاں ہو گیا۔

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زور حیدری کافی
 ترے نصیب لڑائیوں کی تیزی ادراک
 میری نظر میں بھی ہے جمال و زیبائی
 کہ سر بسجود ہیں ثنوت کے سامنے اٹلاک
 نہ ہو جلال تو حسن و جمال بے تاثیر
 برا نفس ہے اگر غرور ہو نہ آتش ناک
 مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
 کہ جس کا شعلہ نہ ہو نیک و سرکش و بے باک!

جلال: رعب و رعب اللہ کی ایک صفت۔ زور حیدری: حیدر کرار (حضرت علیؓ) کا سا زورِ اقوت، عظیم قوت جو باطل سے ٹکر کر اسے خاک کر دے تیزی ادراک: شعور کی تیزی، مشکل بات کو فورا سمجھ جانا ذہنیاتی، خواہدوری، نفس: سر بسجود: سجدے میں سر جھکائے ہوئے۔ بے تاثیر: جس کا کوئی اثر نہ ہو۔ حرا: بھڑکنا، بھڑکنا۔ نفس: سانس، مراد ہو آتش ناک: آگ۔ مراد جو دلوں میں حرارت پیدا کر دے۔ عجز: سخت، سرکش: مراد شہر اور لوٹا۔ بے باک: بے خوف، شوخ مراد عجز (شعلہ)۔

مُصَوِّر

کس درجہ یہاں عام ہوئی مرگِ محفل
ہندی بھی فرنگی کا مُقلد، عجیب بھی!
مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سرورِ اُزلی بھی
معلوم ہیں اے مرزِ ہنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پرانی بھی، نئی بھی
فطرت کو دکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے ٹونے
آئینہ فطرت میں دکھا اپنی خودی بھی!

مرگ: نکوت، محفل: خیال میں لانا، ذہن میں آئے ہوئے کسی نئے خیال کو لفظوں کی صورت دینا، ہندی: ہندوستان کا رہنے والا، فرنگی: یورپ کا رہنے والا، انگریز، مُقلد: پیروی کرنے والا، عجیب: طبعاً مرگ، ایم اے، افغانستان وغیرہ کا آدمی، بہزاد: زور = اچھی نسل والا مراد صوفیہاں مشاہد ہے یہ ان کے مشہور حضور اور نقاش کمال الدین بہزاد کی طرف جو تیموری خاندان کے آخری بادشاہ سلطان ابوالحسن غازی کے دربار سے وابستہ تھا، بعد میں وہ صفوی دربار سے وابستہ ہوا۔ وفات مقام تہرہ ۱۶ویں صدی عیسوی، سرورِ اُزلی: ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی روحانی مسرت / خوشی، مرزِ ہنر: فن کا آدمی، فنکار (Artist)، آئینہ فطرت: قدرت کا آئینہ، مناظر فطرت۔

سرودِ حلال

کھل تو جاتا ہے مٹتی کے ہم وزیر سے دل
 نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشودا
 ہے ابھی سینہ اٹلاک میں پتیاں وہ نوا
 جس کی گرمی سے پھل جائے ستاروں کا وجود
 جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
 اور پیدا ہو ایازی سے مقام محمود
 مر و انجم کا یہ حیرت کدو باقی نہ رہے
 تو رہے اور ترا زمزمہ لا موجود
 جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقہانِ خودی
 غلط ہے کسی نظر کا ابھی تک وہ سرودا

سرودِ حلال: ایسا گانہ لکھی سہیلی جس کا سننا جائز ہو، یعنی جسے کسی شروع میں نازکی آئے، دل کھل جانا؛
 ایسا بات جس سے دل میں نازکی پیدا ہو، مٹتی: گانے وہ، سہیقا، ہم وزیر: ٹوٹتی اور لچکی لے کر، سینہ
 اٹلاک: آسانوں کا سینہ، بلند نواؤں میں نوا: آواز، مراد غم، ایازی: یعنی غلام ہوا۔ یاز محمود غزنوی کا محبوب
 غلام تھا، مقام محمود: محمود کا مرتبہ، مراد بہت بڑی عظمت، حیرت کدو: حیرت کا گھر، مراد یہ کائنات، جس کے
 مختلف مظاہر دیکھ کر انسان حیرت میں کھجوتا ہے، زمزمہ: ”لا موجود“، ”لا موجود“ کا نغمہ، اگیت، یعنی خدا کے
 سوا کوئی موجود نہیں (لا موجود اللہ)، شروع: وجہ، آیات جو شرع کے مطابق جائز ہو، فقہانِ خودی:
 خودی کے قاضی (فقہانِ جمع فقیر، یعنی قاضی) بنظر ب: گانے والا، نمر و نغمہ، گیت، ترانہ۔

سرودِ حرام

نہ میرے ذکر میں ہے صوفیوں کا سوز و سرور
نہ میرا فکر ہے پیانہ ثواب و عذاب
خدا کرے کہ اُسے اتفاق ہو مجھ سے
نقیہ شہر کہ ہے محرم حدیث و کتاب
اگر تو میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں مائے و چنگ و رہاب!

نوارہ

یہ آج کی روائی، یہ ہمکناری خاک
بری نگاہ میں ناخوب ہے یہ نظارہ
ادھر نہ دیکھ، ادھر دیکھ اے جوان عزیز
بلند زور دُڑوں سے ہوا ہے نوارہ

سرودِ حرام: ایسا گانا جسے سن کر دل و دماغ سرودہ ہو جائیں۔ ذکرِ خدا کی یاد سوز و سرور: عشقِ الہی کا جذبہ اور
نثر، پیانہ: ناچنے بیچنے کا آلہ۔ نقیہ شہر: شہر کا قاضی، حدیث: بات۔ مردِ حضور اکرم کی حدیث کا علم،
کتاب: مرقہ قرآن کریم، مائے و چنگ: ایک قسم کا باجا، باب: ایک قسم کی سازنگی۔

نوارہ: نالاب میں لگا ہوا نوچا پاپ، جس میں سے پانی و پر کو اچھلتا ہے۔ آج کی روائی: پانی کے بہنے کی
حالت، ہمکناری: بغلی گیر ہونے یعنی ساتھ رہنے اپنے کی حالت ناخوب: جو اچھا نہ ہو، بُرا زور دُڑوں:
اند کی قوت۔

شاعر

مشرق کے نمیتوں میں ہے حجاجِ نفس نے
 شاعر اترے سینے میں نفس ہے کہ نہیں ہے
 تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
 اچھی نہیں اس قوم کے حق میں عجی لے
 شمشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سپو ہو
 شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری سے
 ایسی کوئی دُنیا نہیں اَللّاک کے نیچے
 بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے
 ہر لحظہ نیا طوں ہی برقی تھلی
 اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے!

نمیتاں: لے + ستاں = ہانس کا بھل جھکنا نفس: جسے سانس ہو اس کی ضرورت ہو لے: ہانسری، عجی لے: مراد اہم ان کی فارسی شاعری جس میں غزل و مثنوی کی اور دوسری فرسی باتیں اور کہانیاں ہیں، سپو: بیلہ، شمشیر: تلوار، بے معرکہ: جنگ اور لڑائی کے بغیر، مراد تختِ جد و جہد کے بغیر، ہاتھ آنا: حاصل ہونا، ۸۰ یا ۱۰۰ تختِ جم و کے: جمید و رنگین و ا کیے باؤ کا تخت، مراد زبردست قوت و غلبہ یا عظیم حکومت و سلطنت (جمید: جمید کے خسرو اور کیے باؤ ایران کے قبل از اسلام کے عظیم بادشاہ تھے، ویسے "کے" سب سے بڑے بادشاہ کا لقب تھا)، ہر لحظہ: ہر نیکل، ہر لمحہ، ہر وقت، مجوز: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو خدا کا جلوہ نظر آیا تھا، برقی تھلی: عدائی جلوے کی زوردار چمک جسے دیکھ کر حضرت موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے، مرحلہ شوق: عشقِ حقیقی کی منزل (مرحلہ: کوئی کرنے کی جگہ)۔

شعرِ عجم

ہے شعرِ عجم گرچہ طرب ناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز
افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو غمگستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز
وہ ضرب اگر کوہِ صکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولتِ پرویز
اقبال یہ ہے خارِ تراشی کا زمانہ
☆ از ہرچہ بآئینہ نماید بہ پرہیز

شعرِ عجم: مراد ایرانی ناک کی شاعری طرب ناک: خوشی اور مسرت سے تہ دل آویز: دل کو بھانے والی / والا۔
افسردہ: بگھا ہوا مراد مر جھلایا ہو مرغِ سحر خیز: صبح اٹھنے یعنی بچھانے وہ پردہ کوہِ صکن: پہاڑ توڑ ڈالنے
والی، متزلزل: اٹکھ لے یا ہل جانے والی، دولتِ پرویز: پرویز کی حکومت، خسرو پرویز: ایرانی کا بادشاہ تھا۔
شیریں اس کی بیوی تھی جس پر فرہاد عاشق تھا۔ فرہاد نے اسی کے کہنے پر کوہِ مستوں کو کھودا لیکن شیریں پھر بھی
اسے نہ مل سکی۔ یہاں اسی طرف اشارہ ہے خارِ تراشی: چمڑا تانے کا ٹخنے کا عمل، مراد سخت کوشش، جدوجہد
(صحیح اللہ: خدارا)۔

☆ جو کچھ بھی تجھے آئیے میں دکھایا جائے اس سے بچ، یعنی حقیقت پر نظر کر! توبہ کر۔

ہنروران ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے ٹھیل ان کا
 ان کے اندیشہ تاریک میں قوموں کے مزار
 موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
 زندگی سے ہنر ان برہمنوں کا حصار
 چشم آدم سے بچھپاتے ہیں مقامات بلند
 کرتے ہیں روح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
 ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
 آہ، بچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

ہنروران: ہنر ور کی جمع، فن کار (Artist) اندیشہ تاریک: لکی ٹکریا میا ٹھیل جس سے جذبوں میں بیداری
 نہ آئے، نقش گری: نقش کا کام یعنی تصویر، صنم خانہ: بیت خانہ مراد Art House برہمن: ہندوؤں کا
 مذہبی پیشوا، مراد صورت مقامات بلند: اعلیٰ درجے کے مرتبے خوابیدہ: سوئی ہوئی، جس میں زندگی نہ ہو، بیدار:
 جاگی ہوئی صورت گر: تصویر جانے والا، مصوراً اعصاب: جمع عصب، پٹھے، رگیں۔

مردِ بزرگ

اُس کی نفرت بھی عیت، اُس کی محبت بھی عیت
 قہر بھی اُس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
 پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
 ہے مگر اُس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
 انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اُس کو
 شمع محفل کی طرح سب سے جدا، سب کا رفیق
 مٹی خورشید سحر فکر کی تابانی میں
 بات میں سادہ و آزاد، معانی میں دقیق
 اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا
 اُس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

مردِ بزرگ: عظیم الٰہ انسان، مرادِ دومیں عیت: گہرے شدید قہر: خفی، غضبہ شفیق: جس میں شفقت ہو
 مہربانی کرنے والا: تقلید: پیروی: تخلیق: کوئی نئی بات پیدا کرنا: انجمن: بزم محفل: خلوت: خجالی: مدنی: ساکن
 شمع محفل: جواگ دو کر ملتی ہو محفل کو روشن رکھتی ہے: تابانی: روشنی، چمک: معانی: معنی، مطالبہ: دقیق:
 گہرا، باریک، نازک: محرم: واقف حال: پیرانِ طریق: طریقت کے بزرگ: صوفیاء

عالمِ نو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر
اور جب بانگِ اذان کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر
بدن اس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک
روح اس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر

ایجادِ معانی

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خدا داد

کوشش سے کہاں مردِ ہنرمند ہے آزاد

خونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر

میخانہ حافظ ہو کہ میخانہ بہزاد

بے منت بہیم کوئی جوہر نہیں ٹھکنا

روشن شزرِ تیشہ سے ہے خانہ فرہاد

ایجادِ معانی: شاعری میں نئے مضمون پیدا کرنا۔ خدا داد: خدا کی دی ہوئی۔ ہنرمند: فن کار۔ معمار: بنانے والا۔ مراد شاعر، مفسر۔ میخانہ: حافظ: شیرازی کی شاعری۔ ہیرن کا مشہور شاعر۔ میخانہ: بہزاد: مراد ایرانی مفسر۔ بہزاد کی تصویروں کا مجموعہ۔ بہیم: گناہِ محنت۔ جوہر ٹھکنا: خفیاں اور ناخوشیاں ظاہر ہونا۔ شزر: چنگاری۔ تیشہ: پتھر توڑنے کا لوا۔ فرہاد: شیریں کا عاشق جس نے پہاڑ کو داغاً غزل سرا: غزل گانے والا۔ لکھنے والا۔

موسیقی

وہ نغمہ سر دی خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سن کے ترا چہرہ تاب ناک نہیں
لوا کو کرتا ہے موجِ نفس سے زہرِ آلود
وہ نئے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں
پھر ا میں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبان لالہ چاک نہیں

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اُس خوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلاد سے دمِ تعزیر
ٹھہر ٹھہر کہ بہت دل کشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تابِ ناکِ شمشیر!

سر دی خون: جوش و جذبہ کی گری سے خالی موجِ نفس: سانس کی لہر۔ نئے نواز: بائسری پہلنے والا، ضمیر:
باطن، دل۔ لالہ زار: مردِ شہر لالہ: مردِ فوج کا۔

ذوقِ نظر: کسی چیز کو دیکھنے کا عمدہ مذاق۔ خوں گرفتہ چینی: سزا کے طور پر قتل کیے جانے والا چینی۔ غالباً اشارہ
ہے چینی شاعر کی کان کی طرف (۳۰۰-۳۰۰ء) جسے اضافی کے ساتھ قتل کیا گیا، لیکن اس کا پختہ ارادہ اس سزا
کے آگے کمزور نہ ہوا۔ دمِ تعزیر: سزا کے وقت تابِ ناک کی جھک۔

شعر

میں شعر کے اہرار سے محرم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے، تاریخِ اہم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمہٗ جبریل ہے یا بانگِ سراپیل!

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبریل و اہرمین
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرورِ انجمن
ناش یوں کرتا ہے اک چینی حکیمِ سراپن
شعر گویا رُوحِ موسیقی ہے، رقص اس کا بدن!

اُسرار: ہید، محرم: وقف، حیاتِ ابدی: بیش، بیش کی زندگی: نغمہٗ جبریل: حضرت جبریل کا ترانہ/اوی،
بانگِ سراپیل: فرشتہٗ سراپیل کے شور بھونکنے کی آواز جس سے مردے قیامت کے روز زندہ ہوں گے۔
رقص: رقص، اہرمین: شیطان، ناش: ظاہر، چینی حکیم: چین کا فلسفی، اشارہ ہے کھودش کی طرف جس نے
شاعری، موسیقی و نغمہ کے ذریعے چینی عوام کو تعلیم دی۔ ۱۹۲۶ قمری میں فوت ہوئے سراپیل: فن کی بارکیاں۔

ضبط


طریق اہل دنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے دھم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی
یہ نکتہ پر دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ ہے ضبط فغاں شیریں، فغاں روباہی و مہیشی!

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رقص بدن کے خم و بیچ
روح کے رقص میں ہے ضربِ کلیمِ الہی!
صلہ اس رقص کا ہے عقلی کام و دہن
صلہ اس رقص کا درویشی و شاہنشاہی!

طریق: طریقہ ضبط فغاں: آواز ادا کی حالت: شیریں دلیری فغاں: آواز ادا کی روباہی: مکاری
میشی: بزدلی۔

رقص بدن: جسم کا تحریر کا خم و بیچ: نیرمی سیدی چال ضربِ کلیمِ الہی: حضرت موسیٰ کے عصا کی سی چوڑ۔
صلہ: بدلہ، انعام، عقلی: دماغ کام و دہن: عقل و دماغ



سیاسیاتِ مشرق و مغرب

اشتراکیت

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
 بے سود نہیں رُوس کی یہ گرمی رفتار
 اندیشہ ہوا شوخی افکار پہ مجبور
 فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا ہزار
 انساں کی ہوس نے جنہیں رکھا تھا بچھا کر
 کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار
 قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
 اللہ کرے تجھ کو عطا جنت و کردار
 جو حرفِ قل الغلو میں پوشیدہ ہے اب تک
 اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

اشتراکیت: سوشلزم، اس نظام کے مطابق ملک کی آمدنی میں سب کا برابر کا حصہ ہے، روش: طور طریقہ، بے
 سود: بے فائدہ گرمی رفتار: پکے اور بے واسطہ اندیشہ سوچ فکر شوخی افکار: خیالات کی دل شکنی،
 فرسودہ: گھسا پلا بتدریج: آہستہ آہستہ غوطہ زن: مرد بہت خود سے پڑھ جنت و کردار: عمل و جدوجہد
 میں نیا پن، ”قل الغلو“: قرآنی آیت کا کٹورا جس میں حضور اکرمؐ سے فرمایا گیا ہے، لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں
 کہ خدا کی راہ میں کتنا خرچ کریں آپؐ کہہ دیجیے جتنا تمہارا خرچہ جات سے بچ جائے، پوشیدہ: چھپا ہوا نمودار:
 ظاہر۔

کارل مارکس کی آواز

یہ علم و حکمت کی نمرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش
 نہیں ہے دنیا کو اب گواہ پرانے افکار کی نمائش
 ہری کتابوں میں اے حکیم معاش رکھا ہی کیا ہے آخر
 خطوطِ خم دار کی نمائش، مرید و کج دار کی نمائش
 جہانِ مغرب کے بت کدوں میں، کلیسیاؤں میں، مدرسوں میں
 ہوس کی خوں ریزیاں بھپاتی ہے عقلِ عیار کی نمائش

کارل مارکس: سوشلزم کا بانی، جرمنی کا یہودی سوشلسٹ جس نے ۱۳ مارچ ۱۸۸۳ء میں وفات پائی، نمرہ بازی، مخالف پیدا کرنے والی چالیں گوارا: جو پسند آئے نئے پرانے افکار ایسے خیالات جو موجودہ حالات کے لیے مناسب نہیں، حکیم معاش: اقتصادی امور سے متعلق علم کا عالم، خطوطِ خم دار: مراد و پیش جو کسی کام / نظام کی ترقی کا پتہ دیتا ہے، مرید و کج دار: مراد پروپیگنڈا یہ کہو کہ بہت کچھ دے رہے ہیں لیکن دو کچھ بھی نہیں، کلیسا: عیسائی مذہبی ادارہ، خون ریزی: خون بہانا، حیا: دھوکے باز

انقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سناہ حیات
خودی کی موت ہے یہ، اور وہ ضمیر کی موت
دلوں میں ولولہ انقلاب ہے پیدا
قریب آگنی شاید جہان پر کی موت!

خوشامد

میں کار جہاں سے نہیں آگاہ، لیکن
ارباب نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز
کرٹو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا، اور نئے دور کا آغاز
معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی آلو کو اگر رات کا شہباز!

سوز و سناہ حیات: زندگی کا جوش و جذبہ لطف: جوش: جہان پر بہت قدم ڈنکا۔

کار جہاں: دنیا کے معاملات آگاہ: واقف: ارباب نظر: بصرت رکھنے والے۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔ دستور:

قانون، طریقہ۔

مناسب

ہوا ہے بندہ مومن فسوفی افرنگ
 اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک
 ترے بلند مناسب کی خیر ہو یا رب!
 کہ ان کے واسطے تونے کیا خودی کو ہلاک
 مگر یہ بات بھائے سے محسوس نہیں سکتی
 سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعت چالاک
 شریک حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
 خریدتے ہیں فقط اُن کا جو ہر ادراک!

مناسب: منصب کی جمع، مرتبہ، فسوفی افرنگ: انگریزوں کے جاہ کا شمار قلندر مومن، طبیعت چالاک: مراد شعور رکھنے والی طبیعت، شریک حکم: مراد حکومت میں ساتھ رکھنا جو ہر ادراک: فہم اور عمل کی اہلیت۔

یورپ اور یہود

یہ عیش فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
 دل سینہ بے نور میں محروم تسلی
 تاریک ہے فرنگ مشینوں کے دھویں سے
 یہ وادی ایمن نہیں شایان تسلی
 ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
 شاید ہوں کلیسا کے یہودی مُتولی!

فراواں: بہت۔ مشینوں کا دھواں: یعنی مادی خواہشات اور ضرورتوں میں کھوئے رہنے کی تاریکی، واوی
 ایمن: وہ پہاڑی جگہ جہاں حضرت موسیٰ نے خدا کا جلوہ دیکھا، یہاں یہودیوں کے حوالے سے یورپ کو کہا
 ہے۔ شیلیا: تھکی۔ جلوے (خدا کے فضل و کرم) کے لائق نزع: مرنے کے قریب کی حالت۔ تہذیبِ جواں
 مرگ: جوانی عیاں میں مرجانے والی تہذیب۔ متولی: خاندانِ گرجے کا انتظام سنبھالنے والا، گدی نشین۔

نفسیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا، غلام بھی، غلام بھی
 خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ
 مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
 ہر ایک ہے گو شرح معانی میں یگانہ
 بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دیں رم آہو
 باقی نہ رہے شیر کی شیری کا نسانہ
 کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
 تاویل مسائل کو بتاتے ہیں بہانہ

نفسیات: مراد ذہنیت، غلام: جمع مالم، غلام: جمع حکیم، دانا، فلسفی، شرح معانی: معنوں یا حقیقتوں کو کھول کر بیان کرنا، یگانہ: بے مثال، رم آہو: ہیرن کا ذکر بھاگنا، مراد بزدلی، شیر: مراد آزاد قوم، شیری: دلیری، آزادی تاویل: اصل مطلب سے ہٹ کر دوسرا اور غلط مطلب لینا، مسائل: جمع مسئلہ۔

بلشویک روس

روشِ قضاے الہی کی ہے عجیب و غریب
 خبر نہیں کہ ضمیر جہاں میں ہے کیا بات
 ہوئے ہیں کسر چلیپا کے واسطے مامور
 وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات
 یہ وحی دہریہٴ روس پر ہوئی نازل
 کہ توڑ ڈال کلیسیائیوں کے لات و منات!

بلشویک: خدا کے وجود کا منکر، دہریہٴ روش، طورِ حیف، ضمیرِ باطن، کسر چلیپا: صلیب یعنی عیسائیت کی توڑ پھوڑ، مامور: حکم دیا گیا، حفظِ چلیپا: عیسائیت کی حفاظت، دہریہٴ: خدا کو نہ ماننے کا عمل، مارل: اتری کلیسیائیوں کے لات و منات: عیسائی مذہب کے دینی و مذہبی ادارے اور بھی طور طریقے۔

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

خود افروز: اپنے آپ کو روشن کرنے والا یعنی اپنی خودی کو بلند کرنے والا، جگر سوز: بے حد جدوجہد کرنے والا
ہنگامہ فردا: مستقبل کی روش مراد شاید مستقبل امروز: آج یعنی موجود زمانے کے تقاضوں کا احساس اور
ان کے مطابق عمل کرنے کی کیفیت

مشرق

بری نوا سے گریبان لالہ چاک ہوا
 نسیم صبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی
 نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
 کہ رُوح شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی
 بری خودی بھی مزا کی ہے مستحق لیکن
 زمانہ دار و رکن کی تلاش میں ہے ابھی

نوا: مراد شاعری گریبان لالہ: لالہ کا گریبان مراد مسلم قوم پر۔ چاک ہوا: پھٹا، مراد مرہو۔ مصطفیٰ: ترکی کے
 فرماں روا مصطفیٰ انا ترک (مصطفیٰ کمال پاشا) جنہوں نے انگریزوں سے کمرے کر انہیں ترکی سے نکال دیا۔
 وفات ۱۹۳۸ء رضا شاہ: مرہن کے بادشاہ رضا شاہ کیر۔ جنہوں نے مرہن کو یورپ کی خلائی سے نجات دلائی،
 لیکن ان دونوں نے قوم کو مادیت کے چکر سے نہ نکالا۔ رُوح شرق: شرق یعنی نال شرق یا مسلمان کی روحانی
 تربیت۔ دار و رکن: پچاسی اور دسٹی، اشارہ ہے منصور طاع کی طرف جنہیں ”آٹا لٹو“ کا نعرہ لگانے پر پچاسی
 دے دی گئی تھی۔

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یا رب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے بھاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے ٹوٹنے
ہٹائے خاک سے اُس نے دوصد ہزار ابلیس!

حریف: مقابلے پر آنے والی۔ سیاستِ افرنگ: یورپ کی سیاست۔ بھاری: بوجھا کرنے والا۔ رئیس: سردار
بڑے بڑے لوگ۔ دوصد ہزار: مراد لاکھوں۔ ابلیس: مراد شیطانی کام کرنے والے۔

خواجگی

دور حاضر ہے حقیقت میں وہی عہد قدیم
 اہل سجادہ ہیں یا اہل سیاست ہیں امام
 اس میں پوری کی کرامت ہے نہ میری کا ہے زور
 نیکروں صدیوں سے خوگر ہیں غلامی کے عوام
 خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
 پختہ ہو جاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام!

خواجگی: آگیا حاکم ہوا۔ دور حاضر: آج کا زمانہ۔ عہد قدیم: پرانا زمانہ اہل سجادہ: مراد پیر اور صوفی۔ اہل
 سیاست: سیاست دان۔ کرامت: پیروں کا ایسا کام جو عام آدمی کے بس کا نہ ہو، مراد غیر معمولی کام۔ پختہ:
 مضبوط۔ خوئے غلامی: غلامی کی عادت۔

غلاموں کے لیے

حکمت مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زیوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تھی جس کا ضمیر!

حکمت: دلائل، فلسفہ، اکسیر: بہت ناکہ، منہ فقر: مادی دنیا کی بجائے روحانی دنیا سے عشق، عقائد: عقیدہ کی جمع، مذہبی یا غیر مذہبی خیالات، حرف: مراد باتیں، بے سوز: جذبوں کی حرارت سے خالی، زار و زیوں: ذلیل اور خواہ تھی: خالی۔

اہل مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
 وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اسرارِ قدیم
 دلف جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمم
 ہے وہ قوت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم
 ہر زمانے میں دگرگوں ہے طبیعت اس کی
 کبھی شمشیرِ محمدؐ ہے، کبھی چوبِ کلیمؑ!

ابوالہول: قدیم زمانے کا ایک مصری ربیع جسے پہاڑ کاٹ کر طیار کیا۔ کوئی آنسی فٹ اونچا اور بڑا ہی ڈراؤنا ہے۔ اس کا جسم شیر کا نور چہرہ انسان کا ہے صاحبِ اسرارِ قدیم پرانے ہیرو جاننے والا۔ حریف: مقابلہ کرنے والی قوت۔ مراد ہر وجہ و وجہ ہوں کی طاقت۔ تقدیرِ اُمم: قوموں کی تدبیر۔ عقلِ حکیم: دانا یا فلسفی کی عقل۔ دگرگوں: الٹ پلٹ۔ شمشیرِ محمدؐ: حضور اکرمؐ کی تلوار مراد حضور اکرمؐ کا لایا ہوا اسلامی انقلاب جس نے باطل قوتوں کو مٹا دیا۔ چوبِ کلیمؑ: حضرت موسیٰؑ کا عصا، جس سے حضرت موسیٰؑ کے بھڑے واپست ہیں۔

ابی سینیا

(۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
 ہے کتنی زہرناک ابی سینیا کی لاش
 ہونے کو ہے یہ مردہ دیرینہ قاش قاش!
 تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
 غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
 ہر گرگ کو ہے تیر کا معصوم کی تلاش!
 اے وائے آبروئے کلیسا کا آئینہ
 روم نے کر دیا سر بازار پاش پاش
 پیر کلیسیا! یہ حقیقت ہے لخر اش!

ابی سینیا: ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء کو اٹلی نے بلاوجہ جسد کے اس شہر پر حملہ کر دیا تھا، جس پر مظاہر نے یہ قطعہ کہا
 کرس: گندھار واد رکھانے والا پرندہ زہرناک: بہت زہریلا: مردہ دیرینہ: پورا مردہ: گندھ کے حوالے
 سے ابی سینیا کو کہا: قاش قاش پاش پاش: ٹکڑے ٹکڑے گرگ: بھیڑا، مرد و خالہ بڑے کا معصوم: بکری کا
 بے گناہ بچہ، مراد مظلوم یعنی ابی سینیا اے وائے: افسوس ہے آبروئے کلیسا: یعنی پیرائیت کی عزت: روم:
 روم مراد اٹلی: سر بازار: بچ بازار یعنی کھلے بازار: پیر کلیسیا: پیرائیت کے غریب رہنما: دل خراش: دل زنی
 کرنے والی۔

ابلیس کا فرمان اپنے لیا سی فرزندوں کے نام

لا کر برہمنوں کو سیاست کے بیچ میں

ڈٹا ریوں کو دیر نہیں سے نکال دو

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ڈرا

روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

لکھ عرب کو دے کے فرنگی تنیلات

اسلام کو جلاز و یمن سے نکال دو

انفانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج

ملا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو

اہل حرم سے اُن کی رولیات چھین لو

آہو کو مرغزاو نقن سے نکال دو

اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز

ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو

فرمان: حکم۔ سیاسی فرزند: یعنی وہ سیاست دان جو شیطان کی سی چالیں چلتے ہیں۔ سیاست کا بیج: سیاست کی
 ہیرا پھیری، الٹ پھیر، یہ یمن: ہندوؤں کا مذہبی رہنما، نقادری: مراد کافروں کے سے طور طریقے والا، دیر
 ٹھہری: پرلا مشورہ، ناقص کش: غریب، مراد مسلمان، زواج محمد: مراد حضور اکرم کی محبت اور آپ کی تعلیمات کا
 اثر، فکرِ عرب: مراد اسلامی خیالات، فرنگی تحلیلات: یورپ کے خیالات جن میں مادہ پرستی ہے، حجاز و یمن:
 مراد اسلامی ملک، غیر متوحّدین: اسلامی شریعت کی عزت برقرار رکھنے کا جذبہ، کوہ و دامن: پہاڑ اور وادی،
 پہاڑی علاقے، اللہ حرم: مراد مسلمان، روایات: روایت کی جمع، مراد اسلامی طور طریقے جو شروع سے چل
 رہے ہیں، آٹھ، ہجرت، مراد مسلمان، مرغزار: جانوروں کے پھرنے کی جگہ، حقین: ترکستان کا ایک شہر جہاں کے
 ہرن مشہور ہیں، مراد اسلامی ملک، نفس: سانس، مراد شاعری، لالے کی آگ: تیز، مراد مسلمانوں میں جوش و
 جذبہ، حیز کرنے کا عمل، غزل مراد غزل کہتے والا شاعر۔

۱۔ بھوپال (طیش نل) میں لکھے تھے۔

جمعیت اقوام مشرق^۱

پانی بھی مسخر ہے، ہوا بھی ہے مسخر
 کیا ہو جو نگارِ فلکِ غیر بدل جائے
 دیکھا ہے غلویتِ افرنگ نے جو خواب
 ممکن ہے کہ اس خواب کی تعبیر بدل جائے
 طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جینوا
 شاید کثرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

جمعیتِ اقوام: توہوں کے ایک جگہ اکٹھے ہونے کا عمل۔ اساتذہ ہر ایک آف نیشنز کی طرف۔ ۱۹۱۳ء کی جنگِ عظیم کے بعد یورپ کی توہوں نے دنیا بھر میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ یہاں مراد مسلمانوں کی لگنِ عظیم: مسخر: قبضے میں آنا۔ نگارِ فلکِ غیر: بیڑے آسمان کی نگاہ مراد معتدلاً ملوکیاتِ افرنگ: یورپ والوں کی شہنشاہی / حکومتِ تعبیر: کسی خواب کا نتیجہ۔ طہران: ایران کا صدر مقام۔ عالمِ مشرق: مشرق میں واقع تمام ممالک جینوا: وہ مقام جہاں جمعیتِ اقوام قائم ہوئی تھی۔ کثرۂ ارض: مراد دنیا۔

سُلطانی جاوید

غواص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز
فطرت کو گوارا نہیں سُلطانی جاوید
ہر چند کہ یہ شعبہ بازی ہے دل آویز
فرہاد کی خارا بگلی زخمی ہے اب تک
باقی نہیں دُنیا میں غلوکیت پرویز!

سُلطانی جاوید: بیسٹ بیسٹ کی سُلطنت (حکومت غواص: غوطہ گانے وہ، مستدر میں موتی تلاش کرنے والا،
اعماق: عمق کی جمع، گہرائیاں، گوارا پسند، ہر چند اگرچہ شعبہ بازی: جاوگری یعنی دھوکے کا کھیل، دل
آویز: دل کو بھانے والی، خارا بگلی: چتر توڑا، فریاد نے پہاڑ کھودا تاثیریں کے خشت میں، بلوکیٹ پرویز:
خسرو پرویز (اسلام سے پہلے میں کانیکا ایک عظیم بادشاہ) کی بادشاہی۔

جمہوریت

اس راز کو اک مرد فرنگی نے کیا فاش
ہر چہد کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو رہنا کرتے ہیں، تو لا نہیں کرتے!

یورپ اور سوریہ

فرنگیوں کو عطا خاکِ سوریہ نے کیا
نئی محنت و غم خواری و کم آزاری
صلہ فرنگ سے آیا ہے سوریہ کے لیے
سے و شمار و ہجوم زنانہ بازاری!

مرد فرنگی: انگریز آدمی مرزا حسن والہ فرانسسی ماول نویس (۱۶۸۳ء تا ۱۷۳۷ء) قاش: ظاہر طرز حکومت:
حکومت کرنے کا انداز

سوریہ: ملک شام۔ نئی محنت: پرہیزگاری کے بغیر مرد و عورت عیسائی، غم خواری: غم باننا، غم دور کرنا، کم
آزاری: کسی کو تکلیف نہ دینا، شمار: جواہر جہم: بھیڑنا، زیادتی: زیادتی عورتیں، جو چلن عورتیں۔

مسو لینی

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے زالا ہے مسو لینی کا ٹرم!
بے محل گبز ہے معصومان یورپ کا مزاج
میں پھٹتا ہوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اودارا تو چھلنی، میں چھاج
میرے سودائے مملوکیّت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے رُجاج؟
یہ عجائب شعبے کس کی مملوکیّت کے ہیں
راجدھانی ہے، مگر باقی نہ راجا ہے نہ راج
آل ریزر چوبائے کی آبیاری میں رہے
اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!

تم نے لوٹے بے قوا صحرائیوں کے خیم
 تم نے نوٹی کشت و ہتھکاں، تم نے لوٹے تخت و تاج
 پردہ تہذیب میں عارت گری، آدم کشی
 کل روا رکھی تھی تم نے، میں روا رکھتا ہوں آج!

مسلطی: اٹلی کا آمر حکمران۔ ۱۹۲۵ء میں قتل بعد مسیحیانا یورپ۔ یورپ کے بے گمراہ (ظفر کے طور پر کہا ہے) مراد یورپ کی ظالم قومیں۔ پھٹکنا: چھان میں غلہ وغیرہ صاف کرنا۔ چھانچ: غلہ صاف کرنے کا اوزار۔ سوائے مٹو کیسے: بادشاہت کا دنوں کا کل پن۔ ٹھکرانا: جو کرانا، مرد عمارت سے دیکھنا، ڈھانچ: شیشہ۔ عجائب شعبہ: حیران کرنے والی چائیں اور فریب۔ مٹو کیسے: بادشاہت، راجہ عاقبتی: حکومت کا مرکز / مرکزی شہر۔ اشارہ ہے دہلی کی طرف جو ہندوستان کا مرکزی شہر تھا اور انگریز، برطانیہ میں بیٹھے اس پر حکومت کر رہے تھے۔ آلہ بیروز: اٹلی کے حکمران کی نواں چھوٹے۔ مراد بانسوں کا جھل جسے کاٹ کر اٹلی کی حکومت نے آباد کیا تھا، آبیاری: کھیت کو پانی دینے کا عمل۔ بجز: اور میں زمین جس میں کھیت نہ تھے، بے طرائج: لگان سکے بغیر، بے قوا: مفلح، غریب۔ صحرائی: جنگلوں میں رہنے والے، مرد افریقہ کی خانہ بدوش قومیں، خیم: جمع خیم، غیر کشت: بکھٹی و ہتھکاں: کسان۔ پردہ: مرد وہاں عارت گری نہ کرنا، آدم کشی: انسانوں کا قتل، روا رکھنا: جائز سمجھنا۔

گلاب

معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
 بچارہ کسی تاج کا تابندہ نکلیں ہے
 وہاں ہے کسی قبر کا اگلا ہوا مردہ
 بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیرِ زمیں ہے
 جاں بھی رگڑو غیر، بدن بھی رگڑو غیر
 افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکین ہے
 یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
 مجھ کو تو گلاب تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

تابندہ: چمکتا ہوا نکلیں: تاج میں جڑا ہوا قیمتی موتی یا گلاب ہوا: مراد ایمر ۱۸۵۷ء پیر کا ہوا، گرو غیر: دوسروں کے
 پاس گروی رکھا ہوا نکلیں: مکان میں رہے ہو۔

انتداب

کہاں فرشتہ تہذیب کی ضرورت ہے
 نہیں زمانہ حاضر کو اس میں دشواری
 جہاں قمار نہیں، زن تنگ لباس نہیں
 جہاں حرام بتاتے ہیں غسل سے خواری
 بدن میں گرچہ ہے اک روح ناگلیب و صیق
 طریقہ آب و جد سے نہیں ہے بزاری
 جسور و زیرک و پر دم ہے بچہ بدوی
 نہیں ہے فیض مکاتب کا چشمہ جاری
 نظر و ران فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
 وہ سرزمین مذہبیت سے ہے ابھی عاری!

انتداب: لڑائی، کثرت۔ یہاں مراد انگریزوں کی ایسی چال جس سے وہ کسی ملک کی خیر خواہی کے بھانے
 اس پر قبضہ جمالیتے ہیں۔ تنگ لباس۔ تنگ لباس والی۔ تنگ لباس میں اعدائے امن ہو جاتے ہیں۔ غسل سے
 خواری: شراب پینے میں مصروف رہنے کا عمل، روح ناگلیب: بے بہمن روح صیق: گہری، مراد فکر مند آب
 وجد: باپ دادا جسور: دلیر، زیرک: عمل و شعور و تدبیر دم: طاقت، بچہ بدوی: جنگل میں رہنے والا بچہ، مراد
 عرب کی جون نسل، یا عرب قوم فیض: مکاتب: مدرسوں کا نام بچانے کا عمل، مراد مغربی انداز تعلیم جو مسلم
 قوم کے لیے نقصان دہ ہے نظر و ران: گہری نظر رکھنے والے فتویٰ حکم، مذہبی حکم مذہبیت: شہریت، تمدن،
 تہذیب، عاری: خالی۔

وام تہذیب

اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
 ہر ملتِ مظلوم کا یورپ ہے خریدار
 یہ پیر کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
 کلی کے چراغوں سے متور کیے افکار
 جلتا ہے مگر شام و لعلیں پہ برا دل
 تہذیب سے ٹھٹھکی نہیں یہ عقدہ دشوار
 ترکان 'جفا پیشہ' کے بچے سے نکل کر
 بھارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار

وام تہذیب: تہذیب کا جال اس نظم میں عربوں کی اس مادی کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے ترکوں کے خلاف انگریز کا ساتھ دیا اور پھر خود اس کے جال میں پھنس گئے۔ ملتِ مظلوم: مراد دھروں کی غلام قوم خریدار: مراد تہذیب (ظفر کے طور پر) پیر کلیسا: عیسائیوں کا مذہبی پیشوا، پادری عقدہ دشوار: مشکل مسئلہ، تھکن۔ ترکان "جفا پیشہ": ظالم ترک (ظہور ظفر ظالم کہا گیا) تہذیب کا پھندا: تہذیب کا جال (وہی وام تہذیب)۔

نصیحت

اک کرد فرنگی نے کہا اپنے پتر سے
 منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
 بچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظلم
 بڑے پچہ اگر فاش کریں قاصد شیر
 سینے میں رہے راز ملوکانہ تو بہتر
 کرتے نہیں محکوم کو شیعوں سے کبھی زیر
 تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
 ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر
 تاشیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
 سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر!

کرد فرنگی: انگریز لارڈ آٹکھ کا میر نہ ہونا: بہت زیادہ دیکھنے کے باوجود دیکھنے کی خواہش کا بدستور باقی رہنا،
 بڑا: بکری یا بھیڑ کا بچہ، مراد غلام فاش: ظاہر، قاصد شیر: شیر کا طور طریق، مراد حکمران کے طور طریقے، راز
 ملوکانہ: حکومت کرنے کے عہد محکم: غلام غلام قوم تچ سے زیر گنا: گناہ سے کسی کو نکست دینا یا محکوم بنانا،
 ملائم: نرم، اکسیر: فاکہ یا شعلہ دینے والی، ہمالہ: پہاڑ، مراد بہت سی سخت چیز، پتھر۔

ایک بحری قزاق اور سکندر

سکندر

صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے مہری
کہ تیری رہزنی سے نکل ہے دریا کی پہنائی!

قزاق

سکندر! حیف، تو اس کو جواں مردی سمجھتا ہے
گوارا اس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفاکی، برا پیشہ ہے سفاکی
کہ ہم قزاق ہیں دونوں، تو میدانی، میں دریائی!

بحری قزاق: سمندری ڈاکو، سمندری لٹیرہ، سکندر اعظم۔ صلہ: بدلہ، انجام، رہزنی: کوٹنے کا عمل، پہنائی: وسعت، پھیلاؤ، حیف: افسوس، جواں مردی: دلیری، گوارا کرنا: برداشت یا پسند کرنا، ہم چشم: مراد ایک جیسا کام کرنے والے، سفاکی: ظلم، ختم: میدانی: مراد کھلی یعنی زمین پر (انسانوں پر ظلم کرنے والا)، دریائی: سمندر میں (کوٹ مل کر کرنے والا)۔

جمعیت اقوام

بھاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
 ڈر ہے خبر بد نہ مرے منہ سے نکل جائے
 تقدیر تو مہرم نظر آتی ہے لیکن
 پران کلیسا کی دعا یہ ہے کہ مل جائے
 ممکن ہے کہ یہ داشتہ چرکب افرنگ
 پلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

جمعیت اقوام: ایک آف شیشز ۱۹۱۳ء کی جنگ عظیم کے بعد یورپا قوموں نے دنیا بھر میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ دم توڑنا: مرنا، مرنے کے قریب ہونا، خبر بد: بری خبر، مہرم: تھنا جو آ کے رہے مضبوط نکل جانا: معیت کا دور ہونا، داشتہ: تاج کے اخیر رکھی ہوئی عورت، چرکب افرنگ: گھنیا بوڑھا یورپ، سنبھل جانا: بچ جانا۔

شام و فلسطین

رہنماں فرانسس کا میخانہ سلامت
 پر ہے نئے ٹکریگ سے ہر شیشہ حباب کا
 ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
 ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہل عرب کا
 مقصد ہے ملوکیٹ انگلیس کا کچھ اور
 قصہ نہیں مارنچ کا یا شہد و رطب کا

شام و فلسطین: یہ اشارہ ہے انگریزوں کی اس سیاست کی طرف جس کے مطابق انہوں نے فلسطین پر یہودیوں
 کا حق جتایا تھا۔ رہنماں فرانسس: فرانسیسی شرابی۔ حکومت فرانس نے انگریزوں کے ساتھ مل کر شام پر قبضہ کر لیا
 تھا اور شراب نوشی اور مغربی تہذیب کی دوسری باتوں کو رواج دیا تھا۔ میخانہ سلامت: شراب خانہ پر قرار ہے
 (طہریہ)۔ نئے ٹکریگ: سرخ رنگ کی شراب۔ حباب: حباب۔ خاکِ فلسطین: فلسطین کی سر
 زمین / خاک۔ ہسپانیہ: بیجوزہ اس ملک پر عربوں نے سات سو برس حکومت کی تھی، بعد میں فرانس نے انگریزوں
 کے ساتھ مل کر اس پر قبضہ کر لیا۔ ملوکیٹ انگلیس: انگریزی شہنشاہیت / حکومت مارنچ: مارنچ، انگلینڈ کی
 ایک قسم کا رطب: بھجور

سیاسی پیشوا

امید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
 یہ خاک باز ہیں، رکھتے ہیں خاک سے پروند
 ہمیشہ مُور و نگس پر نثار ہے ان کی
 جہاں میں ہے سفتِ عکبوتِ ان کی کند
 خوشا وہ قافلہ، جس کے امیر کی ہے متاع
 تخیلِ مملوئی و جذبہ ہائے بلند

خاک باز: مٹی سے بھیلے والا، مادہ پرست، روحانیت سے دور رہنے والا۔ چمٹ: تعلق، مُور و نگس: گھس، گھسی
 عکبوت: سحری کند، رتنی کا چند خوشا: مبارک ہے بہت اچھا ہے متاع: پونجی، سرمایہ تخیلِ مملوئی:
 فرشتوں کی اسی سوچ اور فکر

نفیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں امراضِ اُم کے اسباب
 کھول کر کہے تو کہتا ہے بیاں کوتاہی
 دینِ شیریں میں غلاموں کے امام اور شیوخ
 دیکھتے ہیں فقط اک فلسفہٴ زوہدائی
 ہو اگر قوتِ فرعون کی دورِ پردہٴ مریہ
 قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیمِ الٰہی!

نفیات: کائنات، ذہنی حالت، ذہنی اسباب: جمع سبب، وجہ کھول کر کہنا: حاف صاف بات کہنا، دینِ شیریں: مراد دیکھری اور بے غولی کے لغزِ شیوخ: جمع شیخ، غیبی و غفلتِ فلسفہٴ زوہدائی: لومیزی کا فلسفہ، مراد بزدلی، چالاکی اور مکاری کے طور طریقے، قوتِ فرعون: مراد ظالم اور جاہل حکمران کی طاقت، دورِ پردہ: پردے میں، چھپے ہوئے، لغز میں: کلیمِ الٰہی: مراد حضرت موسیٰؑ کی سی حجرے والی قوت (فرعون کے حوالے سے یہ ترکیب استعمال کی)۔

غلاموں کی نماز

(شرکی وفد ہلال احمد لاہور میں)

کہا مجاہد ترکی نے مجھ سے بعد نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اس قدر تمہارے امام
وہ سادہ مرد مجاہد، وہ مومن آزاد
خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نماز غلام
ہزار کام ہیں مردانِ خُر کو دُنیا میں
انھی کے ذوقِ عمل سے ہیں امتوں کے نظام
بدن غلام کا سونے عمل سے ہے محروم
کہ ہے مُرور غلاموں کے روز و شب پہ حرام
طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجب ہے
ورائے سجدہ غریبوں کو اور کیا ہے کام
خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام!

ہلال احمد: سرخ جامہ وہ مسلم عظیم جو حادثے وغیرہ میں زخمی ہونے والوں کی دیکھ بھال اور علاج سنبھالنے لگتی ہے۔ مجاہد ترکی: مراد آزاد ملک ترکی کا سلطان اس مومن مردانِ خُر: آزاد لوگ، آزاد قومیں، ذوقِ عمل: جدوجہد سے بچھڑ گئی، نظام: انتظام، ہندو مت، حکومت کرنے کے طریقے، سونے عمل: عمل یا جدوجہد کی تپش، اگر: مُرور اگر گردش، گزرنے کی حالت، ورائے سجدہ: سجدے کے علاوہ۔

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
 میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
 تری دوا نہ جیوا میں ہے، نہ لندن میں
 فرنگ کی رگ جان بچھڑے یہودی میں ہے
 سنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
 خودی کی پرورش و لذت نمود میں ہے!

وجود: ذات، عقل، جسم، جیوا: وہ مقام جہاں ایک آف نیشنز قائم ہوتی، مراد یہودی قومیں، رگ: جان: وہ رگ
 جس میں جان ہوتی ہے: رگ: مراد جان: بچھڑے: یہودی: یہودیوں کا بچہ: مراد یہودیوں کا غلبہ: خودی کی
 پرورش: اپنی عقلی قوتوں اور ملاہیتوں کو ترقی دینا: لذت: نمود: ظاہر ہونے کی لذت۔

مشرق و مغرب

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظام جمہوری
نہ مشرق اس سے بڑی ہے، نہ مغرب اس سے بڑی
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

نفسیاتِ حاکی

(اصلاحات)

یہ مہر ہے بے مہری ستاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام بری تازہ صغیری
رکھے لگانر جھائے ہوئے پھول قفس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری!

مغرب: مرا یورپ، تقلید: پیروی کسی کے پیچھے چلنا، نظام جمہوری: عوام کی حکومت کا بندوبست / طریقہ،
بُری: آزاد، بچا ہوا، قلب و نظر کی رنجوری: دل و نظر یعنی جذبہ میں اور بصیرت کی بیماری / خرابی،
نفسیات: ذہنی کیفیت، ذہنیت: حاکی: حکومت، حکمرانی کرنے کا انداز، اصلاحات: جمع اصلاح، بہتری اور
ترقی کے لیے اقدام کرنے کا عمل، مہر: محبت، مہربانی کا سلوک، حیوان: شکاری، پرودہ: مراد دھوکا، چال، تازہ
صغیری: آواز بونچھنے کرنے کی شروع کی حالت، مراد احتجاج کا انداز

محراب گل افغان

کے

افکار

محراب گل افغان کے افکار

(۱)

میرے کہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے آب و بید کی خاک
روزِ ازل سے ہے تو منزلِ شاہین و چرخ
لالہ و گل سے تھی، غمِ بلبل سے پاک
تیرے خم و بیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں، آبِ ترابِ ناک
باز نہ ہوگا کبھی بندہ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے روح کو کروں ہلاک!
اے میرے فقرِ غیور! فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرِ بن چاک چاک!

محراب گل: ایک فرض کردار جس کا کوئی وجود نہیں۔ مہمستاں: جہاں کئی پہاڑ ہوں، پہاڑ کی ملاقات، آب و بید: باپ دادا، روزِ ازل: مراد شروع ہی سے، چرخ: بازو، شکرے کی قسم کا ایک شکاری پرندہ، تھی: خالی خم و بیچ: اُلٹے سیدھے، مراد پہاڑی راستے جو سمواؤں میں ہیں، بہشتِ بریں: سوپر کی یعنی آسمانی بہشت، مراد فردوسِ حقیریں: چٹکا ہوا، مراد عقائدِ باز: مشہور پرندہ، غلام کبک: بیکری قسم کا ایک پرندہ، چکور، حمام: کبوتر، حفظِ بدن: بدن کی حفاظت، فقرِ غیور: غربت مند فقر، خلعت: اہل قسم کا لباس، پیرِ بن چاک چاک: جگہ جگہ سے پھٹا ہوا لباس۔

حقیقتِ ازلٰی ہے رقابتِ اقوام
 نگاہِ پر فلک میں نہ نہیں عزیز، نہ تو
 خودی میں ڈوب، زمانے سے ناامید نہ ہو
 کہ اس کا زخم ہے درپردہ اہتمامِ رنو
 رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
 اتر گیا جو ترے دل میں "لا شریک لہ"

حقیقتِ ازلٰی: مراد شروع سے چلی آنے والی پہلی رقابتِ اقوام: قوموں کی آپس کی ضد اور دشمنی، پھر
 فلک: آسمان کا بڑھتا ہوا سلسلہ، عزیز: پیارا پسندیدہ درپردہ پوشیدہ بیچنے کا نمانہ (اہتمام: بندوبست، انتظام
 رنو: سینا، پیوند لگانا، یگانہ: سرور بے مثل، یکتا: بے مثل دل میں اترنا: دل پر چڑھنا، اتر کر: "لا شریک لہ":
 اس کا کوئی شریک نہیں یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ مراد خدا کی توحید۔

(۳)

تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے
وہی شراب، وہی ہالے و نہو رہے باقی
طریق ساقی و رسم کدو بدل جائے
تری دُعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
میری دُعا ہے تری آرزو بدل جائے!

تقضا: خدا کا حکم۔ چار سُو: چار طرف مراد ماحول۔ ہالے و نہو: شور و ہنگام۔ اس دنیا کی "تو حق" ساقی: شراب
پلانے والا۔ کدو: بڑا پیالہ جو کدو کے پھل کے کونٹھا کھاتے ہیں اور صوفیا وغیرہ اسے پیلے کی جگہ استعمال کرتے
ہیں۔ یہاں مراد شراب کا پیالہ۔

کیا چرخ کج رو، کیا بہرہ کیا ماہ
 سب راہرو ہیں واماندہ راہ
 کڑکا سکندر بجلی کی مانند
 تجھ کو خبر ہے اے مرگ ناگاہ
 مادر نے کوئی دلی کی دولت
 اک ضرب شمشیر، افسانہ کوتاہ
 افغان باقی، مہسار باقی
 اَلْحُكْمُ لِلّٰہِ اَلْمُلْكُ لِلّٰہِ
 حاجت سے مجبور مردان آزاد
 کرتی ہے حاجت شیروں کو روباہ
 محرم خودی سے جس دم ہوا فقر
 تو بھی شہنشاہ، عیس بھی شہنشاہ!
 قوموں کی تقدیر وہ مرد درویش
 جس نے نہ ڈھونڈی سلطان کی درگاہ

چربخ کنج رو: نیز چاہئے والا آہن، مراد فانی خواہش کے مطابق نہ چاہئے والا آہن، بحر: سورج، ماہ: چاند۔
 راہرو: راستہ چاہئے والا، مسافر و گاہک راہ: راستے میں پیچھے رہ جانے والا گڑھا: ٹکڑا، ٹکڑا، لٹکی غرور کے ساتھ اونچا
 بولا۔ سکندر: مراد سکندر اعظم جسے سکندر مقدونی بھی کہتے ہیں۔ مرگوسا گا: اپنا کھسوت سا دور مراد درشاہ
 جس نے ۱۲۳۹ھ میں دہلی کو ڈیرا ہو کر ملک کل نام جاری رکھا۔ ان کے گیارہ بیٹوں کی بیویاں دہلی میں رہیں۔
 اسے ۱۰ مئی ۱۷۷۷ء کو قتل کر دیا۔ ضرب شمشیر: گورکھا و بہاؤ شاہ کا نام۔ مراد بات ختم ہوئی۔ ٹھہسا: پہاڑ
 باقی: پیچھے رہ جانے والا۔ ”الحکم للہ“ حکم صرف اللہ ہی کے لیے ہے یعنی وہی حاکم مطلق ہے۔ زوہا: لومڑی
 محرم: واقف، شہنشاہ شاہان شاہ یعنی بہاؤ شاہ عظیم حکمران، مراد ویش: اللہ کا فقیر، مراد خدا مست، ورگا:

دہلی چوکٹ۔

یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے رواترو
 اس عیش فراواں میں ہے ہر لحظہ غم تو
 وہ غم نہیں، زہر ہے آزار کے حق میں
 جس غم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو
 ناداں! ادب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
 اسباب ہنر کے لیے لازم ہے تگ و دو
 فطرت کے نوا میں پہ غالب ہے ہنرمند
 شام اس کی ہے مانند سحر صاحب پر تو
 وہ صاحب فن چاہے تو فن کی برکت سے
 بچے بدن ہر سے شبنم کی طرح ضوا

غوغائے رواترو: بھاگ دوڑنا دوڑنا گانے کا شور و غل جو اکثر قلمی اداروں میں ہوتا ہے۔ عیش فراواں: بہت
 زیادہ عیش، یہاں آرام کی زندگی۔ ہر لحظہ: ہر گزری غم تو: غم یا آزار و سختی کی جمع، آزار و لوگ، دو کف جو: دو ٹوٹی
 جی مراد: معمولی روزی یا سبب سحر: فن کے وسیلے اور لیے۔ تگ و دو: بھاگ دوڑنا تو نہیں: جمع ماسوس، بچے
 ہوئے راز، ہید، صاحب پر تو: مراد: دشمنی و نفرت، صاحب فن: فنکار، ملاحظہ: شاعر وغیرہ۔ بدن ہر: سورج کا
 جسم، مراد: سورج ضوا: روشنی۔

(۶)

جو عالم ایجاد میں ہے صاحب ایجاد
 ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
 تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
 کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ
 اس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
 ہے جس کے تصور میں فقط یزم شبانہ
 لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
 مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ

عالم ایجاد: ایسی دنیا جہاں نئی نئی چیزیں / آرٹ وغیرہ پیدا کی جائیں۔ صاحب ایجاد: نئی چیز تخلیق / پیدا کرنے والا۔ طواف: کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا کارہ: بیان جو کسی کام نہ کرے یگانہ: بے مثال، قیمتی تجدید: کوئی کام نئے نمونے سے شروع کرنا۔ تصور: کسی چیز کو خیال میں قسم کرنا۔ مہم شبانہ: رات کی محفل، مراد اسلام کا شہادہ اور ماضی، آوازۂ بلند آواز شہرت۔

رُومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندوستان
تو بھی اے فرزندِ گہستاں! اپنی خودی پہچان

اپنی خودی پہچان

او قافل افغان!

موسمِ انجماء، پانیِ وافر، مٹی بھی درخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا، وہ کیسا دہقان

اپنی خودی پہچان

او قافل افغان!

اُونچی جس کی لہر نہیں ہے، وہ کیسا دریائے
جس کی ہوائیں ٹہکتی نہیں ہیں، وہ کیسا طوفان

اپنی خودی پہچان

او قافل افغان!

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ
اُس بندے کی دہقانی پر سلطانی قربان

اپنی خودی پہچان

او قافل افغان!

تیری بے علمی نے رکھ لی بے علموں کی لاج
عالم فاضل سچ رہے ہیں اپنا دین ایمان
اپنی خودی پہچان
او قافل افغان!

رومی: یعنی اٹلی کے رہنے والے، شامی: اہل شام، قرظہ ٹھکانا: مراد پہاڑ کے رہنے والے، لڑخیز: سوا
رہنے والی، مراد بہت فصل دینے والا، نہ سچا: کھیت کو اپنی نہ دیا، دھاتی: کھیت ہونے اور کھانے وغیرہ کا کام
سلطانی: غلبہ دار، طاقتور، بے علمی: علم / تعلیم نہ، عالم لاج: شرم، عزت، عالم فاضل: بہت پڑھے لکھے لوگ۔

زارغ کہتا ہے نہایت بد نما ہیں تیرے بے
 خیزک کہتی ہے تجھ کو کور چشم و بے ہنر
 لیکن اے شہباز! یہ مرغان صحرا کے اچھوت
 ہیں نضائے نیلگوں کے بیچ و غم سے بے خبر
 ان کو کیا معلوم اس طائر کے احوال و مقام
 روح ہے جس کی دم پرواز سرتاپا نظر!

زارغ: کوا، بے ہنر: جسے کوئی فن / کام نہ آتا ہے، ناڈی: مرغان صحرا: عیاں / ریگستان کے پرندے
 اچھوت: پلید، جسے کوئی دھچھ نہیں لگتا، احوال و مقام: سرچے، تصوف کی اصطلاح میں عشق کی مختلف کیفیتیں
 دم پرواز: اڑنے وقت، سرتاپا نظر: مکمل نگاہ، روح جس کی اپنے ماحول پر گہری نظر ہے۔

عشق طینت میں فرومایہ نہیں ملے ہوں
 پر شہباز سے ممکن نہیں پرواز گس
 یوں بھی دستور گلستاں کو بدل سکتے ہیں
 کہ نشین ہو عناویں پہ گراں مثل نفس
 سفر آمادہ نہیں منتظر ہانگ رحیل
 ہے کہاں قافلہ موج کو پروائے جس!
 گرچہ کتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
 مردہ ہے، مانگ کے لایا ہے فری سے نفس
 پرورش دل کی اگر مہ نظر ہے تجھ کو
 مردہ موت کی نگاہ غلط انداز ہے بس!

فرومایہ گھنیا، پرواز گس، کسی کی آڑ میں، متادول، جمع حدیب، بلبلیں سفر آمادہ سفر پر چلنے کو تیار، ہانگ رحیل، قافلے کے کوچ کے وقت تھکن کی آواز، قافلہ موج بہر کا قافلہ بہر، خرس، تھکن، کتب، مدرسہ، مراد مغربی طرز تعلیم کے ادارے، مردہ مردہ ہے جس، نفس، سانس، دل کی پرورش، مراد دل میں جذبے اور ولولے پیدا کرنا، مہ نظر، نظر کے سامنے، نگاہ غلط انداز، سرسری نظر۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
 شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری
 اگر ہو جنگ تو شیرانِ قاب سے بڑھ کر
 اگر ہو ضلع تو رعنا غزالِ تاراری
 عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہم سوز
 کہ نیستان کے لیے بس ہے ایک چنگاری
 خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سلطانی
 کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کزاری
 نگاہ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
 یہ بے کلاہ ہے سرمایہ کلمہ داری

آنکھ کا تارا: بہت پیارا شباب: جوانی۔ بے داغ: بے زخمیوں سے۔ پا کہ ضرب: ہواں حملہ کاری: سخت، جس کا
 پورا پورا اثر ہو۔ شیرانِ قاب: جنگ یا کچار کے شیر و مہمات: جون، خواہدودت: غزالِ تاراری: تارار کے ہرن،
 تارار ہرنوں کے لیے مشہور ہے۔ ہم سوز: سب کو جلا دینے والا، مراد سب کے دلوں میں عشق کی آگ لگانے
 والا۔ نیستان: بالہس کا جنگل، بس: بے کافی ہے۔ شکوہِ سلطانی: بادشاہت کی عظمت، شاہی دربار، حیدری و
 کزاری: مراد حضرت علیؑ کی ہی قوت و درویشی۔ بے کلاہی: سر پر ٹوپی نہ ہونا، مراد ظاہری شان و شوکت نہ ہونا۔
 بے کلاہ: ٹوپی کے بغیر، ظاہری شان و شوکت کے بغیر۔ کلمہ داری: ٹوپی رکھنا، مراد راج رکھنا یعنی شان، عظمت

جس کے پرتو سے متور رہی تیری شبِ دوش
 پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش
 مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلد
 بندۂ خُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش
 نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
 جو نوا مالۂ مرغانِ آخر سے مدہوش
 مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
 اور عتیار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش!

پرتو: روشنی، سایہ منور: روشن، شبِ دوش: گزری ہوئی کل رات، مراد اسلام کا تاریک ماضی، چراغِ خاموش: بجھا ہوا چراغ، مراد جذبۂ جہاد کا سہیا ہوا، مرد بے حوصلہ: سخت سے عادی آدمی، بندۂ خُر: آزاد انسان، مراد مردِ دوسمن، نشتر: زخم چرنے کا آلہ، نوش: شہد، ہنگامۂ پیکار: مراد جدوجہد و جدوجہدِ عالم، مراد کچھلا، مرغانِ آخر: صبح کے پہلے سے مدہوش، مسک، مدہوش، طفلانہ: بچوں کی سی، عتیار: چالاک، مکار، شکر پارہ فروش: شکر پارہ (ایک مثقال) بیچنے والا، مراد بچوں کو مثقال دے کر بہلانے، بھڑکانے والے۔

لا دینی و لاطینی، کس بیچ میں اُلجھاؤ
 وارو ہے ضعیفوں کا 'لَا غَالِبَ إِلَّا هُوَ'

ستیاو معانی کو یورپ سے ہے نو میدی
 دلکش ہے نضاء، لیکن بے نافرہ تمام آہو

بے اشک سحرگاہی تقویم خودی مشکل
 یہ لالہ پیکانی خوشتر ہے کنار جو

ستیاو ہے کافر کا، نچر ہے مومن کا
 یہ قیر نہیں یعنی بھگانہ رنگ و بو

اے شیخ، امیروں کو مسجد سے بکھلا دے
 ہے ان کی نمازوں سے محراب ترش امرو

لا دینی و لاطینی: اشارہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان کی طرف جس میں اس نے عوام کو بے دینی کی
 تہذیب اختیار کرنے اور دہم الخد میں لاطینی (LATIN) حروف استعمال کرنے کی بدہمت کی تھی۔ بیچ: ہنر، لا
 غَالِبَ إِلَّا هُوَ: یعنی اللہ کے سوا کوئی غالب یا حاکم نہیں، وہی حاکم مطلق ہے ستیاو معانی: حقیقتوں کا شکاری،
 مراد حق تلاش کرنے والا نو میدی: باویں۔ بیباقہ: جس میں باقہ ہو باقہ مشک کی وہ تھیلی جو ہرن کی
 ناف سے نکلتی ہے۔ آہو: ہرن یا شکار گاہی: صبح کے وقت اللہ کے حضور عاجزی کرنے اور گزرا نے کی
 حالت تقویم خودی: خودی کو قائم کرنا، مراد خودی کی تربیت کرنا۔ لالہ پیکانی: مراد لالہ کا وہ پھول جو ابھی کھلا نہ
 ہو، خوشتر: بہت اچھا کنارہ جو: عذری کے کنارے نچر: شکاری پر نہیں، نہ لاشوں، مراد دنیا، بھگانہ رنگ و بو:
 مراد کائنات جس میں کئی رنگ کی مخلوق وغیرہ ہے شیخ: مسلم مذہبی رہنما ترش امرو: شخصے کی حالت۔

مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دگرگوں
 معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا
 ہر سینے میں اک صبح قیامت ہے نمودار
 افکار جوانوں کے ہوئے دیر و زبر کیا
 کر سکتی ہے بے محرکہ جینے کی طمانی
 اے چہرِ حرم تیری مناجات سحر کیا
 ممکن نہیں تخلیقِ خودیِ خانہاں سے
 اس شعلہٴ غم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا!

زیر و زبر: نیچے اوپر، مراد انٹ، پلٹ۔ بے محرکہ: ہنگامے یعنی جدوجہد کے بغیر۔ صبحِ حرم: مراد نکاح، مذہبی رشتہ۔
 مناجاتِ سحر: صبح کے وقت اللہ کے حضور دعا و عبادت۔ تخلیقِ خودی: خودی پیدا کرنے کی حالت۔ شعلہٴ غم
 خوردہ: ایسا شعلہ جس میں کچھ گیلا پن آگیا ہو۔ شرر ٹوٹنا: چنگاری لگانا۔

بے جزأت زندانِ ہر عشق ہے روباہی
 بازو ہے قوی جس کا، وہ عشق یدِ الہی
 جو سختی منزل کو سامانِ سفر سمجھے
 اے وائے تن آسانی! ناچید ہے وہ راسی
 وحشت نہ سمجھے اس کو اے مردِ کبِ میدانی!
 گھسار کی غلوت ہے تعلیمِ خود آگاہی
 دُنیا ہے رولیاہی، عقلی ہے مُناجاتی
 در باز دو عالم را، این است شہنشاہی! ☆

ترجمہ: ہذا: مراد عاشق یا آزادی کی دلری و عیاہی: نگاہی: چالاک، یدِ الہی: اللہ کے ہاتھ والا، مراد
 خدائی قوت والا، اے وائے: افسوس ہے راسی: سفر، وحشت: مردِ گھبراہٹ یا پاگل پن، مردِ کبِ میدانی:
 میدانی علاقے کا رہنے والا آدمی، گھسار: پہاڑ، خود آگاہی: اپنی خودی سے بھری طرح، خبر و یاد دہانی: زخم
 گھسے پٹے رواج پر چٹنے والی، عقلی: آخرت، مناجاتی: صرف اللہ کی طرف رجوع و اس کی عبادت کرنے والا،

☆ تو دونوں دنیاؤں سے ہاتھ اٹھالے یعنی من سے بے نیاز ہو جا کر عقلی باطنیات / عظمت کی ہے۔

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
 مشکل نہیں اے سائلک رہ! علم فقیری
 فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
 پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری
 خوددار نہ ہو فقر تو ہے قہر الہی
 ہو صاحب غیرت تو ہے تمہید امیری
 از رنگ زخود ہے عبرت گرد و گرنہ
 اے بندۂ مومن! تو بشری، تو مدیری!

☆

آدم: انسان ہما لکب رو: راستے پر چلنے والا، مومن: علم فقیری: روحانی یعنی مادی دنیا سے بے نیازی اور عشق
 حقیقی کا علم: فولاد: سخت قسم کا لوہا حریری: ریشم کی طرح نرم خوددار: غیرت والا فقر: درویشی، مادی دنیا سے
 بے نیازی، تمہید: سراوان خانہ

☆ یورپ نے تجھے حیرتِ ذلت یعنی خودی سے بے خبر کر دیا ورنہ (حقیقت یہ ہے کہ) اے مردِ مومن تو ہی ایسا
 انسان ہے جو (جنت کی) خوشخبری دینے اور عذابی عذاب سے ڈرنے والا ہے۔

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!

جو فقر ہوا تھی دو ماں کا جگہ مند
اس فقر میں باقی ہے ابھی بوائے گدائی

اس دور میں بھی مزد خدا کو ہے میسر
جو معجزہ بہت کو بنا سکتا ہے رانی

در معرکہ بے سوز تو ذوقے نتواں یافت
اے بندۂ حومن ٹو ٹھکانی، ٹو ٹھکانی

خورشید! سرا پردۂ مشرق سے نکل کر
پہنا برے مہسار کو ملیوس حنائی

☆

صاحب مرکز: مرکز والی تھی، دو ماں: زمانے کی تھی، جگہ مند: شکست کرنے والا، بوائے گدائی: بھیک مانگنے کی نو، بھک منگوں کا ساند از میسر: ہاتھ آتا، حاصل ہوا، پریت: پہاڑ خدائی: سرسوں کی قسم کا ایک چھوٹا سا دانہ خورشید: سورج مراد مردوسن: سراپردۂ مشرق: مشرق کا شاہی خیمہ مراد مشرق، ملیوس حنائی: سرخ لباس، مراد جذبوں کی روشنی پھیلا دے

☆ جہاد یا جدوجہد کے معرکہ میں تیرے جذبوں کی حرارت و گرمی کے خیر (مردوں میں) کوئی بھی شوق و جذبہ نہیں پایا جاسکتا۔ اے مردوسن تو کہاں ہے تو کہاں ہے یعنی اللہ کرے کوئی مومن پیدا ہو جائے۔

آگ اس کی پھونک دیتی ہے نہاؤ پر کو

لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحب یقیں

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی

وہ مرد جس کا فقر خرافہ کو کرے نکلیں

تو اپنی مرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ

خالی رکھی ہے خامہ حق نے تری جہیں

یہ نیلگوں فنا جسے کہتے ہیں آسمان

دشت ہو پر گشا تو حقیقت میں کچھ نہیں

بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسمان

زیر پر آ گیا تو یہی آسمان، زمیں!

پھونک دیتی ہے: جلا دیتی ہے، مٹا: جو ان پیر: بوڑھا صاحب یقیں: یقین والا، مراد مردِ مؤمن، مضبوط
خودی والا، دشت: جنگل، عیلاں، خرافہ: جھکری نکلیں: نگہ قیمتی، مرنوشت: تخریر کا کلمہ، تقدیر، خامہ
حق: مراد خدا کی قلم، جہیں: تھا، نیلگوں: نلی، فنا: زمین سے آسمان تک کی خالی جگہ پر گشا: اڑنے والی،
بالائے سر: سر کے اوپر، زیر پر: پووں کے نیچے، مراد بلند آڑھن۔

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری

عزیز ہے انھیں نامِ وزیری و محسود
ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری

ہزار پارہ ہے گھسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بُتوں کا زنگاری

وہی حرم ہے، وہی اعتبارِ لات و منات

خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

نکتہ: گہری اور تاریک بات۔ شیر شاہ سوری: ہمایوں کو شکست دے کر ہندوستان پر سولہویں صدی عیسوی کے آغاز میں قابض ہوا۔ اس نے اپنے ہمایوں کو چھوٹے چھوٹے قبیلوں میں بٹنے سے بچنے کی تقسیم کی تھی۔ امتیازِ قبائل: ایک قبیلے کی بجائے مختلف قبیلوں میں بٹے ہوئے کی حالت، قبیلوں کی تفریق۔ وزیری و محسود: قبیلوں کے نام، خلعتِ افغانیت: افغان ہونے کی خلعت، مراد مختلف قبیلوں میں بٹے ہوئے کی بجائے ایک قوم/ملت ہونا۔ عاری: خالی، محروم۔ ہزار پارہ: بڑا ٹکڑے، مراد کئی ٹکڑوں یا قبیلوں میں بٹی ہوئی، مسلمانی: مراد مسلمان قوم، امتِ مسلمہ، زنگاری: بت پرستہ بت چڑھنے والا، حرم: چار دیواری، مرکز اسلام یعنی کعبہ، اعتبارِ لات و منات: لات و منات (عرب کے مشہور قدیم بت) مراد مختلف صورتوں یعنی قبیلہ اور رنگ و نسل کے بتوں کی عزت۔

نگاہ وہ نہیں جو سرخ و زرد پہچانے
 نگاہ وہ ہے کہ محتاج ہر و ماہ نہیں
 فرنگ سے بہت آگے ہے منزل مومن
 قدم اٹھا! یہ مقام انتہائے ارادہ نہیں
 کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے میخانے
 علوم تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
 اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے بڑی
 ترے بدن میں اگر سونہ "لا الہ" نہیں
 سنیں گے میری صدا خانزادگان کبیر؟
 گلیم پوش ہوں میں صاحب نگاہ نہیں!

سرخ و زرد پہچاننا: مراد ظاہری چیزوں میں فرق جانتا ہر: سورج، ماہ: چاند، فرنگ: انگریز، یورپ، انتہائے
 ارادہ: راستہ ختم ہونے کی جگہ غریبوں کے میخانے: مغرب والوں کے شراب خانے، مراد جدید سائنسی اور
 مغربی علوم کے ادارے علوم تازہ: مراد سائنسی علوم جدید سرمستیاں: مراد زور و شور و رونقیں، سرور:
 مستی، نشہ، پوشیدہ: چھپی ہوئی، سونہ "لا الہ": "لا الہ" (خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کی حرارت و
 گرمی، خانزادگان کبیر: مراد قبیلوں کے سرداروں کے بڑے بڑے فرزند کبار اولاد، گلیم پوش: گدڑی پہنے
 ہوئے، درویش، فقیر، صاحب نگاہ: فوہی والا، مراد بادشاہ بہت مہر کبر۔

یا بندہ صحرائی یا مرد چمنستانی
 دنیا میں محاسب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
 ہے اس کی فقیری میں سرمایہ سلطانی
 یہ خُسن و لطافت کیوں، وہ قوت و شوکت کیوں
 بلبَل چمنستانی، شہباز بیابانی!
 اے شیخ! بہت انھی کتب کی فضا، لیکن
 بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی
 صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
 تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!

بندہ صحرائی: رنگستانی علاقے کا رہنے والا۔ مرد چمنستانی: پہاڑی علاقے کا رہنے والا۔ محاسب: پوچھ بگھ
 کرنے والا۔ مراد روکنے والا۔ تہذیبِ فسوں گر کا: جاوید تہذیب، مراد مغربی تہذیب۔ فقیری: فقیر ہونا، مراد
 جذبہ عشق سے مرشار ہونے کی حالت۔ سرمایہ سلطانی: بادشاہت کی پٹنی / دولت، لطافت، نزاکت،
 پاکیزگی، قوت و شوکت، طاقت، بورشان، چمنستانی: جن کی رہنمائی، مراد نازک، کمزور، بیابانی: بیابان یعنی
 صحرا، دشت کا رہنے والا، مراد سخت جان، تلخیوں، حسرتوں سے نگر جانے والا۔ فاروقی: فاروقی سے تعلق رکھنے
 والا ہونا، یعنی حضرت عمرؓ کی مانند بہترین حکمران، مدبر، ختم، سیاست دان، نور زور دہست، قانع ہونے کی
 حالت۔ سلمانی: سلمان سے تعلق ہونا، مراد حضرت سلمان فارسیؓ کی مانند اسلام کو در حضور اکرمؐ سے پیوستہ عشق،
 لیاقت، رحمتی اور علم و معرفت جیسی خصوصیات رکھنے والے صحبائے مسلمانی: اسلام کی شرب، مراد اسلام کا جوش و جذبہ۔